آوم

تردید اسلام

من تصنیف

یوگیندرپال آریہ آنریری اپدیشک

پنجاب

آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۰۶

مطبع سورج پرکاش امرتسر طبع شد

قیمت ۳ /

تردیدِ اسلام

مسلمانوں کا علم و عقل

دیباچہ

دُنیا میں دھرم کی بُنیاد سچائی پر ہے۔ سچائی دھرم کی مترادف ہے۔ علم روح۔ علم آلٰہی۔ علم ہئیت یا نجوم۔ و علم تواریخ و علم فلاسفہ۔ سب جگہ سچائی مقدم ہے۔ انسان سچائی سے ہی مُمتاز ہے۔ جس میں یہ نہیں وہ جھوٹا گنہ گار احمق جاہل اشد ہے اور جاہل کے لئے سعدی کا قول ہے +

سر جاہلان ابر سر دار بہ
کہ جاہل بخواری گرفتار بہ

سچ درحقیقت بڑے تپ سے بڑی ریاضت ہے پرماتما اس سے ہی خوش ہے جس کلام میں سچائی نہیں وہ گو رخر سے بدتر ہے۔ اور عاقبت اور دنیا دونوں کیلئے ضرر رساں ہے۔ راستبازی انتظام و قانون قدرت کے ٹھیک ٹھیک

جاننے اور موجودات کے علم صحیحہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس دنیا میں قرآن و پوران و انجیل و توریت وغیرہ کے مصنفوں نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ اگرچہ دنیا کے انسانوں کا بہت بڑا گروہ اس کو سچ سمجھ رہا ہے مگر وہ سچائی نہیں ہے کیونکہ قانون قدرت و علم حقیقی کے قطعی برخلاف ہے اس وقت ہمیں فقط دین اسلام کی چند ایک باتوں کا اظہار پبلک کے سامنے ضروری ہے۔ جس میں تبلایا گیا ہے کہ دین اسلام سچا دین نہیں اور نہ خدا کی طرف سے ہے اور نہ اس میں انسان کے احتیاج کے مطابق علموں کا بیان ہے +

۲۔ علم روح و علم الٰہی و علم تشریح و ہندسہ و حساب و فلاسفی و منطق و جر اثقال و علم ہیئت و نجوم و طبیعات غرضیکہ جس علم کی بابت دیکھو قرآن اس میں خاموش ہے بلکہ از سر تا پا بیہوش ہے اس لئے انسانوں کو اس کی ضرورت بھی نہیں۔ برخلاف اس کے

۳۔ وید میں ہر جگہ سچائی کی تعلیم ہے اور ہر علم کا جس کی انسان کو احتیاج ہے اس میں برابر موجود ہے۔ جیسا کہ وہ تعصب سے مبرا ہے ویسا ہی وہ قدیم بھی ہے۔ سب پر سب زمانوں میں اس کا حکم مساوی ہے ذاتی جھگڑوں سے پاک انسانی برائیوں سے منزہ اس کا علم روحانی بالکل مکمل علم الٰہی کامل اور یہی منشا کلام الٰہی کا ہے۔ برہمچریہ گرہستھ بان پرستھ سنیاس کا عمدہ اصول۔ یوگ ابھیاس پرانایام کی عمدہ مشق جو تقرب الٰہی کے لئے رہنما ہے بڑی عمدہ طور سے بیان ہوئی ہے۔ پیدائش عالم سے اُن کا پرکاش ہے اس کا ہر حکم انتظام قدرت کے

مطابق ہے۔ پس وہ ضرور کلام آلہی ہے اور اُسی کی ہدایات پر چلنے سے سعادت ابدی حاصل ہوسکتی ہے۔ کیونکہ وہ سچائی کا مخزن اور لانفیر ہے ؎

یوگیندر پال

مُسلمانونکا علم و عقل

مولانا ابو جعفر محمد بن جریری یزید الطبری تاریخ طبری صفحہ ۲ پر فرماتے ہیں ؎

پیدائش عالم

وما خواستیم کہ تاریخ روز عالم اندر وے یاد کنیم آنچہ ہر کسے گفتہ است از اہل نجوم و از اہل ہر گروہے گفتہ اند از گبر و ترسا و جہود و مسلمان ہر گروہے آنچہ گفتہ یاد کنیم اندریں کتاب بتوفیق ایزد عز و جل کہ از روزگار آدم علیہ السلام تا گاہ رستخیز چند بود۔

چنیں گوئیند کہ مدت ایں جہاں تا رستخیز کہ یزدان کردہ است نہ ہزار سال بود ۹۰۰۰ گوئیند کہ آدم علیہ السلام با جفت خویش اندر بہشت بودند سہ ہزار سال ۳۰۰۰ پس بر زمین آمد با جفت خویش و سہ ہزار سال ۳۰۰۰ بگذشت بے آفت و بتیارہ پس اہرمن و بتیارہ پدید آمد و در بنی آدم کار کرد و جہودان از توریت چنیں گوئیند کہ از گاہ آدم تا آں روز محمد صلی اللہ علیہ وسلم از مکہ برفت چہار ہزار و چہل سال و سہ ماہ بود و ترسایان از

انجیل گوئیند کہ ازگاہ تاآن گاہ کہ محمد صلی اللہ وسلم بیروں آمد پنج ہزار وصد وہفتاد ودو سال بود ٭

واز عبداللہ ابن عباس روائیت کنند کہ ازگاآدم تاآمدن نوح دو ہزار و دو بست وپنجاہ وشش سال بود وازگاہ طوفان نوح تا وقت ابراہیم علیہ السلام ہزار وہفتاد ونہ سال بود وازگاہ ابراہیم تا موسے علیہ السلام پانصد وشصت وپنج سال بود وازگاہ موسی تاہنگام سلیمان کہ بیت المقدس رابناکرد پانصد وسی وشش سال بود وازوقت سلیمان بن داؤد تاہنگام ذوالقرنین رومی ہفت وصد وہفتدہ سال بود وازگا ذوی القرنین تاہنگام عیسی ابن مریم سہ صد وشصت ونہ سال بود ”

تاریخ طبری صفحہ ۲ جلد اول
مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ

۲ — ایک اور حدیث میں ہے کہ ” ایک شخص محمدؐ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ اے رسول اللہ کل میں رات خواب میں مرغزار میں تھا میں نے ایک منبر دیکھا کہ اس کے سات پایۂ تھے ۔ اور تجھ کو میں نے ساتویں پایۂ پر دیکھا ۔ آنحضرت نے جواب دیا کہ وہ مرغزار یہی جہان ہے اور وہ سات پاؤں والا منبر مراد اس جہان کی عمر ہے اور میں پچھلے ہزار سال میں آیا ہوں ۔ پس ہر ایک چیز کا نشان نکل رہا ہے کہ اس جہان کی عمر زیادہ نہیں رہی اور قیامت نزدیک ہے “٭

۳ — مشکوٰۃ باب قرب الساعۃ جلد چہارم صفحہ ۷۰۳ مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ مترجمہ شاہ عبدالحق دہلوی بزبان پارسی میں بھی یہ ذکر موجود ہے اور وہاں قیامت کبریٰ کے بتانے سے آنحضرت نے انکار کیا ہے ۔ اور بتایا ہے ۔

وَ لَا تسألونی عن الساعۃ و انما علمہا عند اللہ

پوچھتے ہو تم مجھ سے قیامت کا وقت و تیرت علم

یہ یقین وقت آں مگر نزد خدا

۴ — محمد صاحب نے قرآن میں بھی کئی جگہ قیامت کے سوال پر انکار کیا ہے

دیکھو مقامات ذیل قرآن میں +

یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰہا فیم انت من ذکرٰہا الی ربک منتہٰہا انما انت منذر

من یخشٰہا"

قران سورۃ النازعات صفحہ ۸۲۲

منزل ۷ - سیپارہ ۳۰

پر لکھا ہے قرآن سورۃ الملک پارہ ۲۹ صفحہ ۹۳ ء میں ہے -

ویقولون متی ھذا الوعد ان کنتم صٰدقین قل انما العلم عند اللہ و انما انا نذیر

المبین اور کہتے ہیں کافر کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو کہو سوائے اس کے اور

کچھ نہیں کہ اُس کا علم خدا کے پاس ہے اور میں بے شک ڈرانے والا ہی ہوں

پھر سورۃ الذریات میں ہے +

یسئلون ایان یوم الدین یوم ھم علی النار یفتنون

پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کب ہوگا وہ دن کہ انکو آگ میں

عذاب کیا جائیگا یہاں بھی محمد صاحب نے بجائے

صریح جواب دینے کے ٹالمٹولا کیا ہے +

قران پارہ ۲۶ سورۃ الذریات پھر سورۃ الزخرف میں ہے +

وعندہ علم الساعۃ والیہ ترجعون

قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے اور اسی کی طرف

تم لوٹائے جاؤ گے پارہ ۲۵ صفحہ ۶۹۰

پھر قرآن سورہ لقمان میں ہے ان اللہ عندہ علم الساعۃ

ہرآئینہ قیامت کا علم اللہ کے ہی پاس ہے۔

پھر قرآن سورہ النمل میں ہے۔ ویقولون متی ہذا الوعد ان کنتم صٰدقین

قل عسیٰ ان یکون ردف لکم بعض الذی تستعجلون

کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم راستباز ہو کہو شائد نزدیک ہو جس کے لئے تم

جلدی کرتے ہو یہاں بھی آپ نے کوئی جواب نہیں دیا اور یونہی بات ٹالدی ہے

پھر قرآن سورۃ الانبیاء میں ہے فلا تستعجلون ویقولون متی ھذا الوعد

ان کنتم صٰدقین پس نہ جلدی کرو تم اور رہتے

ہیں کہ کب ہوگا وعدہ اگر تم سچے ہو

یہاں بھی کیسی سے کر بلا ٹالی ہے۔

پھر قرآن سورہ بنی اسرائیل میں ہے۔

یقولون متی ھو قل ان یکون قریبا

کہنے لگے کب ہوگی قیامت کہو شائد نزدیک ہو

پھر سورۃ الاعراف میں ہے یسلونک عن الساعۃ ایان مرسٰھا قل انما علمھا

عند ربی لا یجلیھا لوقتھا الا ھو پوچھتے ہیں تجھکو قیامت کی بابت کہ کب آویگی۔ تو کہو

اس کا علم میرے رب کے پاس ہے اس کا وقت سوائے اس کے کوئی ظاہر

نہیں کرسکتا +
تعجب آتا ہے کہ خدائے محمدیہ جس نے نبیوں بادشاہوں کے طول وطویل قصے
جو نہ بھی بتائے جاتے تو انکی چنداں ضرورت بھی نہ تھی وہ تو قران میں مکرر سہ کرر پنج کرر
ہشت کرر بیان کئے جن کو یہودیوں کا علم نہ تہا - اور پارسیوں کی خبر تھی اُن سے
کان کترا گیا بلکہ گھبرا گیا کہ ہر مرتبہ جب سوال ہوا خدائے محمدیہ نے اپنے
مُنہ سے معترضوں کو جواب دینے کی جرأت نہ کی بھلا پیدائش دنیا کی انبیا پر ونکو
کیا خبر تھی - علم قیامت علم روح علم ہیئت پر بھی کورے ہی جواب دئے اور اٹکل
پچو باتیں بنائیں اور بیہودہ اور لغو ڈھکوسلے جتائیں ولن ترانیاں سنائیں - روح
کی بابت ایک ہی مرتبہ سوال ہوا تھا محمد صاحب اٹھارہ دن تک کوہ حرا کی غار
میں چھپے رہے - کوئی جواب بن نہ آیا تو آخر امر ربی کہکر چھٹکارا پایا اور یہی
مضمون قرآن میں درج فرمایا +
پیدائش عالم کی بابت اور پرلے اور مہاپرلے اور دنیا کب بنی اور
کب تک اس کا قیام ہے اور کیوں بنائی گئی ہے اس کا جواب دیکھو سوریہ سدہانت
و تاریخ دنیا حصہ اول مصنفہ شریمان پنڈت لیکھرام جی مرحوم و آریہ جنتری میں
مفصل مسطور ہے -
جس زمانہ کی داد ماہران جیالوجی و دنیا کے سائنس والوں نے دی ہے
وہ آریوں کا سرشٹی سمت ہے اہل خطا و چین و اہل ایران وغیرہ نے بھی

۱؎ انکا پتہ یہودیوں و پارسیوں و یونانیوں کی کتابوں میں ہزار درجہ مفصل لکھا تھا +

بہ نسبت محمدیوں وعیسائیوں کے اپنی قدامت جتائی ہے۔ مگر وہ بھی غلط ہے۔ بہرحال دنیا کی پیدائش کو سات ہزار سال سے ماننا تو ہرگز قابل پذیرائی نہیں اور نہ دنیا کی ساخت کی تحقیقات اس سے اتفاق کر سکتی ہے۔ بیشک علم اور عقل کے بارہ میں اور علوم وفنون کی سند میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا کچھ اعتبار نہیں۔ کیونکہ علم حضر کی خبر اُن کے خدا کو بھی نہیں۔ یہ بیچارے کہاں سے لاویں اور مارے تعصب کے کسی عاقل کی بات اُنہوں نے سُنی نہیں۔ پس عاقل کس طرح ہو جاویں +

سورج کی بابت محمد صاحب کا کیا خیال تھا

عبد اللہ بن عباس سے روائت ہے۔ کہ اُس نے محمد صاحب سے پوچھا۔ کہ آفتاب وچاند پہلے کیا چیز تھے۔ یہ ہر روز کیوں نکلتے ہیں۔ اور کہاں سے نکلتے ہیں۔ اور کیوں غروب ہوتے ہیں۔ ابوذر غفاری نے روائیت کی ہے۔ ایک دن میں پیغمبر کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ آفتاب زرد تھا جب ڈوبنے لگا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ آفتاب ہر رات کہاں ڈوبتا ہے۔ اور کہاں سے نکلتا ہے۔

پیغام بر بولے اے ابی ذر آسمان کے کنارہ پر گرم پانی کا چشمہ ہے

جیسا کہ قرآن میں ہے۔ وجدھا تغرب فی عین حمئۃ میں نے

کہا کہ یا رسول اللہ وہاں سے کہاں جاتا ہے ۔ بولے کہ آسمان و آسمان چلا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرتا ہے ۔ یہاں تک کہ صبح ہو نکلتی ہے ۔ پھر خدا اسے اجازت مانگتا ہے ۔ کہ کہاں سے نکلوں ۔ مشرق سے نکلوں یا مغرب سے پھر خدا تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیتا ہے ۔ کہ نور عرش کا ایک پارچہ اس پر ڈال دے ۔ پھر فرشتوں کے ذریعہ وہ مشرق تک لایا جاتا ہے ۔ کہ وہاں سے وہ نکلتا ہے ۔ اگر خدا چاہے کہ آفتاب مغرب سے نکلے ۔ اور جہان ویران ہو جائے ۔ تو ایسا ہی ہو جاتا ہے ۔ جب اس دن صبح کا وقت آتا ہے ۔ آفتاب پھر اجازت مانگتا ہے ۔ اس کو اجازت نہیں ملتی ۔ تین روز ایسا ہی پڑا رہتا ہے ۔ بعد ازاں اس کو حکم ہوتا ہے ۔ کہ جہاں تو ڈوبا تھا وہاں سے نکل اور وہ نور عرش کا کپڑا پھر اس پر نہیں ڈالا جاتا ۔ پھر اسکی روشنی اور ضیاء بھی نہیں رہتی ۔ پس مغرب کی طرف سے نکلتا ہے ۔ چوتھے دن سیاہ ہو جاتا ہے ۔ اور آسمان میں نکلتا ہے ۔ کہ خلقت اس کو دیکھے پھر ہٹ کر مغرب میں ہی ڈوب جاتا ہے ✣

تاریخ طبری جلد ۱ صفحہ ۱۱

آفتاب کا کیچڑ کے چشمہ میں ڈوبنا اور مغرب سے نکلنا انہی بدوؤں کی تعلیم تھی جن کی تمام عمر اونٹ چراتے گذری تھی ۔ آفتاب کی گردش کا بھی انہی کو یقین تھا ۔ سائنس اور علم اجرام فلکی ہمیشہ اس کے برعکس ہے ۔ عباس سے روائیت ہے ۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے آفتاب و چاند کو نور عرش سے بنایا ہے ۔ پہلے پہل ان دونوں کی روشنائی ایک

جیسی ہی تھی - اور سورج اس کرہ زمین کے برابر چوڑا ہے - اور چاند
اُس سے چھوٹا ہے - اس واسطے چھوٹا نظر آتا ہے - کیونکہ آنکھ و نظر سے
دور ہے - اگر خدا چاند کو جیسا کہ وہ تھا ویسا ہی رہنے دیتا - تو دن اور رات
کا کچھ فرق نہ ہوتا - اور لوگوں کے کام کرنے کے وقت کا پتہ بھی نہ لگتا -
ایسا ہی سال اور مہینوں کا حساب بھی جانا نہ جاتا - خدا نے اپنے لطف
سے جبرآئیل کو حکم دیا - کہ اپنا پر اُس پر ملدے - اس طرح خدا نے چاند اور
سُورج کو بنایا - اور ایک گردون بنایا اور آفتاب کو اس پر ٹھہرایا - اور اس
گردون کے ۳۶۰ کنارے بنائے اور ہر کنارہ پر ایک فرشتہ کو ٹھہرایا -
کہ آفتاب کو مشرق سے مغرب تک لیجائے اور لے آئے - آفتاب ہر روز
مشرق سے ایک پانی کے چشمہ سے نکلتا ہے - اور مغرب کے چشمہ میں ڈوب
جاتا ہے - جب تک ۱۸۰ چشمے مشرق سے مغرب تک بھر نہیں لیتے - پھر
۳۶۰ دنوں کا دور پورا ہو لیتا ہے - اور ہر دفعہ جب یہ لوٹتا ہے - تو دن
گھٹ جاتا ہے - اور بڑھ جاتا ہے ٭٭

تاریخ طبری جلد اول صفحہ ۱۳

آفتاب کو زمین کے برابر چوڑا بتانا اور چاند کو سورج کے برابر جاننا
یہ بھی ان ہی مسلمانوں کی ہئیت دانی ہے - ورنہ کسی جوتشی اور علم ہئیت
کے جاننے والے کا یہ خیال نہیں اور نہ یہ تعلیم آج کسی یورپ و امریکہ
کی یونیورسٹی میں داخل ہے آسمان کی قلعی تو یورپ اور امریکہ نے کھولدی
بلکہ اس بادہوائی کے پرخچے اڑا دیئے اور آفتاب و چاند کی حقیقت

سب پر عیاں کردی - محمدی علماء مارے تعصب محمد صاحب کے تقلیدو تلقین سے قدم نہ ہٹائیں - اور ایسی باتوں سے دل نہ چرائیں - تو انکو سعادت مندی تاابد حاصل نہیں -

آدم کا رونا اور اس کے آنسوؤں سے ہلیلہ - بلیلہ - وآملہ و دیگر درختوں کا پیدا ہونا تاریخ طبری جلد اول صفحہ ۲۲ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ -

آدم سو سال اُس پر روتا رہا - اور جو پانی اس کی آنکھ سے نکلتا تھا - اُس سے ہلیلہ بلیلہ وغیرہ درخت پیدا ہوتے تھے "

پھر لکھا ہے۔

کہ جب آدم کی توبہ قبول ہوگئی تو وہ مارے خوشی کے رونے لگا روتے جو آنسو اُس کی آنکھ سے گرتے تھے - اس سے گل وریحان اور خوشبودار چیزیں نکلتی تھیں اور اُگتی تھیں۔

تاریخ طبری جلد اول صفحہ ۲۲

سؤر و بلّی کے پیدا ہونیکا حال

نوح کشتی سے نیچے اونرا اور اُس نے دیکھا کہ تمام جہان پانی سے بھر رہا ہے پھر وہ پہاڑ پر جا بیٹھا - اور جس دن نوح نکلا عاشورہ کا دن تھا ماہ رجب کی دسویں تاریخ کو کشتی میں آیا تھا اور جب اُن سب کا یہ عاشورہ کا دن تھا - سب کے سب کشتی سے اُترے خلقت بڑھنے لگی - اس وقت ایک سؤر دوسری بلّی یہ جنس دنیا میں نہ تھی - خدا نے انکو کشتی میں بنایا -

سبب یہ تھا کہ چوپائوں کا بول و براز اور آدمیوں کا پاءخانہ کشتی میں بہت بڑھ گیا تھا اور نوح اُس سے لاچار ہو گیا تھا۔ آدمیوں کو اس سے بڑی تکلیف تھی۔ نوح نے دعا کی خدا بولا کہ اپنا ہاتھ ہاتھی کے سر پر مل۔ جب ملا سوئر اس سے جھڑ پڑا اور وہ سب گندگی کھا گیا۔ پھر کشتی میں چوہوں نے کہرام مچایا کہ آدمیوں کا کھانا دانہ کچھ نہ چھوڑتے تھے۔ اُس نے ساری کشتی سوراخوں سے بھر دی تھی خدا بولا کہ شیر کے سر پر ہاتھ پھیر جب نوح نے ہاتھ پھیرا شیر کو چھینک آئی۔ اور ایک بلی شیر کے ناک سے نکل پڑی۔ اور وہ سب چوہوں کو کھا گئی ✤

تاریخ طبری جلد اول صفحہ ۴۳
مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ

صحیح بخاری پارہ دوم صفحہ ۳۶ مطبوعہ صدیقی پریس لاہور ۱۳۰۰ھ میں لکھا ہے

فذهب مرة يغتسل فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه فجمع موسى في اثره يقول ثوبي يا حجر ثوبي يا حجر حتى نظرت بنى اسرائيل الى موسى فقالوا والله ما بموسى من باس واخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا

ایک بار حضرت موسیٰ نہانے کو تشریف لے گئے اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھے وہ پتھر اُن کے کپڑے لے کر بھاگا۔ حضرت موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے۔ اے پتھر میرے کپڑے دیدے۔۔

اُسی جگہ پر لکھا ہے کہ حضرت موسےٰ نے اپنے کپڑے لے لئے اور پتھر کو

کو مارنا شروع کیا - ابو ھریرہ کا قول ہے - قسم خدا کی پتھر میں چھ نشان مار کے پڑ گئے - ۴۴

پھر وہیں لکھا ہے +

عن ابی ھریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا ایوب یغتسل عریانا فخر علیہ جراد من ذھب

یہی ذکر مشکوۃ میں ہے دیکھو مشکات جلد چہارم کتاب الفتن باب بدالخلق و ذکر الانبیا فصل امطبوعہ نولکشور صفحہ ۴۷ و ۴۵ ترجمہ فارسی از مولینا شاہ عبدالحق محدث دہلوی -

در اثنا آنکہ ایوب غسل میکرد برہنہ بعداز حصول صحت و عافیت از ان مرض کہ بدان مبتلا شدہ بود حق سبحانہ ملخہا از زر در خانہ وے بیار ابند

(۱) نوح کے طوفان کا تمام دنیا پر آنا . . . . توریت پیدائش باب

(۲) خدا کا طوفان بھیجکر پچھتانا اور بدلی میں اپنی کمان قوس قزح لٹکانا توریت پیدائش باب ۸ آیت ۹

(۳) نوح کی کشتی میں جانداروں و ساتوں کا معہ ایک ہم خرچ کے بعد آنا توریت پیدائش باب ۸ آیت ۹

(۴) بابل کا برج گرنے سے ایک آواز کا ہونا اور دنیا کی زبانوں کا بدلنا - توریت پیدائش -

(۵) دودھ اور شہد کی نہروں کا بہنا اور خدا کا روٹیوں کا مینہ برسانا - توریت +

(۶) مسیح کا باکرہ عورت سے پیدا ہونا - بغیر مجامعت شوہر کے - قرآن سورہ تحریم و مریم ❖

(۷) زمین کا مسطح و ہموار ہونا اور نہ چلنا اور پہاڑوں کا بمنزلہ میخوں کے ٹھوکا جانا ❖

(۸) خدا کی باتوں کو سننے کے واسطے شیطانوں کا آسمان پر جانا - اور فرشتوں کا آگ کے گولے مارنا - قرآن سورۃ بقر و سورۃ نوح جو شہاب ثاقب ہے -

قرآن سورہ حجر و طارق و ملک

(۹) یاجوج و ماجوج کا وجود اُن کے کان پاؤں تک لمبے ہونا - اور ہزار و سال تک زندہ رہنا ❖

قرآن سورۃ الکہف و تفسیر حسینی

(۱۰) اسکندر ذوالقرنین کا کل دنیا تسخیر کرنا اور وہاں پہنچنا جہاں سورج کیچڑ کے چشمہ میں ڈوبتا ہے - اور پیتل اور تانبے کی دیوار بنانا ❖

قرآن سورۃ الکہف

(۱۱) اصحاب کہف کا صدہا سال تک کمبہ کرن کی طرح خواب میں رہنا ❖

سورۃ الکہف

(۱۲) سات آسمان اور سات زمینوں کا ہونا اور خدا کا اوپر اُسکے بُرج بنانا -

(۱۳) جنوں کا ہونا اور محمد صاحب پر اُن کا ایمان لانا ❖ قرآن سورۃ الجن

(۱۴) کوہ قاف کا تمام زمین کے گردا گرد ہونا - اور زمرد کا ہونا اور سکندر سے

اُس کا باتیں کرنا ۔ (مثنوی رومی دفتر چہارم)

(۱۵) مکہ کا زمین کی ناف میں ہونا ۔ معارج النبوت باب دوم

(۱۶) حجر الاسود کے چومنے سے لوگوں کے گناہوں کا دور ہونا اور پتھر کا رنگ بہ سبب گناہوں کے سیاہی پر آجانا ۔ روضۃ الاصفیا و معارج نبوت باب ہفتم

(۱۷) عوج بن عنق کا قد بست ہزار و سی صد و سی و لہ گز طول میں ہونا ۔ بلکہ تمام دنیا کے پہاڑوں سے چہل گز بلند ہونا ۔ اور تین ہزار چھ سو سال تک زندہ رہنا معارج النبوت باب ۵

(۱۸) چاہ بابل میں ہاروت و ماروت کا قید ہونا اور لوگوں کو جادو سکھلانا
قرآن سورہ بقر

(۱۹) خدا کا شیطان کو دنیا کے گمراہ کرنے کے واسطے مقرر کرنا اور قیامت تک اس کو مہلت و اجازت دینا (قرآن سورۃ الاعراف و سورۃ الصاد)

(۲۰) شق القمر . . . . قرآن

(۲۱) معراج محمد . . . . قرآن سورۃ نجم

قرآن سورۃ الفرقان میں لکھا ہے

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا

ترجمہ ۔ جس دن کہ پھٹ جاوے گا ۔ آسمان ساتھ بدلی کے اور اوتارے جاویں گے ۔ فرشتے اتارے جائینگے (تفسیر حسینی جلد دوم صفحہ ۱۲ نولکشور سلہ ۱۸۹۰ء)

نوٹ اجرام فلکی میں آسمان کوئی چیز نہیں سورج چاند و ستارے کرے ہیں یہ آسمان نہیں اگر یہ آسمان ہیں تو قرآن میں سات آسمان گنائے ہیں

حالانکہ یہ سات نہیں بشیمار ہیں - اگر خلا سے مراد آسمان کی ہے - تو اُس کا پھٹنا معلوم کیونکہ وہ مرکب نہیں ہے مسلمانی دین اسی لئے تو عقل کیلئے لاٹھی لئے پھرتا ہے +

سورۃ الانبیا "اولم یر الذین کفروا ان السماوات والارض کانتا رتقا ففتقنٰھما"

ترجمہ - آیا ندیدند کافران کہ آسمانہا وزمین بستہ بودند پس واکردیم اینہارا

کیا زمین و آسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں"

قرآن سورۃ المومنون میں ہے -

"ولقد خلقنا فوقکم سبع طرائق وما کنا عن الخلق غٰفلین"

ترجمہ "اور تحقیق پیدا کئے ہم نے اوپر تمہارے سات طبقے راہوں والے اور نہیں پیدائش سے غافل"

آسمان بھی بقول محمدیاں کوئی سات تڑا پٹاخہ ہوگیا -

مرسمی آسمان کی کھال اُدھیڑنا طومار کی طرح لپٹنا آسمان کا پھاڑنا نری جہالت کی باتیں ہیں - (قرآن سورۃ تکویر سورۃ الانبیا سورۃ الفطار)

ورنہ کسی اسٹرونومر کے نزدیک کسی آسمان کی ہستی ثابت نہیں - سائنس نے ان آسمانوں کی قلعی کھولدی -

قرآن سورۃ الرعد میں لکھا ہے -

"ویسبح الرعد بحمدہ"

ترجمہ - اور تسبیح کرتا ہے گرجنے والا ساتھ تعریف اُوس کی کے"

تفسیر حسینی میں ہے ۔

"رعد ملکے ست موکل بر ابر کہ سحاب را مے راند و برق تازیانہ او ست۔
از حقائق سلمی از ابن ریحان نقل مے کند کہ رعد ضعفہ فرشتگان ست و برق
آہ پرسوز و باران گریان ایشان"

دیکھو جلد اول صفحہ ۳۳۷ و ۳۳۸ مطبوعہ نولکشور ۱۲۹۰ھ

برین عقل و دانش بباید گریست ۔

سورہ النحل میں ہے ۔

"والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم"

ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو۔ کہ ہلجاوے ساتھ تمہارے"

تفسیر حسینی میں صفحہ ۳۶۲ پر لکھا ہے۔

در خبر است کہ چون حق سبحانہ زمین را بیافرید بر او سئے آب متحرک بود۔ ملائکہ گفتند
ایں بساط مقر ہیچ کس نمے تواند بود حق سبحانہ تعالی ابروسئے کوہ ہا بیافرید تا قرار گرفت
در تیسیر آوردہ کہ چون زمین آفریدہ شد بغایت مضطرب و متحرک بود حق سبحانہ
فرشتہ را کہ اورا صاعد میل گویند بیافرید و بفرمود تا پائے بر زمین نہاد و زمین
بگرانی پائے او بر جائے قرار گرفت پس کوہ ہا را میخ زمین ساخت تا بایستاد

سعدی نے اس پر لکھا ہے :-

زمین از تپ لرزہ آمد ستوہ فرو کوفت بر دامنش کوہ میخ کوہ۔

کسی شخص نے محمد صاحب سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ زمین کو استقرار
کس چیز سے ہے فرمایا کوہ قاف سے (روضۃ الاصفیا)

ایک فاضل عیسائی نے قرآن اور احادیث کی غلطی کا اظہار اس طرح کیا تھا

کوہ قاف کے فرضی وجود کی نسبت جو کچھ احادیث میں مندرج ہے۔ وہ بھی اسطرح یہودیوں کی کتابوں میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ چنانچہ عرائس المجالس اور قصص الانبیا کے بیان کو یہودیوں کے نوشتوں کیساتھ مقابلہ کرنے سے یہ بات روشن ہے۔ عرائس المجالس میں لکھا ہے:-

"خلق اللہ تعالی جبلا عظیما من زبرجد خضر اخضرۃ السماء منہ یقال لہ قاف فاحاط بھا کلھا وھو الذی اقسم اللہ بہ فقال ق و القرآن المجید"

ترجمہ: خداوند تعالی نے ایک بہت بڑا پہاڑ زبرجد سبز کا بنایا ہے۔ اس آسمان کی سبزی اسی کے باعث سے ہے اس کو کوہ قاف کہتے ہیں جو ساری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے یہ وہی ہے جس کی قسم اللہ نے کھائی "فرمایا ق والقرآن المجید (صفحہ ۷ و ۸ عرائس المجالس)

قصص الانبیا میں ہے کہ "ایک دن عبد اللہ بن سلام نے حضرت محمد صاحب سے پوچھا کہ کوہ قاف کا کیا ہے فرمایا زمرد سبز کا اور آسمان کی سبزی اسی سے ہے۔ کہا سچ فرمایا آپ نے یا رسول اللہ پوچھا کہ کوہ قاف کی بلندی کس قدر ہے۔ فرمایا کہ پانسو سال کی راہ"

پوچھا کہ اس کی چوطرفی کی کیا دوری ہے فرمایا دو ہزار سال کی راہ"

اس تمام قصہ کی اصل یہ ہے۔ کہ کتاب پیدائش باب اول آیت ۲ میں ایک

عبرانی لفظ ہے۔ (توہو بمعنے خالی) یہودیوں کی ایک کتاب ہے جس کا نام جگیگاہ ہے اس کی فصل ۱۱ آئت ۱ میں اس کی جو شرح ہوئی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے (توہو قا) یعنے خط سبز ہے جو سارے جہان کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور کہ تاریکی اسی سے صادر ہوتی ہے"

آنحضرت کے اصحاب نے یہودیوں کے اس قول کو سنکر لفظ قا کو نہ سمجھا اور ان کے خیال میں نہ آیا۔ کہ اس کے معنے خط یا سہا ول ہیں وہ گمان کر بیٹھے کہ جو شے سارے جہان کو گھیرے ہوئے ہے اور آسمان کو تاریک کرتی ہے وہ کوئی سلسلہ بڑے اونچے پہاڑوں کا ہے۔ جس کا نام قاد یا قاف ہے"

تاریخ الاسلام فصل سوم صفحہ ۶۶ مطبوعہ لاہور پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

مسلمانوں کی علمیت کے بارہ میں فاضل لاثانی مولوی ابو محمد عبد الحق محدث دہلوی اپنی تفسیر حقانی میں فرماتے ہیں

نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ ریاضیات و طبعیات کے مسائل تعلیم فرماوے اور نہ یہ کہ وہ ہوا بادل بجلی۔ آسمان و زمین و بارش و زلزلہ وغیرہ امور کی ماہیت اور اُن کے اسباب بیان کرے چنانچہ قرآن میں اسی لحاظ سے روح کی حقیقت بیان کرنے سے یا چاند کے چھوٹا بڑا ہونے کی وجہ بیان کرنے سے اعتراف کیا روح کے باب میں من امر ربی پر ہی بس کیا۔ اور ہلالوں کی نسبت قل ہی مواقیت للناس والحج پر سکوت فرمایا۔ دیکھو تفسیر حقانی صفحہ ۸ مطبوعہ ۱۳۰۱ھ مطبع انصاری۔ دہلی

چونکہ قرآن بے عقلی کی باتوں سے پر تھا۔ اس لئے فقط گنوار ہی اس پر ایمان

لائے عقلمند ونکو یہ زہر کا پیالہ بزور شمشیر پینا پڑا جس کا تمام دنیا کو اقبال ہے
دیکھو رسالہ جہاد مصنفہ پنڈت لیکھرام مرحوم

عربیوں کی لیاقت کی تعریف قرآن میں ہے۔
قرآن سورۃ الحجرات قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا کہتے ہیں گنوار ہم ایمان لائے۔
سورہ فتح میں ہے۔ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ ترجمہ کہدے پیچھے رہے گنواروں کو۔ سورہ توبہ میں ہے وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور بعضے گنوار وہ ہیں۔ کہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر ایسا ہی اور آیتوں میں ذکر ہے۔ پس عرب کی جہالت میں کسی طرح کا انکار نہیں۔

دین اسلام کبھی رواج نہ پکڑتا اگر خونخوار تلوار اس کے ہاتھ میں نہ ہوتی۔ عربی جاہلوں کو قرآن نے اکسایا وہ دنیا کی غیر اقوام سے لڑا یا وہ خود تو جاہل تھے ہی تلوار یا طمع زر کے زور سے ایمان لائے اُن کے دل دین فروشند و دنیا خرند کی مصداق تھے جو کچھ حضرت انکو کہتے رہے وہ آمنا و صدقنا کرتے رہے رضا و رغبت سے تو کوئی مسلمان نہ ہوا۔ مگر اہل ایران جو عمر کے خون فشاں صمصام سے مسلمان ہوئے تھے اور دولت وغیرہ کی طمع نہ رکھتے تھے۔ اگرچہ محمدی بن گئے۔ مگر جہادی بالکل نہ ہوئے۔ اور نہ اس ظلمتکدہ کسی اور کو لانے کی کوشش کی چنانچہ خود مسلمان بھی شاہد ہیں لکھا ہے "و اجماع اہل تواریخ است برآنکہ از شیعہ ہیچ کس بر جہاد کمر نہ بست و ہیچ ملک و ناصیہ را از کفار بدست نیاورد و دار الاسلام نساختہ" تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۵ کید یازدہم مطبوعہ ثمر ہند لکھنؤ مشتم ۱۲۹۵ ہجری ٭ تمت

اوم

کلام آلہی

بھٹنڈہ سے ہمارے ایک مہربان دوست لالہ بھگوانداس جی نے ایک مولوی صاحب عبدالکریم نامی نومسلم کے چند اعتراض تحریری جو انہوں نے ویدوں کے الہامی ہونے پر کئے تھے بھیجے ہیں۔ اُن کا جواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مُولوی گنیدر پال

کلام آلہی

مولوی! ہم نے آپکے موضوعہ اصول دربارہ وید کے الہامی ہونیکے ملاحظہ کئے۔ جو کہ ستیارتھ پرکاش در گویداد ی بھاشیہ بھومکا سے لئے گئے ہیں۔ مگر چونکہ آپ نے برخلاف قاعدہ دیانند جی ترتیب ٹھیک نہیں رکھی۔ اس لئے بجائے ہم آپ کے سوالات کی پیروی کے سوامی جی کی پیروی قبول کر کے اُن کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق وید کے مضامین سے

ہی وید کا الہامی ہونا ثابت کرتے ہیں +

الہام معیار ادیشن اردو ترجمہ صفحہ ۹ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا

(۱) الہام کا ابتدائے عالم میں ہونا لازم ہے۔

(۲) الہام وہ ہے جو ایشور کی طرف سے کسی انسان کے دل میں آوے۔ اور جس علم کو اس نے کسی دوسرے انسان سے نہ پایا ہو۔ اور نہ کسی کتاب کے مطالعہ وغیرہ سے حاصل کیا ہو +

(۳) ایشور کا اصلی و سچا الہام وہی ہو سکتا ہے۔ جو اُس کے قوانین کے برخلاف نہ ہو۔

(۴) الہامی کتاب میں کسی خاص انسان چیز یا جگہ کا بیان یعنی کوئی قصہ یا کہانی نہ ہونا چاہیئے

(۵) الہام میں کسی کی رد و رعائیت نہ ہونی چاہیئے +

(۶) اس کی باتیں دوامی ہوں +

(۷) اس کی بندش شان ایزدی کے مطابق ہو +

(۸) وہ فی نفسہ مکمل ہو اور محتاج بالغیر نہ ہو +

بیشک سچے الہام کی معیار یہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ قرآن ان ہی معیاروں کے ... نام کو وہ جنس سے گرا ہوا ہے۔ جو محمد صاحب نے اب سے تیرہ سو سال پہلے ورقہ ... نوفل اور سلیمان وغیرہ کی مدد سے تصنیف کیا اور یہودیوں نصرانیوں پارسیوں ... کتابوں سے مضامین اخذ کر کے عربی میں ترجمہ کر لیا۔ اور اس کا نام کلام الٰہی ... رکھ دیا۔ (مفصل دیکھو کتاب ینابیع الاسلام و کشف القرآن مطبوعہ پنجاب ریلجس سوسائٹی لاہور)

قرآن کا الہامی کتاب ہونا کئی وجوہ سے باطل ہے +

وجہ اول۔ دنیا اربہا سال سے آباد ہے۔ قرآن کی تصنیف سے پہلے جو لوگ خدا
علم سے محروم مر گئے انہیں قرآن سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور نہ خدا کا رحم ان پر ظاہر
اور نہ خدا کو انہیں اپنا علم دینا یاد رہا شائد خدا کو انہیں علم دینا منظور نہ تھا۔ یا اُس وقت
خدا شائد بے علم تھا +

وجہ دوم۔ قرآن کی تمام روایات و حکایات جو اکثر غلط اور جھوٹی ہیں۔ جو
کبھی وقوع نہیں ہوا۔ وہ خدا نے عیسائیوں کی من گھڑت کتابوں سے اخذ کر لیں
جیسا کہ کتاب تنابیع الاسلام کے مطالعہ سے ظاہر ہے۔ کہ ہابیل و قابیل کا قصہ
و ماروت کا قصہ و ابراہیم و نمرود کا قصہ سراسر غلط اور جھوٹ عیسائیوں کی
تھی جنکو خدا نے سچا باور کیا اور محمد صاحب نے چند غلطیوں کے ساتھ درج قرآن کے
فرمایا حالانکہ وہ بالکل گپ ہے جس خدا کو اتنی بھی عقل و خبر نہیں۔ کہ یہ عیسائیوں
چال بازی ہے ورنہ یہ کوئی وقوع نہیں ایسے خدا کی قرآنی تعلیم پر افسوس اسی
سے قرآن الہام کے درجہ سے ساقط ہے +

وجہ سوم۔ قرآن میں اکثر واقعات خلاف قانون قدرت ہیں۔ چنانچہ
شیث کا مخوابلہ حور بہشتی سے ازدواج ہونا ہاروت ماروت ملائک کا زمین
اور زہرہ پر عاشق ہونا اور زہرہ کا آسمان پر چلے جانا۔ حضرت مریم کے شکم
حضرت عیسیٰ کا بحال بکارت پیدا ہونا حالانکہ وہ منکوحہ یوسف تھیں۔ اور
عیسیٰ کا زندہ آسمان چہارم پر موجود ہونا۔ اور واقعات حضرت سلیمان
جو ایکہزار برس قبل حضرت مسیح ہوئے یعنی جن و طیور و حوش اور ہوا کا ان
مطیع ہونا۔ اور قاصدی کرنا۔ ہدہد جانور کا اور جن و پریوں کا سلیمان

…وہ ہوا پر اٹھانا اور ایک مور ضعیف کا دعوے کرنا حضرت سلیمان کا مع ان کے لشکر کے
اور الیاس و خضر کا زندہ جاوید رہنا اور کلام کرنا خدا کا حضرت موسیٰ سے جیسا کہ
…پر ظاہر ہے آیت قرآن سورہ طہٰ میں ہے۔ جلوہ دکھانا خدا کا موسیٰ کو اور خاکستر و سرمہ ہو
جانا اس وقت کوہ طور کا اور حضرت محمد کا معراج مع جسم اور بحالت واپسی گرم پانا بستر کا اور
شق القمر کا معجزہ جو کسی دوسرے ملک میں نظر نہ آیا۔ اور نہ کسی دوسرے ملک کے
…مورخ نے لکھا اور قصہ یاجوج ماجوج اولاد یافث بن نوح اسی قبیل سے ہی کہتے ہیں
…اخذ کرلیں کہ اولاد اور امت انکی تو جز و اور باقی تمام اہل عالم ایک جز و ہیں اور ایک ان میں
…قصہ ہے نہیں مرتا۔ جب تک کہ ہزار نفر اپنی نسل کے نہ دیکھ لیوے اور قد ان کا
…کی بیس گز کا ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ ملک یاجوج ماجوج کہاں ہے۔ حدود اربعہ
…قرآن کے کیا ہیں طول بلد عرض بلد آشکار کیا ہے۔ رقبہ اس کا بحساب میل مربع
…عیسائیوں قدر ہے جس مقام پر اس قدر عجیب خلقت آباد ہے اور جو سد سکندر
…آنے کے واسطے ان کی مزاحمت کے بنائی وہ کس مقام پر ہے۔ اور کس کس نے اس کو
دیکھا ہے یا یہ ملک خیالی ہے یا کرہ ہوا میں علی ہذا القیاس عوج بن عنق کا بھی واقعہ
…چنانچہ قسم کا ہی بیان کیا گیا ہے۔ کہ قد اس شخص کا ۳۳۳۳ گز کا اور عمر اس کی ہزار
…زمین تا ۳۶ سو سال کی تھی مچھلی دریائے شور سے نکال کر آفتاب میں بریان کر کے
…شکم جاتا تھا اور جب کسی شہر کے لوگوں پر غصے ہوتا تو پیشاب کر دیتا تھا۔ تاکہ وہ ڈوب جائیں

(تاریخ بدیع ہندوستان صفحہ ۲۵ مطبوعہ بہار کشمیر لکھنؤ)

…تاریخ طبری۔ جلد ۱ میں لکھا ہے۔ کہ جب آدم کو بہشت سے نکالا گیا تو وہ
…خدا کا ان کا تھا اور آنکھوں سے آنسو گراتا تھا۔ جتنے قطرے اس کی آنکھوں سے گرتے

تھے اور ان سے عطر بھیڑ آنولہ اور بہت سے درخت بنجاتے تھے +

(تاریخ طبری جلد ا صفحہ ۲۲)

پھر لکھا ہے کہ وہ آدم اپنے خدا سے استغفار کرتا تھا اور توبہ توبہ پکارتا اور رو رو کر برا حال بکرتا تھا اور جتنے قطرے اس کی آنکھوں سے گرتے ان سے پھول چنبیلی و گلاب و گینڈا وغیرہ بنجاتے تھے + تاریخ طبری جلد ا صفحہ علی ہذا القیاس روضۃ الاحباب و مدارج النبوت و تصریح الاذکیا و روضۃ و صحیح مسلم و صحیح بخاری و نسائی و ابن داؤد و ابن ماجہ و تفسیر حسینی و قرآن اکثر مضامین اسی قسم کی لچر روایات سے پُر ہیں +

مفصل دیکھو کتاب تکذیب براہین احمدیہ حصہ اول +

قرآن کی توہم پرستیاں ۔ نسخہ خبط احمدیہ ۔ قرآن و مسلمانوں کی علمیت +

جہاں سورج کا کیچڑ کے چشمہ میں ڈوبنا اور سورج کا زیر عرش سجدہ کرنے کو اور پہلے پہل چاند اور سورج کی روشنی کا یکساں ہونا ۔ اور جبرائیل کا پر مار کر کی روشنی کو گھٹانا ۔ اور قیامت کے دن سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ۔ اور پر شیطانوں کا جانا اور کان لگا کر خدا کی باتیں سننا اور خدا کا ستارے ادھا اٹھا کا انکو مارنا لکھا ہے جس کا نام شہاب ثاقب ہے +

وجہ چہارم قرآن کے نبیوں کا چال چلن اچھا نہیں تھا +

کتاب مشکوۃ و باب الشفاعۃ و سنن ابن ماجہ میں درج ہے ۔ کہ آدم و نوح و موسیٰ و ابراہیم و عیسیٰ خطا سے کوئی خالی نہیں اور نہ ان کی شفاعت مقبول ہے + تکذیب براہین احمدیہ میں اور کتاب توریت میں درج ہے ۔ کہ موسیٰ

…و نخوار تھا قاتل تھا وغیرہ ابراہیم جھوٹھا اور آدم شیطان کی پیروی کرتا تھا
…ح شراب پیا تھا۔ اور ننگا ہو کر ناچا تھا +

اسی طرح محمد صاحب کے جو حالات کتاب روضۃ الصفا و مدارج النبوت وغیرہ
…ن مفصل درج ہیں جو سخت قابل اعتراض اور سچے خدا پرست کی شان کے
…لاف ہیں پس خدا کو ایسے نبیوں پر کتابیں اتارنے اور ان سے کلام کرنے کی
…یہ ضرورت نہ تھی لہٰذا قرآن کلام الٰہی نہیں ہے +

…جہ پنجم۔ قرآن کے اکثر مضامین یہودیوں و نصرانیوں۔ اور قوم قریش
…ابراہیم عثمان و ذکریا و سلیمان و شیطان وغیرہ کی قیل و قال ہے حالانکہ مسلمانوں
…دعویٰ ہے کہ قرآن کا لفظ لفظ خدا کا کلام ہے مگر ایسا نہیں لہٰذا قرآن کلام الٰہی نہیں

…جہ ششم۔ قرآن کی اکثر سورۃ و آیات باہمی ناسخ و منسوخ ہیں
…س کا ذکر کتاب کشف القرآن و تبایع الاسلام میں درج ہے جس سے ظاہر
…ہے کہ قرآن کی تنسیخ خدا کی بے علمی و بے عقلی پر دال ہے۔ کیونکہ جس حکم کو
…دا نے فسخ رکھا وہ ضرور بدتر تھا ورنہ خدا نسخ نہ کرتا۔ پس ضرور خدا کو نیا حکم
…فذ کرنے سے پہلے اس کی خبر نہ تھی لہٰذا آپ ہی بے عقل ہو گیا جس قرآن کی
…یسی تعلیم ہے وہ کلام الٰہی نہیں۔ بلکہ خدائی تعلیم کا دشمن ہے۔ جس طرح کہ متعہ
…کا حکم دیکر پھر منسوخ رکھا پھر جاری کر دیا۔ جب رنڈی بازی بہت بڑھ گئی۔
…پھر منسوخ کر دیا علیٰ ہذا القیاس بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنے کا حکم اور شیطان
…ی وہ آیت جو اس نے سورہ نجم میں محمد صاحب کے منہ میں ڈالدی تھی جس
…ی رو سے بتوں کی شفاعت پر محمد صاحب نے اقرار کیا تھا +

وجہ ہفتم - قرآن کا حج و نماز و روزہ و کعبہ پرستی و قربانی و رمی و
و احرام و طواف و ختنہ وغیرہ رسومات پہلے سے موجود تھیں پس ان
لئے خدا کو نبی بھیجنے کے کوئی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی کسی کتاب کی ضرورت
محقق پادری سینٹ ولیم کلیر ٹڈل صاحب اپنی کتاب دی سوس دی اوف د
قُرآن - میں فرماتے ہیں کہ دین اسلام کا پہلا سرچشمہ وہ رسومات و عقائد
عادات ہیں - جو حضرت کے زمانے میں اہل عرب و قوم قریش کے درمیان م
تھیں اور مسلمان اس کی تردید کچھ نہیں کر سکتے کہ یہ رسوم و عقائد وغیرہ ا
حضرت ابراہیم پر الہام ربانی سے ظاہر ہوئی ہیں - تنابیع الاسلام صفحہ
قابیل و ہابیل کا قصہ تارگوم یوناتان بن عزئیہ اور شیر تارگوم یروشلمی میں
یہودیوں کی دینی کتاب ہے درج ہے اس وقت جاہل عرب میں بھی اس ک
تھی محمد صاحب نے سن سنا کر قرآن میں درج کر لیا -

نمرود ابراہیم کا قصہ عبرانی کتاب مدارش رباہ میں اور توریت پیدائش
باب ۱۵ آیت ۷ کی شرح میں ہے - جو محمد صاحب نے سن سنا کر اوٹ پٹانگ
اپنے قرآن میں لکھ لیا - اس پر محقق پادری کلیر ٹڈ صاحب فرماتے ہیں *
اب امر غور طلب ہے کہ کسی ناواقف شخص کو اس غلطی میں پڑ جانا یہ کوئی تعجب
سے نہیں ہے حیرت ہے کہ ایک نبی اور اس کا خدا اس فرضی و موضوع ق
کو حق سمجھ لے اور اس کو اپنی کتاب میں درج کر دے جو لوح محفوظ میں
جبرائیل اس کو لے ہو اس غلطی سے معمولی محققین اہل یہود تو محفوظ ہیں ک
لوح محفوظ نہیں یہ امر بھی یاد دلانے کے لائق ہے - کہ نمرود جیسا جبر

ذکر ان یہودی قصوں میں آیا ہے۔ موافق تاریخ توریت کے حضرت ابراہیم کی پیدائش کی صدیاں قبل گذرا ہے پس اس کیساتھ نسبت دیگر جو قصہ ابراہیم کا بیان کیا جاویگا اس کے بادہوائی ہونے میں کونسا کلام ہو سکتا ہے۔ گو نمرود کا نام قرآن میں نہیں آیا بلکہ احادیث و تفاسیر میں بیان ہوا ہے پھر سارا قصہ تو وہی ہے جس کی نسبت یہاں اعتراض ہے اور اس کی حقیقت بالکل ایسی ہے کہ کوئی ناواقف شخص ایک کتاب تاریخ تالیف کرنے بیٹھے اور اس میں لکھدے کہ سکندر اعظم نے نادرشاہ ایرانی کو آگ میں ڈالدیا تھا۔ اور اسے مطلق خبر نہ ہو۔ کہ ان دونوں شخصوں کے درمیان کتنا زمانہ گذر چکا اور کہ نادر شاہ کی موت یوں واقع نہیں ہوئی تھی۔ ایسا ہی یہاں اس خدا اور نبی کا حال ہے۔ آخر آدمی تھے اور خدا کی کیا کہیئے۔ کہ جس کو اتنی بھی تمیز نہیں افسوس۔

قرآن کا قصہ ملکہ صبا اور بلقیس اور سلیمان کی ملاقات جو یہودیوں کے ہاں کتاب تارگوم ثانی صحیفہ آستر میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ آنحضرت نے یہودیوں سے سنکر پسند فرمایا اور یوں اس کو قرآن میں جگہ مل گئی +

(مفصل دیکھو ینابیع الاسلام سورہ نمل رکوع ۲ و ۳ صفحہ ۱۲ اردو)

فاضل مذکور کا بیان ہے۔ کہ قرآن میں جو حضرت سلیمان کا دیو و جنوں پر مسلط ہونے کا ذکر ہے۔ وہ موافق فسانہ تارگوم متذکرہ کے ہے مگر وہ خیال ایک غلط فہمی پر مبنی ہے حضرت سلیمان کی کتاب واعظ باب ۲ آیت ۸ کے اخیر حصہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے :-

"میں نے اپنے واسطے گانے والے اور گانے والیاں اور ہر قسم کے

ساز و باجے فراہم کیئے" جن الفاظ کا ترجمہ گانے والے اور گانے والیاں ہیں - دراصل عبرانی زبان کے دو لفظ شدہ و شدت ہیں یہ دونوں الفاظ کم مستعمل تھے - اور اُن کے صحیح معنے سے یہ ناواقف مفسر بے خبر تھا - مگر صورت و لفظ میں انہی لفظوں سے ملتے جلتے دو اور لفظ تھے - جن سے وہ بخوبی ناواقف تھا - اور ان کے معنے دیوان و جنات ہے اس اقتباس کی وجہ سے وہ دھوکہ میں پڑ گیا پھر کیا تھا مفسرین اور قصہ گویوں کو اچھا موقعہ ہاتھ لگا چونکہ حضرت محمد صاحب خود بھی دیوان و جنات کی اپنی قوم کی مانند قائل تھے وہ اس بات کی تہ کو نہ پہونچ سکے" اس طرح وہ فسانہ جو یہودیوں کیلئے محض ایک فسانہ ہی رہا مسلمانوں کے لئے وحی سماوی ہو گیا - حضرت نے اس قصہ کو یہودیوں سے سنا اور سمجھے کہ خدا کا فرمودہ ہے

(تنابیع الاسلام صفحہ ۴۶ و ۴۷)

علی ہذا القیاس ہاروت ماروت کا قصہ یہودیوں کی کتاب طالمود اور مدارش یدکوٹ باب ۴۴ سے اڑایا ہے - دراصل یہ وہی قصہ ہے سنہ اپ سندہ کے بارہ میں دیوی بھاگوت پوران اور باراہ پوران میں درج ہے - اور یہ زہرہ وہی تلوتما ہے - ابتدا میں یہودیوں نے جو قصہ کہانیوں پر فریفتہ تھے ان بت پرستوں کے ایسے ایسے افسانوں کو مخلوط کر کے ایک اپنا قصہ بنا لیا - اور اس کو طالمود میں داخل کر لیا اور پھر وہی قصہ ان کی زبانی سن سنا کر اس میں کچھ ادھر ادھر سے عمداً یا سہواً ملا کر آنحضرت نے قران میں درج کر دیا اور احادیث میں اس کے اوپر اچھی طرح قلعی پھیر دی گئی +

مفصل دیکھو تبابیع الاسلام اور محمد صاحب نے یہودیوں سے قصص و حکایات اڑائے اور قرآن بنانا
مولوی - وید کے مضامین صاف شہادت دیتے ہیں کہ وہ اس حالت میں
نازل ہوئے جبکہ انسان تمدنی حالت میں تھے - اور کئی پشتیں نسل انسانی کی
گذر چکی تھیں دیکھو رگ وید اشٹک ۸ ادھیاء ۸ ورگ ۹م منتر ۲ :-

آریہ آپنے جس منتر کا حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے :-

سم گچھدھوم سم ودھدھوم سمبو منانسی جانتام دیوابھاگم یتھا پوروے سنجانانا
اوپاستے ٭

اس منتر میں جن الفاظ سے آپکو بھرم ہوا ہے وہ الفاظ "دیتھا پوروے"
وغیرہ ہیں جس کے معنے ہیں پہلے (ودوانوں) عالموں
کی طرح " اس میں انتریامی پرماتما نے ہر زمانہ کے لوگوں کو اپنے سے پہلے
گذرے ہوئے ودوانوں (عالموں) کی نیک زندگیوں اور تجربوں سے
فائدہ اٹھانے کی ہدائیت کی ہے - سلسلہ موجودات چونکہ پرواہ سے انادی
ہے - اور ہر پیدائش کے شروع میں پرماتما ویدوں کا الہام نازل فرماتا ہے
اس لئے کوئی ایسا وقت تعین نہیں ہو سکتا جس میں پیدا شدہ آدمیوں
سے پہلے عالم و فاضل نہ ہو گذرے ہوں - آپ کا اعتراض تب بجا تھا جبکہ
قرآن کی طرح کسی خاص انسان یا انسانوں کی پیروی کی ہدائیت ہوتی اس
فقرہ (یتھا پوروے) میں علم تاریخ کا اصولاً بیان ہے یعنی یہ کہ ہر زمانہ
کے لوگوں کو واجب ہے کہ اپنے سے پیشتر گذرے ہوئے عالموں اور فاضلوں
کی نیک مثالوں کی پیروی کریں لہذا آپ کا یہ دعوے سراسر باطل ہے

کہ ویدوں کا الہام اس وقت ہوا جب کہ نسل انسانی کی کئی نسلیں گذر چکی تھیں۔
یہ الزام قرآن کے ذمہ ہے۔ نہ کہ وید کے ✣
پہلے ارب ہا سال گذر چکے تھے۔ کہ خدا محمدیہ خواب سے بیدار ہؤا اور
یہودیوں و نصرانیوں و پارسیوں کے قصے سن سنا کر اپنی کتاب بنانے لگا
اپنے گھر کی اسے کوئی عقل نہ تھی۔ جہاں جیسا دیکھتا تھا مکھی مار دیتا تھا ✣
(مفصل دیکھو تاریخ الاسلام و کشف القرآن سالم)

مولوی۔ ہم نے اصولاً مانا مگر جب تک ہمیں وید کے ملہموں کے مفصل
حالات قبل از الہام و بعد از الہام معلوم نہ ہو سکیں ہم کہ سکتے ہیں۔
ممکن ہے کہ انہوں نے یہ منتر خود ساختہ یا کسی سے سنے ہوں یا کسی سے
پڑھے ہوں کیونکہ مندرجہ بالا منتر رگ وید کا صاف شہادت دے رہا ہے۔
کہ وید شروع دنیا میں نازل نہیں ہوئے ✣

آریہ۔ ہر آں کس کہ تف بر ماہ افگند ✣ ہماناں کہ آں تف بر روئش فتد
حضرت جب اگنی وایو۔ آدیتہ و انگرہ پیدا ہوئے وہ مکتی سے واپس آئے
تھے اور اس لائق تھے کہ وہ ویدوں کا گیان سمجھ سکیں۔ پرماتما نے از راہ
کرم انہیں اپنا گیان دیا۔ وہ محمد صاحب کی طرح چالیس سال گمراہ نہیں
ہوئے اُن کی زندگیاں مکمل تھیں۔ انہوں نے کوئی جرم یا لڑائیاں نہیں
کیں انہوں نے سادہ روحانی زندگی بسر کی کوئی ایسی شہادت اُن کے
خلاف نہیں ملتی کہ جو انکو پایۂ اعتبار سے ساقط کر سکے ابتدائے آفرینش
ہونے کے باعث فن تحریر ابھی ایجاد نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اس زمانہ کے

رشیوں کو یہ مرض دامنگیر ہوئی تھی کہ مبالغہ آمیز خلاف واقعہ حالات قلم بند
رکے آنے والی نسلوں کی گمراہی کا باعث بنتے خودی کا ان میں نام و نشان تک
ہیں تھا وہ فنا فی اللہ تھے - ویدوں کی عظمت اُن رشیوں یا کسی اور انسان
ی زندگی کے حالات پر مبنی نہیں ہے - جیسے سورج کی بزرگی اس کے ذاتی
لال سے ظاہر ہے ویسے ویدوں کا الہام ربانی ہونا ان اندرونی شہادتوں
مبنی ہے - جو کہ وید مقدس کے ایک ایک لفظ سے عیاں ہے اس وقت
ی جب کہ پیدائش دنیا کو کروڑہا برس گزر چکے اور انسانی اعلیٰ درجہ کی ترقی
کے زینہ پر قدم رکھا گیا کسی بشر کی طاقت نہیں کہ وید جیسی مکمل کتاب تصنیف
سکے تو آئندہ کی آفرینش میں جبکہ انسان نے ابھی کسی قسم کی بھی ترقی نہیں
ی تھی - ایسا کب ممکن ہو سکتا ہے جیسا کہ معترض کا گمان ہے *

ویدوں سے پہلے دنیا میں کوئی کتاب نہ تھی دنیا کا پہلا دن اور پہلی
ات اور انسانوں کا پہلا دن اور پہلی رات وہی تھی - جب کہ ہمارے رشیوں
پر ماتما نے ویدک گیان عطا کیا تھا - اگر دنیا میں ویدوں سے پہلے کوئی کتاب
ی تو آپ نے کیوں اس کا نام نہیں لیا اور کیوں جھوٹا الزام دیا حضرت
باتیں یہ الزام یہ نقص قرآن میں ہیں ہم نمبروار سناتے ہیں اور کچھ سنا آئے
یں - آپ آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتاریئے اور غور و ہوش سے مطالعہ کیجئے

قرآن میں یوسف داؤد طالوت کے حالات یہودیوں کے افسانوں سے
خوذ ہیں - سورہ اعراف رکوع ۲۱ میں وارد ہے وہ جس وقت اٹھایا ہم نے
پہاڑ اُن کے اوپر کا نہ ظلة جیسے سائبان اور ڈرے کہ وہ گریگا - اُن پر

پکڑو جو ہم نے دیا ہے زور سے اور یاد کرتے رہو جو اس میں ہے
شائید تم کو ڈر رہو۔

یہ قصہ یہودیوں کے ہاں کتاب عبوداده سارا ۵ کے باب ۲ فصل
میں آیا ہے اس کے ایک جملہ کا ترجمہ یہ ہے "میں اٹھا دیا تمہارے
پہاڑ گویا وہ سرپوش تھا"۔ توریت میں تو اس فسانہ کا کہیں کوئی پتہ نہ
یہ یہودیوں کے مفسرین کی اپنی غلط فہمی ہے۔ کتاب خروج باب ۳۲ آیۃ
میں ہے کہ وہ جب موسیٰ پہاڑ سے اُترا۔ اور دیکھا کہ بنی اسرائیل گوسالہ
لگے۔ تو اس کا غضب بھڑکا۔ اور اس نے تختیاں اپنے ہاتھ سے پھینک
اور پہاڑ کے نیچے توڑ ڈالیں۔ پہاڑ کے نیچے سے مراد صاف یہی ہے
کہ پہاڑ کے تلے تختیاں پٹک کر توڑ ڈالیں۔ مگر مفسرین کی تسلی اس سے نہ
انہوں نے وہ قصہ تراش لیا۔ جس کی اصل شاید ہندؤں کا افسانہ ہے۔
کرشن نے گوکل بستی کے باشندوں کو بارش سے امان دینے کے
گوبردھن پہاڑ کو جڑ سے اکھاڑ لیا اور کئی شبانہ روز برابر اپنی انگلی کے سر
پر کھڑے رہے اور پہاڑ ان لوگوں پر چھتری کی طرح تنا رہا +

(۲) گوسالہ کا آواز دینا۔ سورہ اعراف رکوع ۱۷ اور طٰہٰ رکوع ۴ میں
ہے۔ پھر نقشہ ڈالا سامری نے پھر نیا نکالا اُن کے واسطے ایک بچھڑا ا
دھڑ جس میں چلانا گائے کا۔ یہودیوں کا یہ قصہ ربی الیعزر خبرہ ۴۵ میں آیا
اور نہ بچھڑا آواز دیکر باہر آیا۔ اور بنی اسرائیل نے اس کو دیکھا بی یہود اہ فرما
ہیں۔ کہ اس کے پیٹ میں سمائیل چھپا ہوا بچھڑے کی آواز نکالتا تھا۔ کہ بنی اسر

گمراہ کردے یہ قصہ نہ الہامی ہے نہ تاریخی - اس کی موجد یہودیوں کی قوت
تخلیہ ہے - قرآنی قصہ میں سمائیل کا نام سامری بیان ہوا یہ ایک خدا سے بھاری غلطی ہے
واضح ہو کہ نام سامری عہد عتیق میں و عہد جدید میں کئی جگہ آیا ہے - یہودی لوگ
سامریوں کو اپنا گمراہ دشمن جانتے تھے - مگر موسیٰ کے زمانہ میں اس نام کا وجود بھی
نہیں ہو سکتا تھا - کیونکہ شہر سامرہ جس سے سامری منسوب ہوا حضرت موسیٰ سے
نو سو سال بعد بنا معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں نے اس گوسالہ کے متعلق سمائیل کا نام لیا
آنحضرت غلطی سے اس کو سامری سمجھے - یعنے وہ نام جو اُن کے درمیان بہت مشہور
گوسالہ اور جس کو حضرت بھی خوب جانتے تھے - اور آپ بھی سمجھے کہ سامریوں سے
یہودا کو اسی گوسالہ کی وجہ سے عداوت ہو گئی تھی +

(۳) بنی اسرائیل کا مر کر پھر سے زندہ ہو جانا سورہ بقر رکوع ۶ میں بیان ہوا ہے -
اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم یقین نہ کرینگے تیرا جب تک نہ دیکھیں اللہ کو سامنے
پھر پکڑ لیا تم کو بجلی نے اور تم دیکھتے تھے پھر اوٹھا کھڑا کیا ہم نے تم کو مر گئے پیچھے
شاید تم احسان مانو" یہودیوں کا یہ قصہ منہدرین باب ۵ میں یوں آیا ہے - بنی
اسرائیل نے خدا سے دو باتیں چاہیں - یعنی یہ کہ وہ لوگ خدا کا جلال آنکھوں
سے دیکھیں اور اوس کی آواز کانوں سے سنیں - اور اونکی دونوں عرضیں قبول ہوئیں
لیکن انکے برداشت کر لینے کی تاب اُن میں نہ تھی کیونکہ جب وہ لوگ طور پر پہنچے
اور خدا اُن پر ظاہر ہوا تو اس کی آواز سنتے ہی انکی روحیں فنا ہو گئیں - پھر
توراہ اللہ کے آگے ان کی وکیل بنی اور فوراً اونکی روحیں ان کے قالبوں
میں واپس آگئیں حضرت نے یہ ذکر سنکر قرآن میں درج کر لیا - مفسرین کا

لجہ قلزم سے بچ جانا۔ جو سورہ یونس رکوع ۹ میں آیا ہے۔ یہودیوں کی
کتاب فی ابی الیعذر فصل ۴۳ سے لیا گیا ہے*

(۴) السموات السبع یعنی سات آسمانوں کا ذکر جو سورہ بنی اسرائیل میں ہے
کتاب حگیگا باب ۹ فصل ۲ میں آیا ہے اور یہودی خیال ہی وہاں سات آسمان نام
گنائے ہیں*

(۵) سبعۃ ابواب جہنم کے سات دروازوں کا ذکر جو سورہ حجر رکوع ۳ میں ہے
کتاب موئر باب ۳ صفحہ ۱۵۰ سے ماخوذ ہے اور اسکی اصل زردشتیوں کی کتا
اوستا میں ملتی ہے اور انہوں ہندوؤں کے سات لوکوں کی نقل کی ہے چنانچہ پار
ہاں ہفت کرشوری یعنی ہفت کشور یا ہفت اقلیم ہیں اور کتاب پشت باب ۱۹ آی
۳۱ میں لکھا ہے کہ جمشید حکمرانی کرتا تھا ایسی زمین پر جس میں ہفت اقلیم تھیں ا
سات دویپ سے مراد ہے*

(۶) سورہ ہود رکوع ۱ میں ہے "کان عرشہ علی الماء" تھا تخت ا
پانی پر" یہ یہودیوں کا مقولہ تھا۔ مفسر راشی نے پیدائش باب ۱ آیت ۲ کی تف
میں لکھا ہے۔ "تخت جلال کا ہوا پر قائم تھا۔ اور پانیوں کے اوپر حرکت کرتا
اور یہ منوسمرتی کے ایک شلوک کی غلط فہمی ہے۔ دیکھو آپو نارا انی پروکتا آپو دی نر

(۷) اہل اسلام کا خیال ہے کہ خدا نے جہنم کے اوپر ایک فرشتہ کو مقرر کیا
جس کا نام مالک ہے۔ یہودیوں کے ہاں بھی ایک ایسا فرشتہ امیر جہنم کہلا
ہے۔ یہ بھی واضح ہو۔ کہ قدیم پرستان ملک فلسطین دلپست رشی کی بھو
اپنے ایک دیوتا کو مولک کہتے تھے۔ جو اُن کے عقیدہ کے موافق آگ پر مُن

تھا۔ مالک دراصل وہی مولک ہے۔ دونو نار پر مسلط ہیں +

(۸) سورہ ق رکوع ۳ میں وارد ہے "جسدن ہم کہینگے دوزخ کو تو بھر چکی اور وہ بولے کچھ اور بھی ہے۔ (ھل من مزید) یہ کتاب ادتیوب ربی عقیباہ باب ۵ فصل ۱ میں لکھا ہے۔ امیر جہنم ہر روز یہ پکارتا ہے کہ مجھکو کھانے کو دے کہ میں سیر ہوؤں +

(۹) سورہ اعراف رکوع ۵ بہشت دوزخ کے درمیان جو اعراف ہے۔ اسکی تعریف میں یہ الفاظ ہیں "بینھما حجاب" "وعلی الاعراف رجال" "یعرفون کلا بسیماھم" ترجمہ "دونوں بیچ کے ایک دیوار اور اوس کے سرے پر مرد ہیں۔ کہ پہچانتے ہیں ہر ایک کو اس کے نشان سے" یہ بالکل یہودی خیال ہے چنانچہ مدارش میں کتاب واعظ باب ۷ آیت ۱۴ کی شرح یوں ہے "کسی نے پوچھا کہ بہشت دوزخ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ ابی یوحانان نے کہا ایک دیوار حائل ہے آبی اخاہ نے کہا ایک بالشت کی دوری ہے" یہودیوں میں یہ خیال زردشتیوں سے لیا گیا ہے اوستا میں اعراف کو مسوا الوگانس کہا ہے۔ اور زبان پہلوی میں مسوت گاس اور بہشت دوزخ کے درمیان اتنا فاصلہ فرمایا جتنا کہ درمیان نور ظلمت کے ہے +

(۱۰) شیاطین کا چوری چوری آسمان سے خبریں اڑانا۔ سورہ حجر رکوع ۲ میں آیا ہے ہم نے بچار کہا آسمان کو ہر شیطان مردود سے مگر جو چوری سے سن گیا" ایسا ہی سورہ صافات اور سورہ ملک میں بھی ہے۔ یہ بالکل یہودیوں کی خام خیالی ہے۔ طالمود کتاب جگیگا باب ۱۶ فصل ۱ میں لکھا ہے "شیاطین کو چھ صفات حاصل ہیں یعنی ۳ ملکی اور ۳ بشری کیا دہ غیب کا حال پہلے سے

جانتے ہیں بہیں بلکہ پردہ کے پیچھے سے کان لگا کر سن لیتے ہیں ''

(۱۱) طوفان نوح کے بارہ میں لکھا ہے۔ فار التنور '' جوش مار انتور نے سورۃ ہود رکوع ۳ اور مومنین رکوع ۲ میں ہے۔ اسکی اصل یہودیوں کا قصہ ہے۔ جو کتاب روش ہشانہ باب ۱۶ آئت ۳ اور سمندرین ۱۰۸ میں مرقوم ہے یہ پانی طوفان کا گرم تھا '' طوفان کے زمانہ کے لوگوں کو اُبلتے ہوئے پانی سے عذاب دیا گیا تھا۔ قرآن نے اسی مضمون کو تنور کے استعارہ میں ظاہر کیا +

(۱۲) وصیت نامہ حضرت یعقوب '' جو وقت پہونچی یعقوب کو موت جب کہا اپنے بیٹوں کو تم کیا پوجو گے بعد میرے بولے ہم بندگی کرینگے تیری اور تیرے باپ دادوں کی رب کی ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق وہی ہے۔ ایک '' (سورہ بقر رکوع ۱۶) چنانچہ مدارش ابارہ فصل ۹۸ میں لکھا ہے کہ '' جب یعقوب دنیا سے رحلت کرنے کو تھا۔ اس نے اپنے بارہ بیٹوں کو بلا کر کہا اپنے باپ اسرائیل کی سنو کیا خدا کی بابت تمہارے دلوں میں کچھ شک ہے۔ وہ بولے گواہ رہ جیسا کہ ہمارے باپ اسرائیل کے دل میں کوئی شک خدا کی بابت نہیں ویسا ہی ہمارے دلوں میں کوئی شک نہیں خداوند ہمارا خدا اکیلا خدا ہے ''

قرآن سورہ یوسف رکوع ۱۱ میں ہے کہ جب اُس کے بیٹے مصر کو روانہ ہوئے تو حضرت یعقوب نے اُن سے کہا تھا۔ اے بیٹو نہ داخل ہوجیو ایک دروازہ سے اور پیٹھو کئی دروازوں سے جا جدا نظر بد کی خام خیالی بھی یہودیوں کی ہے مدارش بقرہ کتاب پیدائش فصل ۹۱ میں بھی لکھا ہے کہ یعقوب نے بیٹوں سے کہا تم مت گھسیو ایک ہی دروازہ سے ''

دیگر رسومات جو قرآن نے یہودیوں سے لی ھیں

(۱) رمضان کے روزے قوم صابئین کے روزے ہیں۔ مگر صوم عاشورہ یہودیاں کا روزہ ہے۔ ولیکن ان روزوں کے متعلق ایک خاص بات ہے جس کے لئے اسلام یہودیوں کا مقروض ہے +

سورہ بقرہ رکوع ۲۳ میں آیا ہے "کلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر" ترجمہ کھاؤ اور پیٔو جب تک صاف نظر آوے دھاری سپید جدی دھاری سیاہ سے فجر کی (خیط کے معنے ہیں ڈورا یا تاگا) مشنا براخوت میں یہی الفاظ وارد ہوئے ہیں روزہ کا آغاز اس ساعت سے ہوتا ہے جبکہ کوئی تمیز کر سکے درمیان نیلے ڈورے اور سپید ڈورے کے (باب افصل ۲)

(۲) تیمم یہ بھی یہودیوں کی رسم ہے براخوت فصل ۴۶ میں لکھا ہے کہ یہ امر کفائیت کرتا ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے تئیں خاک سے پاک کرے +

(۳) لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکٰریٰ "نزدیک نہ ہونا نماز کے جب تم کو نشہ ہو (سورہ النسا رکوع ۷) یہ مشہور آئیت قرآن کی یہودی ہی کا مقولہ ہے +

"نماز ممنوع اس شخص کے واسطے جو نشہ میں ہے" (براخوت باب ۳۱ فصل ۲)

(۴) کھڑے ہو کر نماز کا پڑھنا بھی یہودیوں کی نقل ہے۔ اور کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص توریت کتاب خروج باب ۲۱ آئیت ۲۳ و ۲۵ کی نقل ہے تو قامع الابرار بلعم کا قول ہے۔ جو قرآن میں غلطی سے درج کر لیا"

(۵) انی یومالف ستتند سورہ حجر رکوع حضرت داؤد کا مقولہ ہے دیکھو

زبور ۹۰ آئیت ۴ و نامہ ثانی مقدس پطرس باب ۳ آئیت ۸)
علی ہذالقیاس طالمودی مسائل اور رابیونکے مقولے بہت سے ہیں جو سنے سنائے قرآن کے متن میں جگہ پا گئے ہیں مثلاً قرآن کی یہ آئیت یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون (سورہ نور رکوع ۳)
بعینہ یہ مضمون تمام کتاب جگیرگاہ فصل وطانیتہ فصل ۱۱ میں مرقوم ہے انسانکے اپنے اعضا اس کے برخلاف شہادت دینگے۔ کیونکہ لکھا ہے تم ہی تو میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہے +
ناظرین آنا وقت نہیں اور نہ اس رسالہ میں اتنی گنجائش ہے۔ ورنہ قرآن تو سارے کا سارا زردشتیوں و ہندوؤں اور یہودیوں ونصرانیوں و یونانیونکی بے مغز روایات ولغو فسانجات کا بے جوڑ مجموعہ ہے جس کو شک ہو وہ پادری سنٹ کلرٹز صاحب کی کتاب پارسی ینابیع الاسلام کا مطالعہ کرے جسمیں قرآنکی تمام تعلیم کا کھوج لگایا گیا ہے اور غیر مذاہب کی کتابوں سے اسکا موازنہ ومقابلہ کیا گیا ہے +
اب ہم مولوی صاحب نومسلم سے استفسار کرتے ہیں۔ کہ کیا وہ اس بات کا نشان دیسکتے ہیں کہ وید کے کوئی رچا یا کوئی منتر کسی کتاب سے منقول ہوا ہے ؟ ہم اس جواب کے منتظر ہیں۔ کہ یہ اپنے خدا اور رسول کی مدد سے ہمارا الزام اپنے ذمہ سے ہٹا دیں۔ اور مسلمانی دین کی حفاظت کا ثواب کماویں۔ ورنہ ویدک دہرم کی توپ کے آگے یہ جہالت کی دیوار گرے بغیر نہ رہیگی +

مرا خواندی وخود بدام آمدی نظر پختہ ترکن کہ خام آمدی

مولوی اگر آپ ویدونکا مطالعہ کریں تو حضرت ہمارا کیا قصور معاف رکھئیے یہ فتور آپکی تعصب باطنی کا ہے اور پھر زبان سنسکرت کا اسی لفظ سے ایک فریق بت پرستی ثابت کر رہا ہے تو دوسرا عناصر پرستی بیشک الہامی کتاب ایسی ہی فصیح و بلیغ ہونی چاہیئے کہ تمام انسانوں کے مطلب حل ہو سکیں یعنی بت پرست بت پرستی نکال لے۔ مدعا یہ کہ جسنے چاہا اپنے مطلب کے مطابق معنے کر لیئے اور حوالہ وید کا دیدیا۔

آریہ آپ نے اپنے دعوے کی تائید میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا اس لئے قابل سماعت نہیں سنسکرت کے فصیح بلیغ ہونے میں کیا شک ہے۔ آج تک دنیا کی کوئی زبان اُس سے لگا نہیں کھا سکتی رومی سے زیادہ فصیح۔ یونانی سے زیادہ بلیغ سب زبانوں سے افضل سنسکرت ہے آریونکی علمیت و فضیلت کا ہر عالم گواہ ہے اس لئے ویدوں میں کوئی لفظ مبہم نہیں یہی وجہ تھی۔ کہ ویدوں سے کوئی شخص آج تک مورتی پوجا ثابت نہیں کرسکا باوجودیکہ آریہ سماج کی طرف سے عرصہ دور دراز سے بت پرستوں کو چیلنج دیا جارہا ہے۔ مگر کوئی شخص سامنے نہیں آتا اور اگر آتا ہے تو منہ کی کھاتا ہے اور شرمندہ ہو کر جاتا ہے البتہ یہ اعتراض قرآن کے حسب حال ہے کہ ۲۶۵ فرقے مسلمانوں کے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے مطلب کے مطابق قرآن کے معنے کرتا ہے فرقہ حنابلہ کے لوگ ہیں۔ کہ خدا کو مصری گدھے پر سوار کرتے ہیں۔ اور بعض سُنّی اسے ساتویں آسمان پر بتلاتے ہیں۔ اور بعض شیعہ اسی قرآن کی آیت فاستمتعتم سے رنڈی بازی کا رواج دیتے ہیں۔ اور بعض موحد تناسخ کا اسی سے استدلال کرتے اور باقیونکا ابطال کرتے بعضوں نے شہوت پرستی سے انکار کر دیا۔ بعض اس پر مائل ہو گئے۔ بعض نے

حور و غلمان کی تاویلیں اور ہی کر لیں بعضوں نے اغلام اسی سے جائز کر لیا۔
غرضیکہ قرآن کی تعلیم ایسی مبہم ہے۔ کہ شہوت پرست اس سے شہوت پرستی نکال
لیں۔ اور مکر و فریب دغا کا بھی اسی سے ظہور بتلا دیں بعض رنڈی بازی اسی
سے جائز بتلا دیں۔ تاہم حجر الاسود پرستی جو صریحاً بت پرستی اور کافروں کا کام
ہے وہ قرآن کی رو سے ہر طرح جائز ہے۔ اور بغیر اس کے کوئی شخص مسلمان
نہیں ہو سکتا کیسی بھدی تعلیم ہے اور کیا گھنونی تلقین ہے جس کی قرآن
ہدایت کرتا ہے اور جس کے داغ سے مسلمانوں کا سر مارے شرمندگی کے زمین
کی طرف جھکتا ہے مگر وید ان الزاموں سے بری ہیں آج تک کروڑہا
سال گذرے ویدوں کے معنے و مدعا میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس کا گیان برابر
وہی ہے۔ جو ابتدائے آفرینش میں تھا۔ قرآن کے صدہا مضمون رد و بدل
ہو گئے آیتوں کی آیتیں خورد برد ہو گئیں۔ سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ قرآن
کی تصنیف کے بعد ہی ۷۲ فرقے مسلمانوں کے ہو گئے اور ہر ایک اپنے اپنے
راگ جدا جدا الاپنے لگا۔ اور آج تک ان میں باہمی تکفیر و جنگ و جدل
و کشت و خون ہوتے چلے آئے ہیں۔ بھلا ایسی تعلیم سے سوائے گمراہی کے
اور کیا ہو سکتا تھا +

آتش پرستی۔ ستارہ پرستی موسیٰ و ابراہیم کا دستور تھا۔ اس کا حال قرآن
میں درج ہے مگر وید اس الزام سے بھی بری ہے وہ تو سب کو ایک پرماتما
اودیتہ کی اپاسنا کی ہدایت کرتا ہے مگر کور چشم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے

نور گیتی فروز چشمہ ہور　　خوش نیاید بچشم موشک کور

یہ تو ہمات بت پرستی جنکا آپ نے ذکر کیا ہے ویدوں میں نہیں ہے۔ پُرانوں میں ہے۔ جنکا آریہ سماج ایک سرے سے بخیہ ادھیڑ رہا ہے علاوہ اس کے آپنے کوئی رچا کوئی منتر بھی ایسا پیش نہیں کیا جسپر یہ الزام عائد ہوسکے

مولوی دوسرا یہ کہ وید کے ملہموں کا بھی کوئی تعین نہیں ہندو کہتے ہیں کہ برہما جی پر اُترے۔ آریہ کہتے ہیں کہ چار رشیوں پر اترے۔ جب وید کے ملہموں کے بارہ میں اتنا جھگڑا ہے تو خاص وید کا کوئی ٹھیک نہیں +

آریہ ہمارے ہاں نہ تو ملہموں کا جھگڑا ہے۔ نہ وید کے لئے کوئی رگڑا ہے یہ صرف آپکی خام خیالی وہرزہ رانی ہے ورنہ پُرانوں کو اگرچہ قرآن پر فضیلت ہے۔ تاہم اس کے مضامین بہت جھوٹے اور گندے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس انکا یہ قیاس بھی غلط ہے کہ وید برہما پر نازل ہوئے۔ مہرشی منو یا تنک آچاریہ گوتم کساد یا گیہ ولک وغیرہ تمام رشیوں کا یہی اعتقاد ہے کہ وید چار رشیوں پر نازل ہوئے مفصل دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا وید وستہ تسٹی اپتی بحیہ وید ادھیائے ۳۱ منتر ۷ واتھروید کانڈ ۱۰ اپرپاٹھک ۲۳ انوواک ۴ منتر ۲۰ علیٰ ہذا لخ پرشت پتھ برہمن وگوپتھ برہمن کا یہی ارشاد ہے +

مولوی اب اگر دیانند جی کے خود ساختہ معنوں کی طرف جاویں تو کوئی بھی پرانا مفسر ویدوں کے معنے قبول نہیں کرتا +

آریہ۔ یہ بالکل غلط ہے سوامی جی نے نرکت اور نگھنٹو اور شت پتھ برہمن وسام برہمن واتیریہ برہمن و پانی شاستر کے مطابق معنے کیئے اور ہر منتر پر جابجا حوالے دئے ہیں۔ آپ کو جھوٹ بولنے کی مشق ہے اور یہی دین اسلام کا

خاص ہے کہ لکھے پڑھے نام محمد فاضل - ورنہ ویدوں کا کوئی مفسر ایسا پیش کیجئے
کہ جس نے منتروں کے معنے سوامی جی نے طبع زاد کئے ہوں اور پھر اسنے مفسروں کا حوالہ
نہ دیا ہو ؎ دروغ اے برادر مگو زینہار　　کہ دروغ آدمی را کند شرمسار

مولوی - اگر یا دیانند جی سے پہلے کئی ہزار برس تک وید سے بت پرستی و
عناصر پرستی نکالی جاتی رہی اور اسی کی پوجا ہوتی رہی +

آریہ - بت پرستی کی بنیاد پورانوں پر ہے ورنہ آریہ دھرم ہمیشہ سے اس کا
کھنڈن کرتا رہا ہے - خود مہرشی فاضل اجل نے اپنی حین حیات تمام بت پرستوں
کے چھکے چھڑا دئے اور ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑا دئے - کسی نے ویدوں
سے بت پرستی ثابت نہیں کی مگر ہاں قرآن میں بت پرستی صفا و مروہ پرستی - زمزم
پرستی - حور پرستی - شہوت پرستی شراب پرستی وغیرہ کا زور شور ہے اور آج کے
دن تک برابر قائم ہے ملاحظہ ہو (تکذیب براہین احمدیہ حصہ اول قرآن کی توہمات پرستی)

مولوی - یہ تو کوئی آریہ بھی ثابت نہیں کر سکتا کہ ان کئی ہزار برسوں میں
فلاں فلاں آریہ تھے جن کے ذریعہ سے ویدوں کے ٹھیک معنے دیانند جی تک
پہونچے - بہر صورت ماننا پڑیگا - کہ انہوں نے خیالی ڈھکوسلوں سے کام لیا ہوگا

آریہ - خیالی ڈھکوسلوں سے کام لینا اور سنی سنائی باتوں کو قرآن میں درج کر لینا
محمد صاحب کا کام تھا ورنہ سوامی جی نے پرانے مفسر یاسک اچاریہ دشت پتھ
برہمن و پانینی وغیرہ کی مدد سے بھاشیہ کیا ہے اور جگہ بجگہ انکا حوالہ دیا ہے -

؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مولوی - اگر آریہ یہ دعوے کریں کہ خدا نے دیانند جی کے ہی چار دل

ویدوں کے معنے دلمیں صحیح صحیح ڈالدے تو اس خدا سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا
آریہ۔ سوامی جی نے پورانے مفسروں کے مطابق ویدوں کے معنے کئے
ہیں۔ اسلئے اُنپر کوئی الزام نہیں آسکتا۔ ہاں قرآن کی شامت آگئی۔ کہ اس خدا
نے بغیر نتیجہ اعمال بابا آدم کو کتابیں دیں۔ موسیٰ کو کتابیں دیں اسیطرح ایک لاکھ
چوبیس ہزار ۱۲۴۰۰۰ پیغمبر بنائے اور آدم سے پہلے ساری دنیا گمراہ رکھدی اور انکو
پیغمبر بنایا اور دوسروں کو پیغمبر نہ بنایا۔ اور جن کو آدم کی دائیں پشت سے پیدا
کیا۔ اونکی قسمت میں بہشت لکھدیا۔ خواہ وہ نیک اعمالی کریں۔ خواہ بد اعمالی۔
(دیکھو مشکوۃ باب الایمان) اور جنکو آدم کی بائیں پشت سے بنایا۔ انکو دوزخی
کردیا اور وہ دوزخ میں ہی جائینگے۔ خواہ وُہ نیک اعمالی کریں خواہ بد اعمالی اس
سے بڑھکر اور کون ظالم ہوسکتا ہے ❊

(۲) مسلمانوں کے تمام نبی و پیغمبر خطاکار تھے۔ (دیکھو مشکاۃ باب الشفاعۃ)
لیکن خدا نے بہشت میں بھیجدئے۔ حتیٰ کہ یہانتک حکم پاس کردیا۔ کہ جو شخص مسلمان
ہوگا۔ خواہ وہ چوری کرے یا زنا کاری وہ بہشت میں جائیگا۔ یہ حدیث ابی ذر
سے مروی ہے۔ اور مشکوۃ باب الایمان جلد اول میں درج ہے۔ پس اس سے
بڑھکر اور کون ظالم ہوسکتا ہے ❊

(۳) جس خدا نے خدا پرستی کے بدلے شیطان کو پھٹکارا اور فرشتوں کو آدم
پرستی پر اُبھارا اور شیطان کو بہشت سے نکالدیا۔ حالانکہ اُس نے جو کچھ کیا تھا
خدا کی مرضی سے کیا تھا پھر ایسے خدا سے ظالم اور کون ہوسکتا ہے ❊

(۴) جس خدا نے عام مسلمانوں کے واسطے چار عورتیں اور محمد صاحب کے لئے

لا انتہا مباح کر دیں۔ محمد صاحب جسکو چاہیں نکاح میں۔ لے آویں۔ مگر انکی بیوی مسلمانوں کی ماں کہلائے۔ اور کسی کے نکاح میں نہ آئے جس خدا نے ایسا حکم دیا اس سے بڑہکر اور کون ظالم ہو سکتا ہے (دیکھو قرآن سورۃ الاحزاب)

(۵) جس خدا نے بغیر اعمال سابقہ کے کسی کو بادشاہ بنایا۔ کسی کو فقیر بنایا اور ذرا رحم نہ کھایا بدکاروں کی بدکاری پیشتر اس کے کہ اُن سے کوئی کام بد سرزد ہو پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھدی اور خود اُن سے جبراً بدی کروائی اور پھر اُنکو سزا دینے پر آمادہ ہوا پس اس سے بڑھکر اور کون ظالم ہو سکتا ہے +

ہم خدائے محمدی کے ظلموں کو از بس جانتے ہیں مگر اختصار مد نظر ہے لہذا اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ ورنہ ہم چاہیں تو خدائے محمدیہ کے ظلموں کی جدا کتاب تیار کر دکھائیں لیکن کسی کی پردہ دری چنداں منظور نہیں +

اب ہم تحقیقی جواب سناتے ہیں اور ناظرین سے داد چاہتے ہیں +

پرماتما ظالم نہیں اس نے جو معنی وید عاوید کا ابتدائے عالم میں شری اگنی ۔ وایو آدیتہ انگرا کے دل میں جاگزین کیا تھا۔ وہی رشیوں نے سب کو بتلایا۔ اور وہی آجتک ویدوں کے مفسیرئنوں میں رائج چلا آتا ہے دیکھو شت پتھ برہمن و گوپتھ و سام واتیریہ ، نرکت ، جتنو جنکا پرمان یا حوالہ سوامی جی کے بھاشیہ میں جگہ بجگہ موجود ہے جس سے کسی عالم محقق کو انکار کی گنجائش نہیں ہاں احمق و متعصب اگر اپنی آنکھیں موندھ لے اور اپنی بڑ مارتا جائے اور دوسرے کی نہ سنے تو بولئے اس کا کیا علاج مولوی ۔ قرآن کے خدا نے کئی ہزار برس تک اپنے بندوں کی خبر نہ لی۔ اور انمیں بت پرستی جاری رہی کیونکہ بموجب قول دیانند جی پرمیشور کو بندوں کی

بھلائی منظور ہے گویا اس بت پرستی کے زمانہ کے لوگوں کے لئے وید کا شروع دنیا میں اترنا کسی کام نہ آیا۔ ان کے لئے تو اگر اسی وقت کوئی ہدائت یا ہدائت والا آجاتا۔ جیساکہ اب دیانندجی آئے تو وہ ہدائت کا رستہ دیکھتے افسوس ہے آریہ پہلی شرط میں تو الہام کا شروع دنیا میں ہونا بتلاتے ہیں۔ مگر پھر دعوے کرتے ہیں۔ کہ چار رشیوں کے گذشتہ اعمال کا نتیجہ ہیں۔ اول تو انپر وید سنسکرت میں نازل ہوئے اور پھر وہ جوان پیدا ہوئے اور وید اس کی کوئی تشریح نہیں کرتا کہ آیا پیدا ہوتے ہی الہام شروع ہوگیا یا چند روز بعد اور اس عرصہ میں وہ ملہم کیا مذہب رکھتے تھے۔ اور کیا کام کرتے تھے اور کیا زبان بولتے تھے +

آریہ آپکا یہ اعتراض بھی کئی وجوہ سے باطل ہے +

وجہ اوّل۔ مورتی پوجا تو دو ہزار سال سے اوپر کی رائج ہے۔ مگر اس سے پیشتر کروڑہا سال تک جب آریوں کا پٹھن پاٹھن اور برہمچریہ اور وید آدین ٹھیک تھا۔ تب تک کوئی شخص بت پرست نہ تھا ویدوں کا نہ پڑھنا یہ قصور انسانوں کا ہے نہ کہ پرماتما کا مثلاً پرماتما نے آفتاب بنایا ہے۔ مگر جب انسان اپنی آنکھ موندھ لے اور اسے نہ دیکھے اور راہ راست پر نہ چلے تو یہ قصور کس کا انسان کا علی ہذالقیاس ویدوں کا پڑھنا جو انسانوں کا دھرم ہے جب انہوں نے چھوڑ دیا خود گمراہ ہوگئے۔ مگر جس طرح آفتاب اُسیطرح قائم ہے اسیطرح وید بھی ویسا کا ویسا ہی موجود ہے صرف پڑھنے کی دیر ہے اور یہ بت پرستی اوڑنے کی دیر ہے +

وجہ دوم۔ پرماتما نے ایکدفعہ سب کو ہدائت دی ہے۔ جو شخص اس کی پیروی کرتا ہے۔ وہ سعادت دارین پاتا ہے۔ اور جو نہیں کرتا وہ سزا پاتا

اور یہ قاعدہ ابتدائے عالم سے آج تک برابر چلا آتا ہے۔ اس میں ذرا بھر فرق نہیں ہوا ویدوں کے نہ پڑھنے ہی سے آجکل آریونکا یہ تنزل ہوا ورنہ ویدونکے زمانہ میں یہ آریہ قوم تمام دنیا پر فائق تھی۔

وجہ سوم۔ جب ویدونکا گیان شروع دنیا میں ہی ہوا تھا تب ہی تو ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار سال تک آریونکے دہرم کرم برہم چریہ۔ بان پرست سنیاس آشرم پر عمل تھا۔ ورنہ ایسا کب ممکن ہوسکتا ہے ہاں یہ اعتراض قرآن پر عائد ہے۔ کہ (۱) اس نے آدم سے پہلے تمام دنیا گمراہ رکھدی بلکہ اسے خود بھی کسی قسم کی تمیز نہ تھی جب سے بنی اسرائیل کو ملک مصر سے نکال لایا تب سے خدائی میں نام پایا (۲) باوجودیکہ خدا نے نیکی کے لئے دنیا بنائی تھی مگر اس سے بدی سرزد ہوئی۔ پہلے آدم بگڑا۔ فرشتونکا استاد شیطان ہوگیا۔ تمام نبی بگڑے داؤد بگڑ کر خدا رو دیا۔ دانت پیسے پچھتایا۔ دنیا پر بدی بہت بڑھ گئی فرشتوں کا لشکر لے لے کر انکے کئی بار اترا نبی بھیجے وہ بیچارے ناحق میں قتل ہوئے۔ نمرود و شداد و دعا و صالح و شیث لوگ کچھ ایسے مخالف ہوگئے کہ خدا کو سوائے افسوس کے کچھ بن نہ آیا بت پرستی جیسی کی ویسی تمام نبیوں اور پیغمبروں میں جاری رہی محمد صاحب تمام عمر بت پرستی کرتے رہے خدا کا رونا پیٹنا دانت کٹ کٹانا اور کڑھنا اور چلانا دل کا بھر آنا و علم و عقل و ہمت و جرأت توریت و انجیل و زبور و قرآن کا بھیجنا اور اوپر نیچے مرنا کسی کام نہ آیا بلکہ پہلے سے بھی ندامت و خفت اٹھانی پڑی کہ بھلا آگے چپ چاپ تو بیٹھا تھا مگر جب سے دنیا بنائی الٹا الجھن میں پڑ گیا مگر اپنے کئے کا علاج کیا تھا بہتیرے حوران و غلمان اور شراب و شہد وغیرہ کے جھانسے دئے مگر بگڑی ہوئی تانی سلجھنے میں آئی آخر

بھٹک کر بیٹھ رہا۔ نبی بھیجنے بھی بند کر دیئے بولو اس خدا کے عقل و فکر کو کیا ہو گیا۔

(۴) ویدوں کا گیان تو پرماتما نے انہیں کو دیا تھا جنکا چال چلن نہایت برگزیدہ اور مقدس تھا۔ اور پھر وہ گیان ایسی زبان میں دیا جو انسانی ایجاد نہیں تھی جس میں کسی کی رو و رعایت نہ تھی۔ اور نہ سنسکرت سے پہلے دنیا کے تختہ پر کوئی اور زبان موجود تھی اور انصاف بھی تھا کہ وہ سب سے یکساں سلوک کرے مگر خدائے قرآنی کو دیکھو کہ عربی میں قرآن اتار کر عربیوں کے لئے تو سہل کر دی اور اوروں کے لئے مشکل اور الہام بھی وہ اتارا جسکی کسی بشر کو کچھ ضرورت نہ تھی گویا نکما کام کرتا پھرا پنجاب میں مثل ہے بیہلی جٹی اُن بیلے۔ پھر اُسمیں بت پرستی شہوت پرستی۔ ملائک پرستی کا شرک کوٹ کوٹ کر ایسا بھرا کہ رہی سہی دنیا بھی گمراہ کر دی اور پھر قرآن اتارا کس پر جو چالیس تک گمراہ رہا۔ پھر تعلیم بھی وہ دی جو سراسر خلاف نیچر اور خیالی اوبال اور یہودیوں کے افسانوں کی نقل تھی۔

مسئلہ نیوگ پر مولوی عبدالکریم کی کج بحثی

مولوی۔ اس سوال کے جواب میں نیوگ ہی کا حوالہ کافی ہے۔ جو کسی قوم کیلئے باعث ننگ ہو سکتا ہے۔ اور حرام کاری کے لئے کافی وید کا بہانہ ہے بیشک ویدی خدا کے اصول بہت عمدہ ہیں اور قابل عمل ہیں بھلا کوئی آریہ صاحب لفظ حرامی کی ذرا تشریح ہی کر دیں جب کہ غیر مرد سے مباشرت کر کے پیدا کی ہوئی اولاد کا نام حرامی ہے تو شرم ہے ایسے خدائی احکام پر کہ نیوگ سے اپنے خاندانکی ترقی کرنی چاہیئے۔

آریہ۔ حرام کاری تو متعہ ہے۔ نہ کہ نیوگ اور سب سے اول اس حرام کاری کا مجرم خدا محمدیہ ہے کہ اس نے جب اول اول لشکر اسلام میں عورتیں کم دیکھیں تو حرام کاری کیلئے

اجازت دی ہے جس کا نام متعہ ہے اور شیعوں کے ہاں تا ابد حلال ہے - گو محمد صاحب نے
تین دفعہ حرام کیا اور تین دفعہ حلال مگر اس کی ناسخ کوئی آئیت قرآن میں نہیں ہے
فقط خلیفہ عمر کے حکم سے منع کیا گیا ہے - تمام قوم بنی اسمٰعیل اور طبقہ اول مسلمان
اور بی بی عائشہ و ابوبکر و خلیفہ علی و اسامہ و غیرہم نے متعہ کیا ہے جنکا ذکر آریہ مسافر
میگزین ماہ فروری سنہ ۱۹۰۲ء بعنوان "محمدیوں کا متعہ" لکھا جا چکا ہے علاوہ اس کے
کتاب ابطال الاسلام میں اسکا مفصل ذکر ہے - ماسوائے ہذا منشی اندرمن نے اس کا
جواب رسالہ صمصام ہند کے صفحہ ۴۶ سے ۴۸ تک میں مکمل دیا ہے اور کچھ تفصیل
اسکی رسالہ عماد ہند میں بھی مذکور ہے جس کی طبع ہو چکا ہے دیکھنے موسیٰ کی کتاب استثنا
باب ۲۵ آئیت ۵ سے ۱۰ تک میں ہے اور خدا علیہ السلام کا ارشاد ہے - اگر کوئی نیوگ کو
زنا بتلاوے تو اسکو واجب ہے - کہ نکاح کو بھی زنا ٹھہراوے کیونکہ جسطرح نکاح کی رسم
بزرگان و پیشوایان دین کے سامنے جائز ہے ویسا ہی نیوگ بھی جائز ہے جس طرح نکاح
کرنے کے بعد غیر مرد اپنا ہو جاتا ہے غیر نہیں رہتا اسی طرح نیوگ کا حال ہے اور جسطرح
بغیر رسوم نکاح ناجائز ہے علیٰ ہذا القیاس نیوگ بھی ناجائز ہے اور جس طرح نکاح کی اولاد
جائز وارث اپنے والدین کی ہے اسیطرح نیوگ کی اولاد بھی جائز وارث ہے اور جس
طرح نکاح حرام کاری نہیں اسیطرح نیوگ بھی حرام کاری نہیں ہاں حرام کاری وہ ہے
کہ پرائی عورت کو دیکھکر بغیر نکاح صحبت کر لینا - حرام کاری وہ ہے کہ بغیر حصول نتیجہ اولاد
دن رات اسی شغل مباشرت میں لگے رہنا - اور خدا کا خوف نہ کرنا جیسا کہ کتاب مدارج النبوۃ
جلد ۱ میں درج ہے - حرام کاری وہ ہے کہ حائضہ عورتوں سے آزار بند باندھ کر اوپر کے
حصہ جسم سے مباشرت کرنا جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم و حدیث مشکوۃ باب المباشرت

وحیض میں درج ہے حرام کاری وہ تھی جو اول طبقہ کیا کرتے تھے۔ حرام کاری وہ تھی کہ مسلمان عزل کیا کرتے تھے اور شرم نہ رکھتے تھے۔ حرام کاری وہ ہے کہ خدا کے سامنے مسلمان بہشت میں کرینگے اور حوروں سے لذت اٹھائینگے اور اولاد کوئی پیدا نہ ہوگی۔

قرآن میں ہے فما استمتعتم فاتوھن اجورھن یعنے جس مال کی عوض تم نے عورتوں سے مزہ اُڑایا پس اُنکو دو جو کچھ کہ انکی اُجرت مقرر ہوئی ہے۔ اس آئیت کی تفسیر میں اکثر مفسرین سُنّی نے جواز متعہ میں ابن مسعود وغیرہ صحابہ سے روایات متعددہ لکھی ہیں۔ انکے سوم مشکوٰۃ سلمہ بن اکوع سے روائیت ہے کہ رسولخدا نے جنگ اوطاس میں تین دنتک متعہ کے لئے حکم دئے من بعد اوس سے منع کیا۔ پھر اوسی ربع مشکوٰۃ میں ابن مسعود سے روائیت کی ہے۔ کہ ہم رسولخدا کے ہمراہ جہاد کرتے تھے۔ حالانکہ ہمارے ساتھ عورتیں نہیں تھیں۔ اور ہم خواہش انکی رکھتے تھے۔ پس میں نے کہا کہ خوجہ ہوجاویں ہم کہ شہوت سے نجات پاویں ہم پس ہمکو حضرت نے خوجا (خصی) ہوجانیسے منع کی اور متعہ کیلئے رخصت دی شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوٰۃ ومدارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ کہ متعہ ابتدائے اسلام سے غزوۂ خیبر تک مباح تھا۔ بعد ازین حرام کیا گیا پھر روز فتح مکہ مباح فرمایا تین دن کے بعد پھر حرام کیا +

کتر میں لکھا ہے۔ کہ متعہ موقت بقول امام مالک وامام زفر جائز ہیں اور ہدایہ میں مالک سے جواز متعہ نقل کیا ہے بنابرین امام مالک وامام زفر کے مذہب میں متعہ وموقت دائما جائز ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اول اسلام میں جائز تھے۔ شیعوں کے ہاں تو متعہ ہمیشہ حلال ہے۔ اور باعث فضیلت اعمال۔ کیونکہ ایکدفعہ متعہ کرنیوالے کا درجہ حسن کے برابر ہوجاتا ہے دو بار متعہ کرنیوالا حسین اور تین بار متعہ کرنے والا

علی اور چار بار متعہ کرنیوالا مصطفیٰ - افسوس پانچویں بار والے کو انہوں نے خدا بنا دیا۔

پھر فاضل کاشی منہاج الصادقین میں علی سے روایت لایا ہے کہ اگر عمر لوگونکو متعہ سے منع نہ کرتا تو کوئی زنا میں نہ پڑتا۔

پھر یہی فاضل لکھتا ہے کہ عمر ابن الخطاب نے کہا کہ پیغمبر کے عہد میں دو متعہ جائز تھے ایک متعہ عورت دوسرا متعہ حج - میں نے ان دونوں کو حرام کر دیا اور انکے ارتکاب کرنیوالونکو عذاب دیا۔ متعہ کی تعریف تحفہ اثنا عشریہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب نے کی ہے "عورت کو خرچی دیکر مزہ اڑانا"

پس کہاں نیوگ اور کہاں لاحول ولاقوۃ متعہ کی گرم بازاری کہ صریحاً رنڈی بازی ہے۔ نیوگ کا مقابلہ نکاح سے ہے پس جو شخص نیوگ پر دانت پیسے گا وہ یقیناً نکاح کو زنا ٹھہرائیگا۔ اور نکاح سے پیدا ہوئی اولاد کو حرامی بچہ اور اس کے ذیل میں تمام نبی پیغمبر و اولیا و امام و مجتہد آجائینگے اسے مولوی صاحب ذرا عقل کے ناخن لیجئے اور ہوش سے بات کیجئے۔

مولوی جی اگر فرض کرلیا جائے جو کہ ممکن ہے - کہ جب انسان نیک اور آریہ پرش ہوجائیں اور ایک ہزار سال تک نیک عمل ہی کرتے جائیں تو نتیجہ کیا ہوگا - کہ کوئی حیوان درند نباتات پیدا نہ ہوگی اور سب انسان تکلیف میں مبتلا ہو جاوینگے - کیا یہ قانون قدرت کے خلاف نہیں۔

آریہ - سبحان اللہ کیا منطق چھانٹا ہے - تو کیا نیک اعمالی کے لئے خدائے محمدیہ کی طرح آپکے دل میں بھی بخل آگیا یا اسلامی تعصب نے منہ پر پٹی باندھ دی یا کسی شیطان نے دُور سے انگلی دکھادی پس اگر ہم فرض کریں - کہ خدائے محمدیہ اور اسکے مددگار دُنیا میں نہ رہیں - حالانکہ ایسا ممکن ہے تو کیا لوگ آریہ بنکر

نجات نہ پا جائینگے - اور جب نجات پا جائیں گے تو انکو حیوان و انسان کی کوئی ضرورت نہ رہیگی اور کوئی تکلیف نہ ہوگی - پس یہ تسلیم عین حق ہے اس میں ذرا بھی فرق نہیں - خلاف قانون قدرت ہے جو سات آسمانوں کا قائل ہے - جو شہاب ثاقب کا قائل ہے جو زمین استقرار کوہ قاف سے بتاتا ہے جو سورج کو کیچڑ کے چشمہ میں ڈوبا ہوا کہتا ہے - زمین کے قلابے آسمان سے ملاتا ہے (مفصل دیکھو نسخہ خبط احمدیہ و تاریخ طبری کامل) کہ انکے ہزار سے زیادہ خلاف قانون قدرت اس میں درج ہیں - اور پھر دیکھو خزینۃ الاصفیا کہ کسقدر ہلو دلچپ باتیں ان میں بھری ہیں ✣

مولوی - نیوگ کی تشریح نہیں کہ کس سے کیا جائے آیا ماں سے یا بہن سے

آریہ ✣ نیوگ کی تشریح کتاب ستیارتھ پرکاش سمولاس چار میں مفصل درج ہے - مولوی صاحب کا باطن صاف ہوتا اور اصل اچھی ہوتی تو پہلے ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کرتے اور ایسا کلام ہرگز منہ پر نہ لاتے مگر انہیں تو کسی شیطان نے انگلی دکھا رکھی ہے ✣

معیار کلام آلہی نمبر کی بابت مولوی صاحب کا قول

مولوی - (نہ ہونا چاہیئے) مگر پھر آپکو یہ ثابت کرنا دشوار ہو جائیگا کہ وید تبت میں ہی نازل ہوئے - ہم کہیں گے ایران میں اترے اور آپ سے حوالہ کتاب وہیں سے مقام رہائش بذریعہ منتر وید کے طلب کرینگے ✣

آریہ - آپ بھی مرغی کی ٹانگ توڑتے ہیں - جب آپ مانتے ہیں کہ کلام الہی میں کسی خاص شخص کا قصہ کہانی نہیں ہونا چاہیئے - تو پھر قرآن کو کلام الہی کیوں مانتے ہیں کہ اس میں نوح و آدم و شیطان و ذکریا و الیسع و نمرود و ابراہیم و زید و زینب کے قصے و ملک فارس و تاتار و عرب و روم

کی داستانیں۔ یونان و سکندر کی روائیتیں بھری پڑی ہیں۔ پس اگر آپ سچے ہیں۔ تو قرآن کو عاق کریں اور طلاق دیدیں تو ہم بتا دینگے کہ تبت وہ جگہ ہے جو اول اول سطح سمندر سے بلند ہوئی تھی۔ اور دنیا میں سب سے بلند سطح پر مرتفع وہی ہے اور دنیا کی اول پیدائش بھی وہیں ہوئی ہے اس وقت دنیا کا اور کوئی تختہ سطح سے باہر نہیں نکلا تھا۔ اور کسی کا نام دھرا گیا تھا پس وہ سطح مرتفع سب انسانوں کیلئے یکسان گھر یا جائے رہائش تھی اس لئے اسے کچھ خصوصیت بھی نہ تھی +

(۵) الہام میں رو و رعایت نہ ہونی چاہیئے اسمیں بھی مولوی صاحب فنا گئے ہیں کہ نہ ہونی چاہیئے +

مولوی "نہ ہونی چاہیئے" مگر وید شودروں کو کچھ سمجھتا ہی نہیں آریہ زبانی جمع خرچ کرتے کرتے سب نیوگ کے مسئلہ پر آجاتے ہیں۔ تو شودروں کو الگ کر دیتے ہیں۔ بھلا کوئی پوچھے کہ انکا دل نیوگ کرنیکو نہیں چاہتا +

(ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۲۴ تا آخر بیان نیوگ)

آریہ کیا ہے۔ واہ حضرت! آخر ساری اسلامی شیخی یہاں بگھار دی اور اپنی ساری اگلی پچھلی کرتوت کی کسریاں نکال دی۔ حضرت آریوں کے ہاں شودر وہ ہے۔ جو علم و فضل و وید و دیا سے محروم ہے ہاں اگر وید و نکو پڑھے اور جاہل نہ رہے تو وہ دوج ہو جاتا ہے اور ہر دوج وید نہ پڑھنے سے شودر بنجاتا ہے۔ مگر آپ بتلائیے کہ وہیت نفسی پر محمد صاحب کی کیوں رعایت کیجائے۔ اور کیوں مسلمان بدکار بھی ہوں تو وہ بہشت میں جائیں اور غیر

چاہے نیک بھی ہوں۔ وہ دوزخ میں پڑیں۔ شیطان خداپرستی کرے تو بہشت سے نکالا جاوے اور فرشتے آدم پرستی بلکہ جسم پرستی و انسان پرستی کریں تو قابل شاباش ہوں۔ (قرآن سورۃ البقرہ و تکذیب براہین احمدیہ حصّہ اول خدا و شیطان کا مباحثہ) آدم و سلیمان و موسیٰ و داؤد جو خطاکار و گناہگار تھے۔ خدا نے اُن کی رعایت اور اُن کی چاکری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ چنانچہ کہیں بدلیوں میں کہیں میدان و جنگل میں لالٹین لیکر اُنکے آگے آگے چلتا رہا۔ اور دن رات اُنہی خطاکاروں کی دلجمعی و رعایت پر مرتا تھا۔ (دیکھو عہد نامہ عتیق آدم و داؤد و سلیمان و داؤد کا حال)

(۲۶) "الہام کی باتیں دوامی ہوں" اسپر مولوی صاحب بڑھا نکتے ہیں۔ کہ "وید خاص ہیں نہیں تو حوالہ وید و منتر دیجئے"

اس سے پہلے ہم ویدوں کا منتر پیش کریں مولوی صاحب نے مان لیا۔ کہ الہام کی ہدایات دوامی ہونی چاہئیں۔ اور قرآن اس امر میں سراسر قاصر ہے اور خاسر مگر وید میں اوم رتنجہ ستینچا بھی دہاتت تپسو ہیہ جائیت۔ یہ منتر سند ھیا میں بھی آیا ہے اور رگوید منڈل ۱۰ میں درج اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ پرماتما ویدوں کا گیان نت ہی سرشٹی کے آدمیں اُپدیش کرتا ہے۔ جب پرلے آتی ہے اور سب سرشٹی کا لے ہو جاتا ہے۔ تب یہ گیان وید کا پرماتما میں بنا رہتا ہے اس پر فاضل اجل ہادی اکمل شری مان شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی جی بوجینہ نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں صفحہ ۲۷ سے ۴۱ تک بڑی خوبی سے بحث کی ہے۔ اور گوتم و کنا د و جیمنی و بیاس و کپل آچاریہ و پاتنجلی منی کا پرمان دیا ہے۔ کہ وید منتر ہے (مفصل دیکھو رگ آدی بھاشیہ بھومکا ناگری مطبوعہ اجمیر وید و نکا نیتو وچار) +

مگر ہم قرآن کی بابت کیا کہیں۔ این خانہ تمام آفتاب است۔ جسکے احکام تہوار وپارسیوں سے نقل کرکے عرصہ ۲۳ سال میں محمد صاحب نے چمڑے کے چیتھڑوں پر لکھا۔ اور بعد موت حضرت عثمان نے اس کو درست کیا۔ قد ترتیب دیا جس کا نہ سر نہ پیر۔ ٹانگ کہیں۔ تال کہیں۔ ہاتھ کہیں۔ کہیں ناسخ کہیں منسوخ جسکو عرصہ تیرہ سو ۱۳۰۰ سال کا گزرا پس وہ الہامی ہرگز نہیں اور اسی وجہ سے الہام سے گراہوا ہے جس کا ہمارے مولوی صاحب کو خود بھی اقبال ہے اور اب حضرت سے انکار نہیں ہوسکتا +

(۷) پھر مولوی صاحب نے اسکی (الہام کی بندش) بندش شان ایزدی۔ شایان ہونے کے جواب میں یوں قسم طراز ہیں کہ وہ کہ بیشک وید کا منتر دیں ہم لکھتے ہیں ایک منتر کیا تمام منتر وید کے ایسے فصیح و بلیغ ہیں کہ ان جیسا اور کوئی نہیں بنا سکتا۔ چنانچہ اب سے پہلے کروڑہا سال گذرے کسی کی یہ جرأت نہیں ہوئی۔ کہ ایسی تالیف یا تصنیف کرسکے اور نہ کرسکتا ہے۔ آپ وید منگوا کر پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو۔ خالی اینٹ دریا میں پھینکنے سے کیا حاصل +

(۸) وہ الہامی کتاب مکمل ہونی چاہیئے اس کے جواب میں مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ وید بالکل غیر مکمل ہیں۔ ذرا قواعد مباشرت وید کے حوالہ سے ثابت کریں۔ کہ کون کونسی عورتیں آریوں کو حلال و حرام ہیں۔ خدا کے ایک ہونے کا دعوے و دلائل وید کے حوالے سے بیان کیجئے۔ کہ کس دلائل سے وہ ایک ہے۔ دلیل وید کی ہونی چاہیئے +

سُنیئے۔ یہ ہم چریہ اور گرہستھ کا حال تو یجر وید ادھیاء ۸ سے ۲ تک میں مفصل درج ہے۔ البتہ توحید کے بارہ میں وید کا ارشاد ہے +

(اتھرو وید کانڈ ۱۳ - انوواک ۴ - ورگ ۱ و ۲) لکھا ہے۔

"وید اہیتم پورشم مہانت مادتیہ ورنم تمسا پرستات تمیو ودتیہ واتو راتی مرتیو میتی نانیہ پنتھا ودیتے نیائے"

وہ اِس سارے سنسار میں ویاپک ہوا ہوا اکیلا ہی سب کو چلا رہا ہے وہ ایک ہیں اور ایک ورت ہے - تمام دیوتا اُس کی آگیا میں چل رہے ہیں کسی کو اسکے آگے چون و چرا کی گنجائش نہیں۔

"ادم نگتم سہ سا ایش ایک ایک ورد ایک اے یتہ اسمن دیوا ایک ورتو بھونتی"

کیرتی - اَدریش - عزت و آبرو - رعب - خبر - وئی و علم الٰہی - جلال و غیرہ اُسی کو مِلتا ہے - جو اسکو ایک جانتا ہے اور اسکے حکم میں چلتا ہے۔

"اسکیر پشچ یہ شش چام بھشچ نہ بھشچ برہمن و چ سم چا نم چا نا یم چند ارتیم دیو نیک ورتم وید"

وہ دو نہیں - تین نہیں - چار نہیں - پانچ نہیں - چھ نہیں - سات نہیں - آٹھ نہیں - نو نہیں - دس نہیں - گیارہ نہیں بلکہ ایک ہے اور سدا ایک رس ہے۔

"نہ دوتیو نہ تریتیہ ترتھو تا یُو پچتے"

جو سب کو دیکھتا ہے سب کو پران دینے ہارا ہے وہ ایک ہے ساتھ ہی دیکھو یجر وید ادھیاء ۱۳ منتر ۴ یجر وید ادھیائے ۲۵ منتر ۱۳ یجر وید ادھیاء ۳۲ و منتر ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۲ و ۳ و ۴ و ۱۔

"سہ ہی مٹی لیشتی بشچ پرانتی"

سے کہ وشق بھر دے۔ لیکن مسئلہ روح پر تا ابد اندھیرا ہی رکھا ۔
قرآن کی علمیت کے بارہ میں فاضل لاثانی مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب محدث دہلوی اپنی
تفسیر حقانی میں فرماتے ہیں قرآن کی یہ شان نہیں کہ وہ ریاضیات و طبیعیات کے
مسائل تعلیم فرماوے۔ اور نہ یہ کہ وہ ہوا۔ بادل بجلی۔ آسمان و زمین و بارش
و زلزلہ وغیرہ امور کی ماہیت اور انکے اسباب بیان کرے چنانچہ قرآن انہیں لحاظ سے
روح کی حقیقت بیان کرنے یا چاند کے چھوٹا بڑا ہونے کی وجہ بیان کرنے سے اعراض
(روگردانی) کیا روح کے بارہ میں من امر ربی پر ہی بس کیا اور ہلالوں کی بابت
قل ھی مواقیت للناس والحج ہی پر سکوت فرمایا دیکھو تفسیر مذکور صفحہ ۶ مطبوعہ ۱۳۰۴ھ مطبع انصاری دہلی
جہاں قرآن ہر قسم کے علمی اور مشکل مضامین میں خاموش ہے وہاں وید بڑی
دانائی اور خدائی حکمت کاملہ کے مطابق جو کہ نیچر کے عین مطابق ہے اپدیش کرتا اور ہدایت
دیتا ہے پس قرآن کو وید سے کیا نسبت ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

(مفصل دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا تمام)

مولوی جی۔ وید کی تعلیم ایسی ناقص ہے کہ کسی جگہ تو پرمیشور دنیاوی دولت و حشمت وغیرہ
کو پچھلے کرموں کا پھل بتلاتا ہے اور پھر خود ہی اپنے انند ہی چیلوں کو دولت حشمت دشمن پر
فتح پانے وغیرہ وغیرہ اچھی نعمتیں لینے کے لئے (دیکھو یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۹ رگوید آدی
بھاشیہ بھومکا صفحہ ۹۴) دعائیں دیتا ہے۔ حالانکہ اسکا فی زمانہ ایک بال برابر بھی احتیاج
نہیں۔ تو وہ ایسی دعائیں قبول کرکے بموجب قول دیانند جی نا منصف بن سکتا ہے۔
پھر ان دولت مانگنے والی دعاؤں وغیرہ کا وید میں ہونا بے معنی۔ اگر اپنے من اور چال
چلن کو ہی سدھارنا انکا مقصود ہوتا۔ تو صرف خدا کی تعریف دینے کی توفیق مانگتے
حالانکہ یہ بھی وید کی خدا نہیں کر سکتا کافی تھی نہ کہ وید کے صفحوں کے صفحے

ایسی مرادوں عاقلوں سے سیاہ کرتے ۔

آزدیکھو پرستش کرنا اور اپنے اعمال کے سبب سے شادی وخوشی کا سامان بہم پہونچانا عین مقتضائے عدل ہے اور ہر طرح واضح اور مدلل جو انسان پرستار بتقریرکرتا اور اپنا نیک چال چلن رکھتا ہے۔ وہ بیشک فائز المرام ہوتا ہے اور چوروں کو اور ڈاکوؤں اور حرام خوروں سے اپنا مال بچانا اور اُن سے بچنا ہر حالت کیلئے انسان پر لازمی ہے۔ ناقص نہیں آپکے منطق کے بلحاظ کیوں نہ جائیں۔ ساری رات روئے مرا ایک بھی نہیں لاکھ طوطے کو پڑھایا۔ پر وہ حیوان ہی رہا۔ حضرت ہماری تعلیم کا یہ عندیہ نہیں ہے۔ جو آپ کی برخوردار سمجھ میں آیا ہے* پڑے بے سمجھ پر آپ کی سمجھ تو کیا سمجھے سب سے اول ویدوں کا ارشاد ہے کہ انسانکو رنج وراحت اپنے اعمال سے حاصل ہو بعض نتائج پچھلے جنم کے اعمال ہیں اور بعض اس جنم کے۔ عمل وہ حرکت ہے جو روح اپنے جسم کو کسیوقت میں دیتی ہے۔ اُسکا ایک نتیجہ ہے۔ اگر کوئی پھل ایسا ہے جسکا عمل اس جنم میں رکھا گیا ہے تو وہ اس جنم کا ثمرہ ہے ورنہ پہلے جنم کا اور چونکہ کوئی ثمرہ بغیر اعمال کے حاصل نہیں ہے۔ اس لئے محنت ومشقت وریاضت لازمی امر ہے تاکہ کی تعلیم خود ناقص ہے کہ اُس خدائے نامنصفانہ بغیر ظہور اعمال سابقہ سب کا مقدر لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے نہ اس میں کسی قسم کی کمی بیشی ہوسکتی ہے اور نہ نیک انسان بد ہوسکتا ہے اور نہ بد نیک ہوسکتا ہے پس انکی روسے تمام مناجات وصلوٰۃ وحج وعمرہ وحلال وحرام خوش خلقی وبدخلقی وشریعت وحکمت وعمل وعلم کا الکتاب بالکل بیفائدہ وگندہ ومہمل وعبث اور بیکار ہے (مفصل دیکھو باب الایمان مشکوٰۃ جلد اول وباب القدر جلد اول مشکوٰۃ)

جسمیں لکھا ہے کہ بہشت میں جانیکے واسطے نیکی وبدی کی کچھ خصوصیت نہیں ہے*

علاوہ اس کے خدائے محمدیہ کا تخت سلطنت بھی درہم برہم ہے۔ تمام فرقہائے

مسلمانان پر شیطان کا تسلط ہے اور مسلمانوں کے علاوہ تمام دنیا شیطان کے زیر حکم
ہے خدا نے محمد پر ایک حملہ مارا تھا اور اپنے کئے پر پچھتاتا ہے شیطان نے اسکی
مٹی خراب اور عاقبت کرکری کر دی اور اپنے علم و فضل سے اسے نیچا دکھا دیا۔ تفصیل
اسکی امارۃ البصائر و کشف الاسرار جلد اول کے صفحہ ۱ سے ۵ تک میں مفصل مسطور ہے +
پس جس خدا نے اپنے نور سے تمام دنیا بنائی اور وہ نور شیطان کے قبضہ تصرف میں
ہے۔ خدا جسکا بال بیکا بھی نہیں کرسکتا وہ اپنے باپ کا لاڈلا موج اڑاتا اور جسکو دیکھتا
ہے۔ خدا کے پنجے سے نکال کر لیجاتا ہے جسنے آدم بگاڑ دیا نوح بگاڑ دیا۔ سلیمان داؤد
ذکریا جیسے عظیم الشان نبی بہکا دیئے محمد صاحب سے کفر کا کلمہ پڑھوا دیا اسکے جنگ احد
میں دانت تڑوائے اور تمام بنی و فرقے مسلمانان راہ راست سے بہکا دیئے۔ گمراہ
کردے پس ایسے خدا کے آگے سجدہ کرنا اور اوندھے سیدھے ہونا اور قرآن کا پڑھنا اور
اس سے نیکی کی امید رکھنا بہتر میں داخل ہوتا ہے جسمیں انصاف ذرا نہیں سچ ذرا نہیں رحم ذرا
نہیں رو فہمی ذرا نہیں غیرت ذرا نہیں پس کوئی اس خدا کو لیکر کیا کرے اور شہد لگا کر کیونکر چاٹے
لیکن پرماتما ذوالجلال کا وہ رعب داب ہے کہ تمام دنیا اسکے قبضہ اقتدار میں ہے اور
ازل سے ابد تک اُسکا حکم جاری ہے سورج چاند ہوا آگ پانی سبکے اوپر وہ حاوی اور
ازل سے قابض ہے اور آج تک تمام مسلمان و انگریز و یہودی و عبرانی و یونانی
روئے زمین کا ہر بشر اسکی آگیا پر چلتا ہے۔ اور جو قواعد انتظام قدرت میں اس نے
باندھے ہیں ان سے تجاوز نہیں کرسکتا مسلمانوں کے اختیار میں ہوتا تو وہ حواس
خمسہ و کرم اندریوں کا بھی رد و بدل کر ڈالتے اور منہ کی بجائے کسی اور جگہ سے کھاتے
اور آنکھ کی بجائے کسی اور حس سے دیکھتے مگر انہوں نے انصاف کی بجائے
ظلم اور دانش کی بجائے جہالت اور عقل کی بجائے نقل پر ایمان بنا رکھا ہے مگر

پیش نہیں جاتی کہ خدا نے محمدیہ کا یہ وعدہ تھا۔ کہ اُمت محمدیہ سب سے افضل ہی۔ مگر
دیکھنے میں آتا ہے کہ ان سے گراہوا کوئی نہیں۔ اگر مسلمان کشت و خون ڈاکہ زنی
و آتش انگیزی و غضب وغیرہ پر ستون کمر نہ باندھتے اور غیر قوموں سے مال و دولت چھین
لوٹ کھسوٹ اپنے تحت میں لاتے تو عرب کے وحشیوں اور بدوؤں سے بڑھکر اُن کی قدر نہ تھی
اگر غیر قوموں سے علم و عقل نہ سیکھتے تو نرے وحشی ہی رہتے بتلائیے خدا کے پلے سے
انہوں نے کیا لیا۔ اور آگے کس چیز کی امید ہے جو خدا وند انکے گلا کاٹنے کے
بدلے حوروں کے جھانسے دیتا پھرا اور مسلمانوں کو بہشت کی نعمتوں کی لالچ دیتا رہا
اور دشتوں کو گمراہی پر آمادہ کرتا رہا ہو۔

هزاران رمزها ئے مومنین است   بریں مذہب ہزاران آفرین است

مطالعہ کرو تاریخ واقدی میں محمد صاحب کی لوٹ مار کا حال اور خلفائے راشدین کا جبر تال
جہاد و رسالہ جہاد مصنفہ پنڈت لیکھرام جی مرحوم تمام و تکذیب براہین احمدیہ و نسخہ خبط احمدیہ تمام
یہ قرآن کی ناقص تعلیم ہی کا نتیجہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے فاضلوں نے قرآن اور محمد
صاحب کی بابت رائے زنی کی ہے جسکا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

کپتان ولیم رابرٹ صاحب بہادر کا قول ہے ”کیا قرآن کی تاریک تعلیم ہی نہ تھی
جو ماحق یہ سکھاتی کہ اسلام کی گمراہی پھیلانے کے لئے جان دینا خود بخود بہشت میں
داخل ہونے کے لئے پوری نیکی ہے وہ کیا چیز تھی جو اصلی مسلمانوں کے دلوں میں
دوسرے سارے فرقو نپر ایسا کینہ و بیرحم نفس پیدا کر دے انکے ستانیمیں لوٹنے کو
نیکی اور قتل کرنے کو خدا کی بندگی گنتے تھے۔ کیا قرآن کی تاریک تعلیم ہی نہ تھی
جو حرص و کینہ و شہوت کو جائز سمجھتے تھے۔ کہ کہ نفسانی خواہشوں میں وہ سب سے

بہرہیں کیا قرآنکی تاریک تعلیم ہی تھی جو وعدہ دیا کرتی تھی۔ کہ وے مسلمان جو یہودیوں
اور عیسائیوں اور بت پرستوں کو قتل کرتے بلکہ ان کی بیبیوں کو خراب کرنے میں اپنے ساتھ لیتے
پیش دکھاتے تھے سو محمدی بہشت میں بہت بڑا درجہ پاوینگے آخر کو ہم پوچھتے ہیں کہ
اس ترغیب کے سوا جو قرآنکی تاریک تعلیم سے جاری ہے وہ کیا چیز تھی جو محمد کے
خلیفوں کو روئے زمین پر بحر مغربی سے لیکر مشرق میں گنگا ندی تک ظلم و ستم کرواتی
تھی۔ ہم ان سوالوں کے جواب کے منتظر ہیں" (دیکھو انکی کتاب صفحہ ۲۷۲ و ۲۷۴ مطبوعہ سنہ ۱۸۷۲ ع)

ڈاکٹر مری چل کی رائے ہے کہ قرآنکی اکثر باتیں علم فلسفہ اور حکمت اور عام عقل کی خلاف
ہیں۔ یہ تعلیمیں نہ صرف از روئے فلاسفی جھوٹی ہیں بلکہ اسکے نتائج بالضرور اکثر بدیاں
پیدا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر فورمن صاحب کا قول ہے کہ وہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اسپر عمل کرتا ہے
وہ بیشک سخت مزاج اور نفسانی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن سکھاتا ہے کہ لوگوں کو حقیر
جانو دشمنوں کو مار ڈالو۔ بردہ فروشی کرو۔ لونڈے اور رنڈیوں کو رکھو۔ تین
چار عورتوں کے ساتھ شادی کرو۔ بہشت میں نفسانی خوشیاں بھی تمہارے لئے ہونگی
(دیکھو تیغ و سپر عیسوی صفحہ ۵۲ و ۵۳ مطبوعہ سنہ ۱۸۷۵ عیسوی)

مسلمانوں کی سخت مزاجی و خونریزی کا حال اس سے ظاہر ہے کہ ابوبکر و عثمان و علی و حسن
و حسین مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے اور محمود و نادر کا حال کسی سے مخفی نہیں

اے مولوی صاحب! آپکا قول گوز خر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ کتاب ستیارتھ
پرکاش و رگوید آدی بھاشیہ بھومکا سے جسکی تھوڑی سی عبارت آپنے ازراہ خیانت
نقل کی ہے اور باقی چھوڑ دی ہے اگر تمام عبارت بجنسہ یہاں نقل کرتے تو
آپکے کلام کا آپ ہی جواب ہو جاتا اپنے ازراہ چالاکی باقی حصہ کو چھوڑ دیا ہے و

مجال نہیں کہ اُسپر کوئی شخص اعتراض قائم کرسکے۔ ناظرین آپ حوالہ مذکور خود ستیارتھ پرکاش میں مطالعہ کریں۔ اور مولیصاحب کی دیانتداری پر غور کریں جسے عاقلاں را اشارت کافی ست قصہ مولوی جی۔ دیانندی مسلمانونپر جہاد کے بارہ میں اعتراض کیا کرتے ہیں مگر انکے پرمیشور نے تو وید میں منت کے منتر ملکی لڑائیوں کے لئے اوتار ڈالے۔ حالانکہ مسلمانوں کا جہاد اگر انہی معنوں میں لیا جاوے۔ جو دیانندی لیتے ہیں۔ تاہم مذہبی لڑائی ہے۔ مگر وا رے دیانندی خدا کہ مذہبی لڑائی کا تو نام نہیں۔ خواہ مخواہ لوگوں کو توپ و تفنگ سے لڑا کر تماشا دیکھتا ہے + ملاحظہ ہو رگوید منڈل اسوکت ۳۹ منتر ۲۔ یجروید ادھیائے ۲۰ منتر ۵۰۔ رگوید اشٹک اول ادھیائے ۳۔ ورگ ۱۸ منتر ۲۔ منوجی ۷ ۸۷ مندرجہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۹۵ و ۲۱۱ و ۴۰۵ +

آریہ جہاد اور وید کے ارشاد میں زمین آسمان کا فرق ہے وید کے روسے قاتلوں جفاکاروں اور بنی نوع انسان کے دشمنوں اور غارتگروں اور لوٹیروں اور چوروں کے لئے سزا دینا لکھا ہے اور یہ جہاد نہیں ہے + ہم اسکی شہادت کیلئے رگ وید بھومکا کے ہی چند مقامات تمثیلاً پیش کرتے ہیں اور مولوی صاحب کی دیانتداری و انصاف پسندی کا معائنہ کرتے ہیں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ

نور گیتی فروز چشمہ ہور خوش نیائد بچشم موشک کور

مسلمانونکو انصاف سے کچھ غرض نہیں خواہ مخواہ منہ پھاڑنیکا مرض ہے۔ ابلہانہ باتیں کرتے ہیں اور خود پسندیونپر مرتے ہیں ہمیں تحقیق حق سے غرض ہے کسیکا دل دکھانا فرض نہیں لیجئے سنئے۔ رگوید منڈل اسوکت ۳۹ منتر ۲ کا ترجمہ سوامی جی نے رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں یوں کیا ہے + ایشور اس منتر میں سب جیوں کو اپدیش دیتا ہے کہ اے منشو (آدمیو) تم لوگ سب کال میں اور تم بل والے ہو اور

تمہارے اگنیاستر توپ بندوق تلوار وغیرہ ہتھیار سب مستقل یا استھر ہوں تمہاری اسلحہ جنگ یا شستر استر شترؤں کے پر اسے کرنیکے یوگیہ ہوویں اور قابل تعریف ہوویں ✣

اے منشو! تمہاری فوج سب دشٹوں کے مارنے کیلئے قابل تعریف ہو جس سے تمہارا اکھنڈ بل اور چکرورتی راج استھر ہو کر دشمنوں کی سدا شکست ہو پرنتو یہ میرا آشیرباد کیول دہرماتما نیاکاری نیک خصلت پرشوں کے لئے ہے - اور جو فریبی اور چھلی اور بدکار و ظالم انسان ہے اسکے لئے نہیں ✣

ناظرین! جن الفاظ پر ہم نے خط کھینچدیا ہے اُنکا مدعا یہ ہے کہ یہ حکم تمام روئے زمین کے انسانوں کے لئے مساوی ہے اور یورپ امریکہ و ایشیا و افریقہ کے نہایت مُنصف مزاج اور رعایا پرور لوگوں کا اسپر عمل ہے اور تا ابد یہی سلسلہ جاری رہیگا تمام حکمائے روئے زمین نے اس سے بڑھکر کہیں کوئی انصاف کا اُپدیش نہیں دیا اور نہ کسی مذہبی کتاب میں درج ہے چوروں یاروں - رہزنوں اور قاتلوں کو سزا دینا راجہ کا دہرم ہے یہ انصاف کا تقاضا ہے جہاد اس سے بالکل مختلف ہے جہاد کی تعریف قرآن میں یوں آئی ہے :- "الذین یخفون عن آیات اللّٰہ فقاتلوھم حیث ثقفتموھم" جو لوگ قرآن کی باتوں کو نہیں مانتے انکو مار ڈالو جہاں پاؤ قرآن کی رُو سے تمام عیسائی یہودی و آریہ و برہمو اور جینی وہابائی خواہ چوری نہ کریں حق تلفی نہ کریں کسی کی عورت کو بھی نہ چھیڑیں جھوٹ نہ بولیں عِلم دوست ہوں غرضیکہ خواہ کیسے ہی دلعزیز ہوں پہلے قتل کئے جانے کے لائق ہیں اور سورہ توبہ میں لکھا ہے :-

جاھدوا باموالکم وانفسکم ان کنتم "اے مسلمانوں! تم کافروں کا گلا کاٹو - انکو گالیاں دو انکے منہ ڈھا دو - انکی عورتیں خراب کرو انکے بال بچے پکڑ لو اور اُن سے خرابی کرو - اُنکے دہرم کو بُرا کہو - انکے بزرگوں کو گالیاں

انکی کھیتیاں اجاڑ دو۔ انکی حرمت خراب کرو۔ عزتیں اتارو اور نوع بنوع کی بدسلوکی
کرو اور جسطرح ہو سکے خواہ دغا خواہ فریب خواہ قتل یا غارتگری سے انکو مسلمان بنالو۔
کتاب مشکوٰۃ باب الجہاد تمام کتاب بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ میں
بڑی سے بڑی اذیت غیر مذاہب کے لئے روا رکھی گئی ہے۔ حالانکہ جسقدر خونریزی
و جلادی و سفاکی و بیرحمی و جھوٹ و ضلالت ان مسلمانوں اور انکی کتابوں میں ہے
ایسی اور کسی میں نہیں مگر آریہ دھرم کا منشاء تمام انسانوں کو قتل و خونخواری و رہزنی سے
بچانا اور راہ راست پر لانا ہے اور اسکے حکم میں کسی کی رو و رعائت نہیں ہے
لیکن دین اسلام کی رو سے بدکار مسلمان غیر مذاہب کے نیک آدمی سے اچھا ہے۔ بلکہ بدکار مسلمانوں
کے عوض انکا خدا غیر مذاہب کے بھلے مانسوں کو دوزخ میں ڈالتا ہے۔ یہ سینہ زوری
جلادی یکطرفہ ڈگری یہ بیرحمی وہ ہے جسکا نام جہاد ہے اور جسپر ہمارا اعتراض ہے۔
مولوی صاحب بات تو تب ہے کہ آپ ایک منتر بھی ویدوں سے نکالدیں۔ کہ
جس میں لکھا ہو۔ کہ آریوں کو ہدائت ہے کہ وہ غیر مذاہب کے لوگوں کیساتھ یہی سلوک
کریں جو قرآن میں لکھا ہے بیشک تمام وید میں کہیں سے کوئی منتر نکال دیں۔
یہی حال یجروید منتر ۱۰ و ۵۰ ادھیائے ۲۰ کا ہے اسمیں بھی زناکاری راجہ کیلئے
دشٹوں قاتلوں اور رہزنوں و غارتگروں کو سزا دینے کی ہدائت ہے۔ اس میں
کہیں نہیں لکھا کہ غیر مذاہب کے بھلے مانسوں کو آزار دو اور غیر مذاہب کیلئے اذیت روا رکھو
تمام ستیارتھ پرکاش اور رگوید یجروید اور اتھروید و سام وید میں کسی غیر مذہب کا
کوئی ذکر نہیں اور نہ انکے لئے قتل کا ارشاد ہے بلکہ ہر ایک جاندار و انسان کیساتھ
انصاف مرعی رکھا گیا ہے جیسا کہ حاکم وقت کا دستور ہے۔ کہ وہ قاتلوں کو سزا دیا کرتے ہیں

مبادا دنیا میں خونخواری بڑھجائے یہی ارشاد وید کا ہے مسلمانونکی عقل پر ایسا پردہ پڑگیا ہے اور اسقدر اوسان باختہ ہوئے ہیں کہ انکو آگا پیچھا کچھ نہیں سوجھتا۔ اور انصاف وحق نظر نہیں آتا۔ آفتاب پر تھوکتے ہیں اور انجام نہیں سوچتے ❊

محمدی بھلا اسکے مقابلہ میں کوئی قرآنکا بھی ایسا حکم دکھاؤ جسمیں حیوانوں تک ایسی سختی رکھی گئی ہو

کرنیہ ❊ قرآن تو سارا کا سارا وحشت وخونخواری سے بھرا پڑا ہے چوپایوں کا مارکر کھاجانا اور گائے بیل بھیڑ بکری جیسے مفید جانوروں کا گلا کاٹنا اور بچھوؤں وگوہوں اور گھوڑوں کا چباجانا اور سور مردار خون کے علاوہ سب کو حلال ٹھہرانا اور آدمیوں کے خون تک بہجانا سب تعلیم قرآنکی ہے قرآن سورۃ المائدہ میں انکا ذکر ہے۔ اُحِلَّت لَکُم الانعام ساتھ ہی دیکھو صحیح بخاری و مسلم و سنن ابن ماجہ و نسائی باب الصید و ذبیحہ او نتوں پر چڑہنا اور انکو کاٹکر کھاجانا گائیوں کا دودھ پینا اور انپر چھرا پھیرنا۔ کیا کوئی محمدی اس سے منکر ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں ✢

مسلمانوں کا دنیا بھر میں کشت وخون کرنا اور یونان وایران وہندوستان و مصر و بربر و سپین و پرتگال کے کروڑہا بندگان خدا کا خون بہانا کسی تاریخ داں سے مخفی نہیں ہے اور کیا کوئی محمدی ان واقعات پر پردہ ڈال سکتا ہے۔ فتوح الشام و فتوح المصر و فتوح العجم میں جو خلفائے راشدین کے حکم سے گائیوں بیلوں بھیڑوں کے گلے کاٹے گئے کیا وہ زبردستی وسختی وجلادی وسفاکی نہیں؟ حضرت حیوان تو حیوان مسلمانوں نے انسانوں تک کا کچھ خیال نہیں کیا اور خدا کے حکم سے لاکھوں بندگان خدا کے گلے پر چھری پھیری (دیکھو قرآن سورۃ المائدہ و توبہ و الانفال تاریخ واقدی و روضۃ الصفا محمد صاحب کا حال و اسلمی الیقادین و رسالہ جہاد مصنفہ پنڈت لیکھرام جی مرحوم

مولوی - دیانندی بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں - کہ دولت و مال صرف پچھلے کرموں کا نتیجہ ہے - اپنے خدا کا حکم مندرجہ وید اشٹک ادھیائے ۸ ورگ ۲ منتر ۳ جس میں لکھا ہے کہ زمین سے پیدا ہونے والی لکڑی لوہے وغیرہ اشیاء سے جہاز نما بنا کر آگ و پانی کی طاقت سے سمندر و ندیوں میں چلائے اور اسکے ذریعہ سے مال و دولت پیدا کرے - اسطرح کرنے سے انسانکو اس قدر مال و دولت پیدا ہوتا ہے - کہ وہ کبھی بھوکا نہیں مرتا - کیونکہ محنت کا ہمیشہ نیک نتیجہ ملتا ہے" اگر دیانندی خدا کے نزدیک تناسخ ٹھیک ہوتا تو اس قسم کی ہدائت کبھی نہ دیتا

آریہ - تناسخ ٹھیک ہے اور پھر ٹھیک ہے - تناسخ کے معنے ہیں اپنے اعمال کے مطابق دوسرا جنم لینا - اگر تناسخ نہ مانا جائے - تو خدا قہار و جابر و ظالم و بے انصاف و بے عقل و سخت احمق و فریبی و کینہ ور دیا گل گنا جائے - دیکھو کتاب ثبوت تناسخ تمام جسمیں مولویوں کے تمام اعتراضوں کا گردن زن جواب دیا ہے اور خدائے محمدیہ کا قافیہ تنگ کیا ہے تناسخ اعمال سے ہوتا ہے اور اعمال کے تین نوع ہیں - سابقہ حال و مشترک - سابقہ اعمال کا اثر انسانی قوائے جسمانی و روحانی پر ہوتا ہے - جنکی رو سے وہ حال میں نہایت عمدہ خوش گذرانی و محنت کرتا ہے جن اعمال کا اثر موجودہ زمانے کی محنت میں ظاہر نہیں ہوتا وہ اگلے زمانے میں پیدا ہوتا ہے اور جنکے لئے ہم نے یہاں جنم پا کر کوئی عمل نہیں کیا - ان چیزوں کا ملنا پراربدھ سے ہے - اگر پراربدھ سے نہیں مانا جائے تو خدا کے ظلم سے ضرور ہے - اور یہ بطلان ہے پس تناسخ بھی ٹھیک ہے پرشارتھ بھی ٹھیک ہے اور پراربدھ بھی صحیح ہے یہ قصور آپکی سمجھ کا ہے عرب کے بدو اور اونٹ چرانیوالوں کی تقلید کرنیوالوں کی بلا جانے یہ مسئلہ حکما کا ہے - قدر زر زرگر بداند بداند جوہر آپکو اس سے کیا واسطہ ! سمجھو اگر کوئی شخص آپکی تقدیر پر بینٹ کرے اور محنت نکرے

تو وہ ہمیں مرجائے اور آپ برخلاف تقدیر کے اور برخلاف منشا خدا کے کیوں ہاتھ پاؤں ہلاتے ہیں۔ اور سارا دن نقشہ کشی کرتے ہیں کیونکہ جو مقدر میں ہے اس سے کم و بیش ہو نہیں سکتا محنت نہ بھی کریں۔ تو بھی وہی کچھ ہوگا۔ پھر آپ سخت احمق ہیں کہ تکلیف اٹھاتے ہیں اور خدا کے کئے پر کاربند نہیں ہوتے +

پھر سمجھو! پراربدھ ثمرہ اعمال سابقہ کا ہے اُس سے وہی کچھ ہو سکتا ہے۔ جو پورب جنم کے سزاوار ہے۔ لیکن وہ اس جنم کی زندگی کیلئے مکتفی نہیں ہے پس پرشارتھ کرنا اور محنت سے فائدہ اٹھانا لازمی ہے اور یہی مقتضائے بشری ہے +

پھر سمجھو! خدا نے ہاتھ پاؤں آنکھ ناک کان محنت کرنے کے لئے دئے ہیں کچھ کاٹ ڈالنے یا بیکار رکھنے کے لئے نہیں دئے۔ پس ان سے محنت لینا نیچر کے قانون کا خاصہ ہے۔ اسلئے پرشارتھ لازمی ہے۔ مگر شامت تو انکی ہے جو کہ ہر چیز کا اکتساب تقدیر الٰہی سے مانتے ہیں۔ اور برخلاف قاعدہ الٰہی کے چلتے ہیں مثلاً مسلمان !

پھر سمجھو وید میں ارشاد ہے۔ انسان کی نیکی و بدی و رنج و راحت اعمال سے ہے۔ پس جو چیز ہمیں اعمال سابقہ سے حاصل ہے اُسکا کچھ ذکر نہیں۔ مگر جو حاصل نہیں اُسکے لئے محنت لازمی امر ہے +

پھر سمجھو! جن اعمال کا نتیجہ بھگتنا باقی ہے۔ اُس کے لئے دوبارہ جنم کی ضرورت ہے اس لئے تناسخ ٹھیک ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو اعمال بلا ثمر ہو جاویں اور یہ قاعدہ الٰہی کے خلاف ہے چونکہ تمام ارواح ازل سے ابد تک انادی ہیں۔ جن کا آغاز و انجام نہیں انکے اعمال کا بھی آغاز و انجام نہیں اس لئے تناسخ ٹھیک ہے۔ کیونکہ تناسخ کے ذریعہ سے روحوں کو سزا یا جزا ملتی ہے + (اسکی مکمل بحث ثبوت تناسخ مصنفہ شریمان پنڈت لیکھرام میں دیکھو کہ تناسخ کیونکر ثابت ہے)

مولوی جب انسان محنت کرکے اس دنیا میں دولت و مال پا سکتا ہے جو کہ بموجب حکم وید صرف محنت کا نتیجہ ہے تو کیا ضرور ہے۔ کہ وہ کرموں کا نتیجہ دوسرے جنم میں پائے اور دیانندی خدا جب محنت کا پھل ایک ہی جنم میں دیسکتا ہے۔ تو کرموں کا پھل دینے سے اسکی شان میں کیا بٹہ لگسکتا ہے؟

آریہ حضرت کرم اور محنت ایک ہی شئے عمل کا نام ہے۔ غیر نہیں ہے۔ جنے نو اور پٹے تیرہ ابھی تک تو آپکو اتنی بھی سمجھ نہیں۔ آپ اعتراض کیا خاک کرنے بیٹھے تھے۔ مرد خدا! ذرا یہ بات کسی سے سمجھ کر لکھی ہوتی۔ سنیے:۔

روحوں کا خاصہ اعمال انادی ہے۔ اور انادی ہونے کی وجہ سے یہ تناسخ کا دور یا سلسلہ ہے۔ روح کا جسم غیر فانی نہیں ہے۔ مگر روح اور اس کا عمل ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ تک رہیگا۔ پاپ سے ملے ہوئے اعمال کے لئے تناسخ ہے۔ اور پاپ سے معرا روحوں کے لئے نجات ہے جس کا زمانہ اکتیس نیل دس کھرب چالیس ارب سال تک کا ہے (مفصل دیکھو راہ نجات مصنفہ پنڈت لیکھرام جی) مکتی بھوگ کر جب روح دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ تو انسان کے جسم میں جنم لیتی ہے۔ اور پھر اعمال کرتی ہے۔ پھر اگر وہ اپنے اعمال میں خطا کار رہے تو دوسرا قالب اختیار کرنا پڑتا ہے

(صفحہ ۴ مطبوعہ مطبع شعبۂ دھرم پرچارک)

اگر وہ نیک رہا ہے۔ تو پھر مکت ہو جاتی ہے۔ یہی دور ہمیشہ تک جاری ہے۔ اور اسی کا نام پرواہ ہے۔ جب تک روح میں خطا یا پاپ باقی رہتا ہے تب تک روح نجات نہیں پا سکتی۔ لیکن روحوں کا قالبوں میں آنا اور نکل جانا انکے اعمال کی ازلیت کی وجہ سے ہے۔ اور روح کے اعمال کا خاتمہ نہیں ہے۔

یعنی روح کی اعمالی طاقت کا کبھی ناش نہیں ہوتا اسی واسطے تناسخ کا دوردورہ رہتا ہے۔

مفصل دیکھو ثبوت تناسخ تمام عیسائیوں محمدیوں۔ اور برہموؤں کے اعتراضوں کے جواب اور تناسخ کا لازمی ہونا یہ کتاب اگر آپ کے پاس ہو تو لاہور آریہ سماج سے خرید سکتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے آریوں کی کوئی کتاب مطالعہ نہیں کی اور نہ ہی کسی واقف کار آریہ سے آپکی گفتگو ہوئی ورنہ آپ کو اس قدر دھوکہ نہ ہوتا۔ اور آپ اس قدر وحشت نہ کھاتے۔ برائے خدا پہلے ہماری کتابوں کا مطالعہ کرو۔ اور پھر میدان مباحثہ میں آؤ۔ تب پتہ لگے +

مولوی ثناءاللہ کے اعتراض اور ابورحمت کی غلط بیانیوں سے گمراہ ہو کر اعتراض کرنا اور تعصب جبلی کے پیروکار رہنا امر خوب نہیں۔

ایک صادق وفا

یوگیندر پال

مکہ میں محمد صاحب سے پہلے ۳۶۰ بت تھے۔ اور انکی پوجا قبائل عرب کی طرف سے جاری تھی۔ مگر محمد صاحب نے جب اہل عرب کو بزور شمشیر مغلوب کر لیا۔ اور جبراً و قہراً مسلمان بنایا۔ تب ۳۶۰ بت مکہ کے مندر سے اکھیڑ ڈالے گئے اور ایک کالا پتھر جس کا نام بزبان عربی حجرالاسود ہے۔ محمد صاحب نے اپنا سجدہ گاہ قرار دیا تھا جس کا ذکر قرآن و حدیث میں تواتر موجود ہے یہ حجرالاسود در اصل کیوان آذر مورتی ہے اور ایرانیوں کے سات دیوتاؤں میں سے ایک کا نام کیوان آذر ہے کیوان سنیچر ستارہ کا نام ہے۔

ایرانیوں میں نوگرہ یا تسع کواکب کی پوجا مدت سے جاری تھی۔ اور ہر ایک ستارہ کو انہوں نے بشکل خاص مخصوص کر رکھا تھا چنانچہ ماہ آذر۔ کیوان آذر۔ تیر آذر۔ خورشید آذر۔ بہرام آذر۔ ناہید آذر۔ ہرمز آذر۔ وغیرہ کا ذکر انکی کتابوں میں درج ہے۔ ان ہی نوگرہوں کی پوجا دام بارگیوں کے تنتروں اور پورانوں نیز دیگر ان کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔

جب جین مذہب میں عروج پر تھا اور مورتی پوجا کی بنیاد ڈالی جا چکی تھی۔ تو اونکی دیکھا دیکھی براہمنوں نے بھی پرماتما کے ناموں کی وہمی مورتیاں گھڑ کر لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانا شروع کر دیا تھا۔ ایرانیوں کا آریوں اور ویدک دھرم کے پیروؤں کیساتھ بہت مدت تک میل جول رہا اور اس صحبت سے ایرانیوں نے بھی اپنے بھائیوں ہندؤں کے نوگرہوں کی تقلید کی اور نوگرہوں کی پوجا کو تمام ایران میں رواج دیدیا۔ چنانچہ انکے ہون کنڈوں کے متصل مختلف آذر کے کدے بن گئے۔ اور ہر ایک آذر کی عبادت کیساتھ ہونے لگا

دبستان مذاہب اور کہ ژند و مہا ژند و ساتیر و خنور و خشوران میں لکھا ہے دبستان مذاہب سے چند اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے ہیں +

(۱) در برابر ہفت پیکر آذر ہفت پیت آتشکدہ بزرگ بود کہ ایشان را کیوان آذر - و ہرمز آذر و بہرام آذر و مہر آذر و ناہید آذر و تیر آذر و ماہ آذر مے نامیدند و ہر آذر کدہ منسوب بیکے از کواکب سبعہ بود و در آنجا آنچہ بائستے افروختے افروختندے +

(۲) مے گویند در ہنگام فرمان طرازی دیرین خسروان این کہنہ دیرہا اکنون مشہور چون کعبہ و بیت المقدس و مدفن حضرت رسالت پناہ محمدی در مدینہ و مرقد امیر المومنین علی در نجف و مشہد امام حسین در کربلا و مضجع امام موسے در بغداد و روضہ رضویہ در سناآباد و طوس و روضہ علی در بلخ ہیکلستان و آذر کدہا بودہ اند +

(دبستان مذاہب صفحہ ۲۰)

مطلب اردو - (الف) سات ہون کنڈ دن کے مطابق سات دیوالے تھے - کہ انکے نام - سنیچر دیوتا - منگل دیوتا - برہسپت دیوتا - آدیت - شکر دیوتا - بدھ دیوتا یسوم یا چندرمان دیوتا - تھا اور ہر دیوالہ ایک ستارے کے ساتھ منسوب تھا - اور اسجگہ جو ضروری ہوتا تھا - جلایا جاتا تھا +

(ب) کہتے ہیں کہ جب پرانے پادشاہوں کے زمانہ میں یہ پرانے مندر اور مقدس مقام مثلاً کعبہ و بیت المقدس اور محمد صاحب کا مدفن مدینہ اور حضرت علی کا مرقد جو نجف میں ہے اور امام حسین کی شہیدگاہ جو کربلا میں ہے اور موسیٰ کی خوابگاہ جو بغداد میں ہے اور باغ بہشتی جو طوس میں ہے اور علی کا باغ جو بلخ میں ہے دیوالے اور دیوتاؤں کے مندر تھے +

پھر لکھا ہے (۳) مہ آباد بعد از تعمیر ہیکل استخر پارس کہ موسوم است بہفت صومعہ خانہ ساخت و آنرا آباد نام نہاد کہ اکنون کعبہ اش میگویند و فرمود تا سکنہ آن

سرزمین پرستش آن بجا آوردند از پیکرہا کہ در خانہ کعبہ بود پیکر ماہ بغایت نیکو بودہ۔ بنابریں آن خانہ ماہ کہ گفتندے یعنے مکان قمر و محل ماہ رفتہ رفتہ تازیان مکہ اش گفتہ اند و گوئند۔ از صورتہا و ہیکلہا کہ مہ آباد و بعد از خلفاء نامدارش در کعبہ گذاشتند یکے حجر الاسود است کہ ہیکل کیوان است واز زمان آبادیان برجا گذاشت ۔۔

مطلب اردو۔ اسطخ پارس کے مندر کے بن چکنے کے بعد وہ مقام جسکا نام ہفت صورخانہ ہے مہ آباد نے بنایا کہ اب کعبہ کے نام سے مشہور ہے اور فرمایا کہ اس سرزمین کے رہنے والے اسکی پوجا کریں اور مورتیوں میں سے جو کہ کعبہ میں تھی چاند کی مورت بہت اچھی تھی۔ اِس لئے اُس کا نام ماہ کہ تھا یعنی چاند کا مکان یا استھان کے ہوتے ہوتے عربیوں نے اس کا نام مکہ مشہور کیا۔ اور کہتے ہیں کہ ان مورتیوں اور مندروں میں سے جو مہ آباد اور اس کے جانشین چھوڑ گئے تھے۔ ایک حجر الاسود یا کالا پتھر ہے کہ وہ مورتی سنیچر کی ہے اور آبادیوں کے زمانہ سے لیکر وہیں پڑی ہے (دبستان مذاہب صفحہ ۲۰)

پھر لکھا ہے وو گویند پیغمبر عربی ہیاکل سیارہ امی پرستید چنانکہ حجر الاسود را کہ ہیکل کیوان است وہیکلہا دیگر کہ قریش آوردہ بودند در آنجا نہ بصورت کواکب بودند شکست و برداشت وپیکر زہرہ را بہیئت محراب مساجد در بسیاری از ہیاکل قدیمی فارس ساختہ بودند لاجرم محراب ہمان پیکر زہرہ است و تعظیم روز جمعہ کہ روز ناہید است ہم بریں دال است وابراہیم خلیل نیز باین حال داشت یعنے بتے را کہ نہ بصورت کواکب بود بر سے انداخت و تعظیم حجر الاسود کہ از ذکر کردہ اند دلالت باین میکند و اسفندیار ابن گشتاسپ شاہ بدین عمل مے نمود ۔۔

(دبستان مذاہب صفحہ ۲۰)

مطلب اردو اور کہتے ہیں کہ پیغمبر عربی (محمد صاحب) ساتوں دیوتاؤں کو پوجتا تھا اور ایسا حجر الاسود کو کہ سنیچر کی مورتی ہے۔ اور دیگر مورتوں کو جو اہل قریش نے لا رکھی تھیں۔ اور ستاروں کی شکل پر نہ تھیں توڑ ڈالا تھا۔ اور اٹھا پھینکا تھا۔ اور زہرہ (شکر)

کی مورتی کو کہ مسجدوں کے محراب کی شکل میں بہت سے قدیم فارسیوں کے مندروں میں بنی ہوئی تھی۔ اس لئے مسجدوں کا محراب اسی زہرہ کی مورتی ہے اور جمعہ کے دنکی تعظیم کہ روز ناہید ہے اسی پر دلالت کرتا ہے۔ اور ابراہیم خلیل کا بھی یہی حال تھا۔ کہ جس بت کو وہ ستاروں کی شکل پر بنا پاتا تھا اٹھا پٹکتا تھا۔ حجرالاسود کی تعظیم کا بھی یہی سبب ہے۔ اور گشتاشپ دارائے ایران کے بیٹے اسفندیار کا بھی یہی عمل تھا۔ (دبستان مذاہب صفحہ ۲۰)

علیٰ ہذا القیاس نجف کربلا بلخ و بخارا و مدینہ و بغداد و بیت المقدس میں ہون کنڈ و دیوالہ تھے جن کو اہل اسلام و نصاریٰ نے اپنے اپنے وقتوں میں تباہ کر ڈالا ہے مگر حجرالاسود ابھی تک مسلمانوں کا سجدہ گاہ اور طواف گاہ ہے۔ (دبستان مذاہب صفحہ ۲۱)

مسلمانوں کو بابا آدم سے پہلے کی کچھ خبر نہیں۔ کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا۔ لہٰذا انکی کتابوں میں ہر ایک تاریخی واقعہ غلط طور پر بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی حجرالاسود کی بابت انکا خیال ہے۔ کہ بابا آدم کیوقت بہشت سے گرایا گیا تھا اور آدم نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی تھی یا اللہ بہشت جیسا پتھر مجھے پوجنے کو دے اور خدا نے اسے بیت اللہ بنانے کا حکم دیا۔ ساتھ ہی جبرائیل کو بھیجا کہ اہل عالم کے تئیں واسطے طواف بیت اللہ کے دعوت کرے ابراہیم اور اسمٰعیل دونو باپ بیٹا مکہ میں پہنچے اور بیت اللہ کی تیاری کرنے لگے۔ اسمٰعیل پتھر پہنچاتے تھے۔ اور ابراہیم دیوار چنتے تھے۔ ابراہیم نے جس پتھر پر کھڑے ہو کر یہ دیوار بنائی تھی۔ اس کے پاؤں کا نشان ہو گیا تھا۔ جو آج تک موجود اور مقام ابراہیم کہلاتا ہے (دیکھو روضۃ الاصفیا صفحہ ۴۴)

مگر یہ قصہ بوجوہات ذیل غلط ہے۔

(۱) دنیا کروڑہا اور اربہا سال سے آباد ہے۔

(۲) دنیا کا اول انسان بابا آدم نہیں ہے (دیکھو تاریخ دنیا مصنفہ پنڈت لیکھرام مرحوم حصہ اول)

(۳) بابا آدم سے پہلے کسی چیز کا حال نہ جاننا دنیا کے واقعات کی ابتدا بابا آدم سے کرنا مسلمانوں کی تاریخ سے لاعلمی کا ثبوت ہے +

(۴) قرآن اور توریت اور مسلمانوں کی کتب سیر میں لکھا ہے - کہ بابا آدم کے دو بیٹے تھے - ایک کا نام ہابیل اور دوسرے کا نام قابیل تھا - قابیل ہابیل کو مار کر آتش پرست ہو گیا تھا - تو گویا بابا آدم سے پہلے آتش پرستی جاری تھی - اور آتش پرستوں کا اسوقت زور شور تھا - یہ بات تواریخوں سے حاصل ہے - پس آتش پرستوں کی شہادت بہ نسبت عربیوں کے زیادہ مستند ہے - کیونکہ اُن کا تاریخی علم ایک لاکھ چوراسی ہزار نو سو تین سال کا ہے حالانکہ عربی مورخوں کو بابا آدم سے پہلے کچھ پتہ ہی نہیں - بابا آدم کو عرصہ آٹھ ہزار سال کا گزرتا ہے - اس لحاظ سے عرب ایرانیوں کے آگے نادان بچہ ہے - اور بھارت ورش کے آگے ایران بچہ و نادان ہے لہٰذا آخر جو بھارت ورش کو اہل دنیا کی ہو سکتی ہے وہ دوسرے کسی ملک کو حاصل نہیں ہے لہذا آریہ ورت کی تاریخی معلومات و علم ہئیت زمانہ مکمل اور مستند ہے +

(دیکھو تاریخ دنیا حصہ اول مصنفہ پنڈت لیکھرام جی مرحوم)

حجر الاسود

کی ساخت و اہل ایران کی شہادت سے یہ بات ثابت ہے کہ حجر الاسود آسمان سے نہیں گرایا گیا ہے بلکہ بھارت ورش سے ایران اور ایران سے عرب میں پہونچایا گیا ہے - سیاہ پتھروں کو گاڑنا اور دیوتا قرار دینا اور پرکرما کرنا یہاں پورانکوں نے رواج دیا تھا جس کا زمانہ دو ہزار سال تک منقضی ہوتا ہے - جس طرح شیا پتھر تراش کر یہاں مہا دیو کی پوجا جاری تھی - یہی حالت اس وقت کے اہل عرب پر طاری تھی - جس طرح یہاں سومناتھ اور امرناتھ و مہا دیو کا لی واقعہ اجین کے مندر تھے - ویسے ہی عرب میں نجف و کربلا و بغداد و مدینہ میں مندر تھے -

یہی حال بلخ و بخارا کا تھا۔ چنانچہ اب بھی بعض اگھوری وام مارگی لوگوں کا آذربائجان اور تاشقند تک دور دورہ ہے۔ اور وہ لوگ اپنے مندر دور دور تک بتلاتے ہیں۔ کشمیر و تبت و لداخ کے گرد و نواح میں تو ان کے مندروں کی اب بھی کثرت ہے۔ یہ وام مارگ مہابھارت کے بعد پھیلا ہے اور تنتروں پر انکی بنیاد ہے۔ موسیٰ و ابراہیم و اضحاق سب اسی کے خوشہ چین تھے۔ حجر الاسود کا مندر اور مکہ کا دیوالہ اور وہاں کی قربانی سے ثابت ہے کہ یہ دستور وام مارگیوں نے وہاں چلایا ہے۔ پس کوئی شک کا مقام نہیں کہ حجر الاسود پوران کا بت تھا۔ اور محمد صاحب کے آباؤ اجداد بھی اہل ہند کے پوجاریوں کی طرح مکہ کے پوجاری تھے اور محمد صاحب بھی وہاں کا پوجاری اور حجر الاسود پرست تھا جس کا سبق اس نے اپنی امت کو سکھایا ہے۔ اور وہاں کے حج کا ثواب بتایا ہے چنانچہ روضۃ الاصفا میں لکھا ہے "حضرت مرتضیٰ علی سے روایت ہے۔ جو کوئی حج کریگا۔ تو حجر الاسود اس کی گواہی دیگا۔ (صفحہ ۱۱ ذکر ہبل قابل)

غیاث اللغات تاریخ اہل فارس میں لکھا ہے "آغاز آن از ابتدائے آفرنیش گیرند گویند کہ در آن ہنگام ہمگی سیارہ در اول حمل بودند سال شمسی باشد تا اکنون یک ایک ہشتاد و چہار ہزار و نہ صد و سہ سال گذشتہ"

مکہ کا نام ایرانیوں کے ہاں ماہ آباد اور یونانیوں میں سوم الیشور۔ اس کی بابت شوپران گیان سنگھتا ادھیائے ۴۹ میں یوں لکھا ہے:۔

सोमेश्वरश्च नामासीद्विख्यातभुवनत्रये।
अन्योऽयं कृतकृत्योऽयं [illegible] शंकर
स्वयंभूरस्थितश्च जगतां नाथः पावयन्जग
तीतलम् ३ तत्र कुंडं चैव नैस्तत्र सेवैश्चैव प्रतिष्ठि
तम् ३ चन्द्रकुंडं प्रसिद्धं च पृथिव्यां पापनाशनम्

नमू॥ तत्र स्नातिनरो यस्तु सर्व पापै प्रमुच्यते
रोगश्चैव क्षयं यांति अशाध्याश्चे भवन्तिहि॥
तेच सर्वं क्षयं यान्ति-क्षय मासंस्नापहिह
इति ते ऋषयो देवाः फलं दृष्ट्वा तथा विधम
चंद्र चैव गृहीत्वाच्च नमस्कृत्यशिवं मुदः॥
प्रक्राम्यच्च तत्तीर्थं यथुस्तेव प्रशंसयन
इति सर्वंसमाख्यातंसोमेश्वरकथानकं॥

مطلب اے دو۔ سوت کا قول ہے کہ "چندرمان تعریف کرنے سے آپ ہی منتوید نام دنیا میں مشہور و معروف مورتی ہوگیا۔ وہ سومیشور قابل تحسین و آفرین ہے (۱) مانو مہادیو شنکر آپ ہی ستھاپت ہوگیا ہے۔ جو دنیا کے استقرار کا سبب ہے اور تمام کوسشدہ کرنیوالا اور کہٹ کرنیوالا ہے وہاں سب میں ممتاز ایک کنڈ تھا۔ (۲) جس کا نام چندرکنڈ تھا۔ اور مشہور تھا اور روئے زمین کے گناہوں کو دور کرنیوالا تھا۔ جو شخص وہاں نہاتا ہے سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ (۳) جہاں سب روگ ناش ہوجاتے ہیں خواہ کیسے ہی لاعلاج ہوں وہ سب ناش ہوجاتے ہیں۔ اگر انسان اس میں چھ ماہ اشنان کرے۔ (۴) یہ بات اور یہ پھل دیکھکر رشی اور دیوتا حسب دستور چندرمان کو پکڑتے تھے۔ اور شو نمسکار (سجدہ) کرتے تھے۔ (۵) وہ اس تیرتھ کی پرماکرتے اور تعریف کرتے لوٹ جاتے تھے۔ یہ سومیشور کا ویاکھیان کلی ہے +

(مفصل دیکھو شو پران مطبوعہ جیوانند پریس کلکتہ صفحہ ۷۶ و ۷۷ گیان سنگھتا ادھیاۓ ۱۹)

(۱) جو اعتقاد پورانکوں کا سوم الیشور کی بابت ہے وہی اہل عرب و تمام مسلمانوں کا مکہ پر ہے لہٰذا تمام مسلمان بمعہ اپنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پکے بت پرست ہوئے۔

(۲) چندر کنڈ وہی آب زمزم ہے جس کے نہانے کا ثواب مسلمانوں کی کتاب میں لکھا ہے۔ اور سوم الیشور نام مکہ کا ہے +

سمجھنے چاہیئے۔ بقول عاقل کہ ؎

بری نہیں ہیں مسلمان بھی بت پرستی سے حرم میں دیتے ہیں جا جا کے بوسہ پتھر پر

گناہوں کی آمرزش پتھروں کی شہادت سے چاہنا اور عالم کو بیوقوف بنانا ہے۔ جو سراسر شرک و کفر ہے + کفر میں جو کہ مبتلا ہوگا۔ برا ہوگا برا ہوگا برا ہوگا +

(۲) مسلمانوں نے سنگ اسود کو خدا کا دایاں ہاتھ بنایا ہے مگر خدا کا کوئی ہاتھ دایاں اور بایاں ہاتھ نہیں ہے لہذا مسلمانوں نے خدا کے ذمہ بہتان باندھا ہے اور یہی کفر کی بنیاد ہے +

(۳) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سنگ اسود کو چھونے سے گناہ دور ہو جاتا ہے۔ حالانکہ پتھر کوئی گناہ دور نہیں کر سکتا۔ اور نہ مسلمان گناہوں سے بری ہیں۔ نہ اہل مکہ و اہل عرب کچھ نیک ہیں۔ بلکہ عرب اور مسلمانوں میں گناہ دن بدن ترقی پر ہے۔ پس سنگ اسود سے کسی کے گناہ کا ازالہ نہیں ہوتا۔ لہذا مسلمانوں کا یہ خیال باطل ہے +

(۴) جو انسان پتھر کے آگے سجدہ کرتا ہے یہ جانکر کہ وہ پتھر اُسکے اعمال کی گواہی دے یا شفاعت کرے یا یہ کہ اسکے طواف سے فائدہ حاصل ہو وہ پرلے درجے کا مشرک ہے

(۵) خدا تعالی ہی صرف دنیا کے جاندار وںکے اندرونی و بیرونی حالات جان سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی حیوان یا جماد یا انسان کو اس میں دخل نہیں ہے۔ پس جب خدا تعالی آپ جانتا ہے تو اس کی شناخت اعمال کیلئے کسی کی گواہی کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا قرآن کے اس حصہ کا مضمون بالکل ردی و فضول ہے جس میں حج و عمرہ وطواف کعبہ کا بیان ہے۔ جسکا ذکر سورۃ البقر میں آیا ہے +

قرآن و احادیث سے محمد صاحب کی بت پرستی کا ثبوت

(۱) شہر مکہ واقع ملک عرب میں ایک مندر ہے۔ جس کے اندر ایک کالا پتھر ہے۔ جس کو

حجرالاسود پکارتے ہیں۔ (تاریخ عرب)

(۲) حجرالاسود سنگے ست سیاہ در کعبہ کہ مس کردن آں موجب ازالہ معاصی است (غیاث)

(۳) یہ ایک کالا پتھر ہے کعبہ میں اُس کا چھُونا باعث دور ہونے گناہ کا ہے (کریم اللغات)

(۴) قرآن سورہ البروج کی تفسیر میں شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی لکھتے ہیں "الحجرالاسود یمین اللہ فی الارض یعنے کالا پتھر خدا کا دایاں ہاتھ ہے زمین میں۔ (تفسیر عزیزی)

(۴) مشکوٰۃ میں ہے "عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنۃ طمس اللہ نورھما ولو لم یطمس نورھما لاضاءتا ما بین المشرق والمغرب" مطلب اردو۔ کہا ابن عمر نے سنا میں نے محمد صاحب کو کہتے تھے۔ کہ حجرالاسود مقام ابراہیم (ایک پتھر ہے جس میں ابراہیم کے پاؤں کا نشان ہے) دونوں یاقوت بہشت کی جنس سے یاقوت ہیں۔ ان کا نور خدا نے دور کر دیا ہے۔ اگر وہ دور نہ کرتا تو تحقیق اگر روشن ہو جاتا۔ جو کچھ کہ بیچ مشرق و مغرب کے ہے یعنی تمام دنیا (مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ ۳۵۵)

(۵) وعن ابی ھریرۃ ان النبی قال وکل بہ سبعون ملکا یعنی الرکن الیمانی مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ ۳۵۸ مطلب اردو۔ روائیت کرتا ہے ابوہریرہ کہ کہا پیغمبر نے کہ رکن یمانی پر ستر فرشتہ موکل ہیں۔ رکن اسود کی فضیلت اس سے زیادہ ہے (روائیت ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۸) شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں "آنچہ از روایات نبویہ معلوم میشود آن ست کہ حق تعالی درخانہ کعبہ سنگ سیاہ (حجرالاسود) بجائے دست راست خود قرار دادہ زیراکہ عادت آدمیان ہمیں است کہ در اول ملاقات بار بار دست بوس و مصافحہ می نمائند (تفسیر عزیزی) پھر مشکوٰۃ میں ہے "عن ابن عباس قال رسول اللہ نزل الحجرالاسود

من الجنۃ وھو اشد بیاضا من اللبن فسودتہ خطایا بنی آدم (مشکوۃ جلد دوم فصل ۲ باب دخول مکہ صفحہ ۳۵۴) مطلب اردو ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ کہا رسول خدا نے کہ حجر الاسود کو خدا نے اتارا بہشت سے اور اترنے کے وقت یہ پتھر دودھ سے بڑھکر سفید تھا۔ پس سیاہ ہو گیا ہے اولاد آدم کے گناہوں سے (یعنی اولاد آدم کے گناہوں نے اُسے سیاہ کر دیا ہے) اور اُنکے ہاتھ لگنے سے۔

(۷) پھر مشکوۃ میں ہے معنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجر واللہ لیبعثنہ اللہ یوم القیمۃ لہ عینان یبصر بہما ولسان ینطق بہ یشہد علی من استلمہ بحق حسبۃ اللہ۔

مطلب اردو ابن عباس سے مروی ہے کہ کہتا تھا۔ کہ کہا آنحضرت رسول اللہ نے حجر الاسود کی شان میں کہ خدا کی قسم بلاشک خدا تعالیٰ قیامت کے دن اس پتھر کو اٹھالیگا۔ اس کی دو آنکھیں ہونگی۔ کہ جنسے یہ دیکھیگا۔ اور اسکی زبان ہوگی کہ اُس سے کلام کریگا۔ اور اللہ اُس کے لئے کافی ہے۔

(۸) مولانا عبد الحق صاحب نے لکھا ہے۔ کہ یہ گفت آن حضرت در شان حجر الاسود بخدا سوگند ہر آئینہ بر انگیزد حجر الاسود را خدائے تعالیٰ روز قیامت و در حالیکہ او را دو چشم ست کہ می بیند بآں دو چشم و مے شناسد کسے را کہ استلام کردہ است و او را زبانے ست کہ سخن میگوید بآں گواہی مے دہد و رقیب و حافظ مے گردد۔ بر کسے کہ استلام کردہ است او را بحق یعنی بایمان و صدق و یقین گواہی مے دہد بحق و راستی و ایں حدیث نیز محمول است بر ظاہر زیرا کہ حق سبحانہ قادر است بر ایجاد بصر و نطق در جمادات و تاویل مے کنند آن کسانے کہ در دل ایشان زیغ و تفلسف ست (فلسف یعنی فلاسفی)

(۹) ترمذی سے روایت ہے۔ اور عبید اللہ سے منقول ہے اور مشکوۃ میں لکھا ہے۔ قال سمعت رسول اللہ گفت شنیدم پیغمبر را بقول ما بین الرکنین میگفت آنحضرت میان رکن یمانی و رکن اسود ایں دعا را ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار گفتہ اند صحیح نشدہ از حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعائے در طواف مگر ایں دعا و دعاہائے دیگر کہ میخوانند

صحابہ تابعین سلف کرام آمدہ - مطلب اردو (مشکوۃ جلد دوم صفحہ ۳۵۶) عبداللہ نے کہا کہ سنا میں نے کہ حضرت رکن یمانی و رکن اسود کے درمیان اس دعا کو پڑھا کرتے تھے "اے میرے رب عطا کر مجھکو دنیا میں نیکی و ر عاقبت میں نیکی اور بچا مجھ کو دوزخ کے عذاب سے" اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی اور کوئی دعا سوائے اس دعا کے دیگر دعاؤں میں ٹھیک نہیں جو پڑھتے ہیں - اصحاب تابعین یا جو پیچھے ہوئے ہیں *

(۱۰) پھر لکھا ہے (مشکات جلد ا فصل ا صفحہ ۳۵۲) گفت ابن عباس طواف کرد آنحضرت در حجۃ الوداع بر شتر در حالیکہ استلام میکرد حجر الاسود را بچیزے کہ در دست وے بود بآن چوب اشارت بہ حجر میکرد و چوب را بوسہ میداد (محجن بکسر میم و سکون حائے مہملہ و فتح جیم چوب سر کج مانند چوگان)

(۱۱) پھر دوسری روائت ہے "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت علی البعیر کلما اتی علی الرکن اشار الیہ بشیء فی یدہ" "ہرگاہ کہ می آمد میرسد بر حجر بود اشارت میکرد بسوئے وے بچیزے یعنی بچوبے کہ در دست مبارک وے بود تکبیر بر می آورد"

مطلب اردو - کہا ابن عباس نے کہ آنحضرت نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر چڑھے چڑھے طواف کیا - اور اسمیں وہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو کسی چیز کیساتھ کہ انکے ہاتھ میں تھی اور اس چوب سے حجر کی طرف اشارہ کرتے تھے - اور لکڑی کو چومتے تھے - وہ حضرت کعبہ کا طواف اونٹ پر چڑھے چڑھے کرتے تھے - جب آتے تھے اور حجر اسود کے پاس پہنچتے تھے - تو اسکی طرف کسی چیز کیساتھ اشارہ کرتے تھے یعنی لکڑی سے جو انکے دست مبارک میں تھی اور اللہ اکبر کہتے تھے *

(۱۲) پھر مشکوۃ میں ہے "عن ابی الطفیل قال رایت رسول اللہ" - گفت دیدم پیغمبر را کہ طواف میکرد بخانہ و استلام میکرد رکن را بہ محجن کہ با او بود و بوسہ میداد محجن را در این حدیث استلام رکن است بچوب و تقبیل آن در حدیث سابق اشارہ بہ محجن بود و محمل آنکہ ہر جا استطاعت ندارد بکند بوسہ یا استلام یا اشارت بدست یا بچوب و مانند (صفحہ ۳۵۶ جلد دوم)

(۱۳) پھر لکھا ہے " قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ - روئے آورد آنحضرت پس در آمد مکہ را فاقبل الی الحجر پس روئے آورد سوئے حجر اسود فاستلمہ پس استلام کرد حجر را ثم طاف بالبیت پس طواف کرد بخانہ ثم اتی الصفا پس آمد بجبل صفا فعلاہ پس بالا بر آمد او را حتی ینظر الی البیت تا آنکہ نظر میکرد بخانہ فرفع یدیہ پس برداشت ہر دو دست را فجعل یذکر اللہ ما شاء و یدعو پس گشت کہ ذکر میکند خدائے تعالیٰ را کہ میخواہد و دعا میکند پس ازیں معلوم میشود کہ بنظر بسوئے خانہ دست برمیداشت و دعا میکرد "

مطلب اردو - متوجہ ہوئے آنحضرت پھر مکہ میں آئے اور حجر اسود کے سامنے ہوئے پھر بوسہ دیا پتھر کو پھر طواف کیا کعبہ کے گرد پھر صفا کے پہاڑ پر آ گئے - اور اس پر چڑھے - یہاں تک کہ دیکھتے تھے کعبہ کو پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے - پھر ذکر کرنے لگے ہوئے اللہ تعالیٰ کا کہ جتنا چاہتے تھے - اور دعا کی پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ کی طرف نظر کرتے تھے اور دعا کرتے تھے (صفحہ ۳۵۳ جلد دوم مشکوٰۃ)

(۱۴) پھر لکھا ہے " وعن قال ما ترکت استلام ہذین الرکنین الیمانی والحجر فی شدۃ ولا رخاء منذ رأیت رسول اللہ یستلمہما متفق علیہ - گفت ابن عمر رضی اللہ عنہما ترک کردم من بوسہ دادن این دو رکن را کہ یمانی و حجر اسود است در سختی و نرمی یعنی در ازدحام و خلوت از آن باز کہ دیدم پیغمبر خدا را کہ بوسہ میداد آن دو رکن را "

مطلب اردو - کہا ابن عمر نے کہ میں نے نہ چھوڑا بوسہ دینا ان دو رکنوں کو کہ یمانی و حجر اسود ہیں سختی و نرمی میں یعنی بھیڑ و خلوت میں اس کے بعد کہ میں نے دیکھا پیغمبر خدا کو کہ بوسہ دیتا ہے ان دو رکنوں کو (صفحہ ۳۵۷ مشکوٰۃ جلد ۲)

(۱۵) پھر لکھا ہے - در روایت مر بخاری و مسلم را این چنین آمدہ است کہ قال نافع رأیت ابن عمر یستلم الحجر بیدہ ثم قبل یدہ وقال ما ترکتہ منذ رأیت رسول اللہ یفعلہ " گفت نافع دیدم ابن عمر را بوسہ میداد حجر اسود را بدست خود پس بوسید دست خود را و گفت ابن عمر ترک نکردم این را از آن باز کہ دیدم آنحضرت را کہ میکرد این را ؛

مظاہر الحق اردو۔ نافع نے کہا کہ دیکھا میں نے ابن عمر کو کہ بوسہ دیا تھا حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے پھر بوسہ دیتا تھا اپنے ہاتھ کو اور کہا ابن عمر نے کہ ترک نہ کیا میں نے اس کو اس سے جب سے کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ ایسا کرتے تھے۔ (۳۵۷ صفحہ جلد ۲ مشکات)

(۱۶) تاریخ الانبیا میں لکھا ہے کہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ حجر الاسود کے چومنے اور چھونے سے گناہ گار گناہ سے پاک ہوتا ہے یہ پتھر ابتدا میں سپید و نورانی تھا۔ اب بسبب چھونے گناہ گاروں کے کالا اور بے نور ہو گیا ۔ (ذکر ابراہیم صفحہ ۸۴ مطبوعہ مرتضائی پریس دہلی ۱۲۸۶ ہجری)

(۱۷) شرح وقایہ کتاب الحج میں ہے یہ فرمایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہاتھ اٹھائے جاویں مگر سات جگہ میں اور ذکر کیا ان میں سے وقت چومنے حجر اسود کے ذکر کیا اس کو صاحب ہدایہ نے اور چومنا سو اسطرح سے چاہیئے کہ اس پر دونو ہاتھ رکھے اور منہ لگا کے چوم لیوے۔ اسواسطے کہ صحیحین میں ہے کہ حضرت عمر آئے حجر اسود کے پاس اور چوما اسکو اور کہا قسم اللہ کی میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے: تو ضرر کر سکتا ہے نہ نفع کر سکتا۔ اور اگر میں نہ دیکھتا رسول کو کہ چومتے ہیں تجھکو۔ اور مروی ہے حضرت ابن عباس سے کہ وہ چومتے ہیں حجر الاسود کو اور سجدہ کرتے ہیں اسپر یعنی سر اپنا واسطے چومنے کے اسپر اس کے دیتے ہیں۔ اور کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے عمر کو کہ چومتے ہیں۔ اسکو سجدہ کرتے ہیں۔ اسپر اور کہا پھر کہ دیکھا میں نے رسول کو کہ کیا تھا ایسا ہی انہوں نے سو کرتا ہوں میں اس کو روایت کیا اس کو ابن المنذر اور حاکم نے اور صحیح کیا اسکو اور روائیت کی حاکم نے ابن عباس سے کہ رسول سجدہ کرتے تھے۔ حجر الاسود پر بوسہ لینے کے اور ایسا ہی کرتے تھے ابن عباس اور کہا کہ دیکھا میں نے عمر کو کہ بوسہ دیا اسکو پھر سجدہ کیا اس پر اور کہا کہ دیکھا ہے رسول کو کیا ایسا ہی سو کرتا ہوں میں اس کو اور ثبت کیا اسکو ابن منذر اور حاکم نے اور صحیح کیا اسکو اور جب ہجوم ہو تو چومنے سے باز رہے۔ تاکہ کسی کو اذیت نہ ہو جاوے ۔

(شرح وقایہ کتاب الحج جلد اول اردو صفحہ ۲۱۶ مطبع نظامی کانپور ۱۲۹۲ھ)

نتائج

(۱) مذکورہ بالا حوالجات سے ثابت ہے کہ محمد بت پرست تھا۔ اور سنگ اسود کے چھونے سے اپنے گناہوں کا ازالہ چاہتا تھا۔ جو سراسر مشرکوں کا کام ہے۔ حضرت عمر کہا کرتا تھا کہ اگر میں محمد کو بوسہ لیتے نہ دیکھتا۔ تو ہرگز کعبہ کا رخ نہ کرتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ پتھر ہے۔ نہ نیکی کر سکتا ہے۔ نہ بدی کی اس میں توفیق ہے۔

(۲) ظاہر حق کا قول ہے۔ کہ خدا پتھر کو گویا بنا کریگا۔ مسلمانوں کی علمی غلطی ہے۔ کیونکہ چیتن صرف روح ہے۔ جو کہ طاقت گویائی رکھتی ہے۔ پتھر ہرگز کسی زمانہ میں بھی کلام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جڑ ہے۔ (دیکھو نمبر ۷ حوالہ مشکوٰۃ)

(۳) جو بےحس وحرکت و بے جان ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ جو دنیا کے اعمال کو دیکھ نہیں سکتا۔ سن نہیں سکتا کس طرح خدا کے سامنے گواہی دیگا۔ پس مسلمانوں کا یہ عقیدہ باطل ہے۔

(۴) جب قرآن اور محمد صاحب دونوں حجر الاسود پرستی میں غرق اور دنیا کو غرق کرنے والے ہیں۔ تو ہرگز ہرگز ان کو انکی ضرورت نہیں خدا پرست انسان کہہ سکتا ہے۔

خدایا زبد ہا مرا دور دار ز شرک و شرکت تو معذور دار

(۵) مسلمان کہتے ہیں کہ خدا قادر ہے کہ اپنے علم وعقل کے برخلاف کوئی چیز پیدا کرے یا بناوے مگر ایک خدا پرست کہتا ہے کہ علم وعقل کے برخلاف کرنا جاہلوں و بیوقوفوں کا کام ہے۔ خدا جاہل نہیں بیوقوف نہیں۔ اس کا ہر کام سدا ایکرس واٹل وقدیم و انادی ہے جو سدا ایکرس ہے۔ جو چیز انادی کال سے چیتن ہے۔ وہ چیتن ہی رہ سکتی ہے۔ اور جو

جڑ ہے۔ وہ جڑ ہی ہو سکتی ہے جڑ کا چیتن ہونا ایسا ہے۔ جیسے خدا کا جڑ ہونا جو بالکل ناممکن ہے ۔

(۲) مسلمانوں کے اعتقاد سے حجر الاسود کے چیتن بننے کی ضرورت فقط اتنی ہے۔ کہ وہ مومنوں کے اعمال کی گواہی خدا کے روبرو دے مگر جب خدا سب کے حالات آپ جانتا ہے تو اس کے لئے گواہی کی کیا ضرورت ہے جب گواہی کی ضرورت نہیں۔ تو طواف و حج وغیرہ کیلئے ہے ۔

آریہ سماج

بُت پرستی و شرک کا بڑا بھاری مخالف ہے۔ لہٰذا جہاں بُت پرستی دیکھتا ہے۔ بے تحاشا کھنڈن کرتا ہے۔ اور بُت پرستوں کو سچے پرماتما کی بھگتی و ویدک گیان کی طرف بلاتا ہے۔ عیسائیوں اور محمدی بھائیوں و پورانکوں اور یہودیوں سب کو ایشوری صداقت وید کا مژدہ سناتا ہے۔ کیونکہ ویدوں میں بت پرستی و شرک کا ہرگز نام و نشان نہیں۔ اور نہ پرماتما کے ہاں کسی کی سفارش و گواہی و شفاعت کا بیان ہے۔ جو پوران قرآن و انجیل و توریت میں بھرا پڑا ہے کیونکہ وید ایشور کو سرو ویاپک حاضر و ناظر و علم کل و عقل کل اجرام۔ نتیہ۔ پوتر شدھ سناتن بتلاتا ہے۔ وہی سب کا رازق ہے۔ وہی کل عالم کا خالق ہے۔ راحت دینے والا۔ سورج چاند شکر و سنچر کا مالک وہی ہے۔ درندوں چرندوں پرندوں۔ و اجرام سفلی و فلکی کا صانع بھی وہی ہے ؎

خداوند ازل خداوند ابد خداوند گرم و خداوند سرد
خداوند مور و خداوند مور خداوند بینا خداوند کور
زمین و زمان این کمان تا کران دراهست بندہ بدان همگیان

خداوندا خداوند مہر خداوند بالا خداوند نذیر

شوتیا شوتر اپنشد میں آیا ہے :-

तं ह देवमात्म बुद्धि
प्रकाशं मुमुक्षुर्वै शरणमहं प्रपद्ये

(۱) وہی پرم دیو آتم بدھی کے پرکاش کرنیوالا اور نجات کے ابھلاشیوں کی پناہ ہے +

एको देवः सर्व भूतेषु गूढः सर्व व्यापी सर्वभूता
न्तरात्मा कर्माध्यक्षः सर्व भूताधि

(۲) وہ سب کا معبود ایک ہی دیو ہے - جو تمام برہمانڈ میں محیط یا ویاپک ہے - جو سرب کا انتر آتما ہے اور سب پر حاوی ہے - جو سب کے اعمال کا ناظر ہے اور جو تمام عیبوں سے منزہ و مبرا ہے

(۳) شوتیا شوتر

यो नित्यो नित्यानां चेतनश्चेतनानामेको
बहूनां यो विदधाति कामान् - तत्कारणं सांख्य
योगाधिगम्यं ज्ञात्वा देवं मुच्यते सर्वपाशैः

مطلب اردو جو قدیموں میں قدیم ہے اور چیتنوں میں چیتن ہے - اور بہتوں میں ایک ہے - جو کامنا کا پورا کرنے والا ہے - (وہی اصلی مقصد انسان کی زندگی کا ہے) اس کو نقط ودیا اور گیان ودھیان سے پراپت ہو کر انسان سب پھندوں سے چھوٹ جاتا ہے +

قرآن میں متواتر جگہ جگہ پر اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (سورۃ النسا) فی سطح الرسول خاتم الالہ الا اللہ محمد رسول اللہ الذین آمنوا باللہ وملائکتہ و رسلہ خصم المقدسین وغیرہ آیات میں خدا کی عبادت کیسا تھ فرشتے جو اکثر عنابوں کی شکل کے ہیں - انہیں کو دیوتوں کی شکل پر ہی شامل کر دئے - اور ہر جگہ لا الہ کیساتھ محمد کی پچ لگادی ہے - مگر اپنشدوں اور ویدوں میں خدا کے تعلق کے ماسوا اور کسی شخص کا ذکر نہیں پرماتما کی عبادت میں و ناموں میں توصیف و تعریف میں کسی کا دخل نہیں اور یہی سچی توحید ہے - کہ جس سے قرآن عاری ہے +

آیتوں کا ترجمہ

(۱) اللہ کی اطاعت کرو و رسول کی اطاعت کرو۔

(۲) جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے خُدا کی اطاعت کی +

(۳) نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اس کا رسول ہے +

(۴) جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اُسکی کتابوں اور اس کے رسول پر وہی ہیں نجات یافتہ اور مسلمانوں کی تعریف میں ہے۔ اِنّ الّذین آمنوا والّذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولٰئک یرجون رحمت اللہ واللہ غفور رحیم ہر آئینہ آنانکہ ایمان آوردند و ہجرت کردند و جہاد نمودند در راہ خدا آن گروہ امیدوارند از بخشائش خدا و خدا آمرزندہ مہربان است۔ یہی آیت قرآن میں متواتر جگہ پر موجود ہے۔ گویا جو لڑکر یا مرکر غیر لوگوں میں قرآن کی شرکت و گمراہی پھیلا دے وہ سٹے و بت پرستی کرے خدا اُسکو جنت نصیب کرتا ہے +

دیکھو ویدوں کی ہدائت اور قرآن کی تعلیم کہاں رام رام کہاں ٹیں ٹیں ؎

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

(۴) एको हंसो भुवनस्यास्य मध्ये, स एवाग्निः सलिले सन्निविष्टः। तमेव विदित्वाऽति मृत्युमेति नान्यः पन्था विद्यतेऽयनाय ॥

وہ ایک ہے۔ تمام نیکی و بدی سے آگاہ ہے تمام برہمانڈ (اندر یا پک ہے) وہ بیچ میں ہے اور سب کے اندر پرورشس کرتا ہے۔ اُسیکو جانکر پار اتر سکتا ہے۔ پاپ سے بچنے اور بخشش حاصل کرنے کا اور کوئی راستہ نہیں +

(۵) तमीश्वराणां परमं महेश्वरं तं देवतानां परमं च दैवतम् + पतिं पतीनां परमं परस्तात विदाम देवं भुवनेशमीड्यम् ।

وہ ایشوروں کا پرم ایشور ہے - اور مہیشور ہے - وہ دیوتاؤں کا بھی دیوتا ہے - اور جو اس
کا صاحب ہی اور پرے سے پرے ہی اور تمام برہمانڈ کا پوجنیہ ہے اسی کی بھگتی سے انسان
دکھ ساگر سے چھوٹ مکت ہوتا ہے

(۶) شت پتھ براہمن میں ہے -

योऽन्यां देवतामुपास्ते न स वेद
यथा पशुरेवं स देवानाम्

جو اُس ایک پرماتما کو چھوڑ کر
غیر کی عبادت کرتا ہے وہ ڈنگر ہے عالم نہیں اور منش نہیں ٭

(۷) پھر یجر وید میں ہے ؎

स पर्य्यगाच्छुक्रमकायमव्रणम्
अस्नाविरं शुद्धमपापविद्धम् कविर्मनीषी स्वयम्भूर्याथा
तथ्यतोऽर्थान् व्यदधात् शाश्वतीभ्यः समाभ्यः

جو پرماتما اکاے ہے یعنے جس کا جسم نہیں اور جو طول و عرض و موٹائی و چوڑائی وغیرہ سے
رہت ہے - اور جس کا کوئی رنگ نہیں اور ن ہے - نس اور ناڑی کے بندھن
سے رہت ذوی الجلال اور شدھ ہے - خالص ہے پاپ سے منزہ ہے تمام عالم
کا ناظر اور ادھشٹاتا ہے - اور سب کے دل کی بات جاننے والا ہی جو پرے سے پرے
ہے اور خود بخود وانادی یا قدیم ہے اُسی ایک پرماتما کو جانکر اور اُسکی ہدایت پر چلکر انسان مکت ہو سکتا ہے

(۸) اتھرو وید میں ہے ؎

अपश्यति परः पश्यति सर्वं यश्च पश्यति
तमेव विदित्वाऽमृत्युमेति विमुच्यते सर्व पापा

جو آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے برابر سب جگہ دیکھ رہا ہے اُسکو جانکر انسان موت
سے پار ہو سکتا ہے اور سب بندھنوں یا قیدوں سے آزاد ہو سکتا ہے ٭

سام وید میں ہے

ओ३म् भूर्भुवः स्वः तत्सवितुर्वरेण्यम्
भर्गो देवस्य धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात्॥

جو تمام سنسار کی رکھشا کرنیوالا اور پرانوں کا بھی پران ہے جو بھگتوں یا عابدوں کو راحت دیتے

والاہی جو ذوالجلال وایزد متعال ہے۔ جو سب کا حاکم اور داد آفرین دجہان آفرین ہے جو معبود محسن وعقل کل وعلم کل ہے وہ ہماری بدھیوں یا عقلوں کو اعمال حسنہ میں لگا دے اور اس سنسار ساگر سے پار اُتار دے +

علی ہذا القیاس دید ست شاستروں میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک اُسی ایک پرماتما کی ودیا اور بیتھارتھ گیان کا معللی ویاکھیان ہے جس میں پرا اور اپرا دونوں ودیاؤں کا انوشٹھان ہے۔ برہم چریہ آشرم۔ گرہستھ آشرم۔ بان پرستھ اور سنیاس آشرم اور سولہ سنسکاروں اور آگ پانی ہوا اکاش الوپرم الوؤں کے سنیوگ وپوگ من چت بدھ اہنکار حواس ظاہری وباطنی ان کی اشدھی کا ورنن ہے۔ روح کا علم۔ یزدان کا علم۔ ہیئت کا علم۔ تمام برہمانڈ کے استقرار کا علم حکمت نظری وعملی کا مکمل ادپدیش اور کفر وشرک کا اسقدر کھنڈن ہے۔ کہ دید دل کا ماہر اعمال حسنہ کا آفتاب بن جاتا ہے +

جہاں قرآن اور محمد صاحب نے خدا کو زود رنج وکینہ ور وعلم روح سے ناحرم اور علم ہیئت سے ناواقف اور فلاسفی سے کورا انکار اور بت پرستی کا اقرار کیا ہے۔ وہاں ویدوں نے ہر بات کو فلاسفی اور منطق سے سمجھایا ہے۔ اور ہر بات کو اچھی طرح بپایہ ثبوت پہنچایا ہے۔ مگر قرآن تلوار لیکر ڈرآتا اور معترضوں کو دھمکاتا اور بت پرستی وشرک سکھلاتا ہے (دیکھو تکذیب براہین احمدیہ جلد اول خدا و شیطان کا مباحثہ اور خدا کی بے علمی وکمزوری کا حال) اگر محمد صاحب کا اللہ کا خدا کوئی زور وطاقت وعلم د عقل والا ہوتا۔ تو تلوار اُٹھانے اور دنیا کے تہ وبالا کرنے کی نوبت ہرگز نہ آتی۔

(دیکھو رسالہ جہاد مصنفہ شریمان پنڈت لیکھرام جی مرحوم)

اگر محمد صاحب داُن کا خدا بت پرستی کو مکروہ جانتا۔ تو ہرگز حجر الاسود کے سامنے

سجدہ یا استلام نہ کرتے اور طواف کعبہ سے باز رہتے۔ مگر چونکہ اُمّی تھے۔ خدا کی حقیقت کو بالکل نہ سمجھے۔ وہی ایک کلمہ جو ہمارے کسی مہاتما سے سن پایا تھا تمام عمر رٹتے رہے۔ بلکہ خدا کے نام کیساتھ اپنا نام بھی درج کردیا۔ جو عمارت توحید میں رخنہ اندازی ہے نہ کسی عالم سے مباحثہ کرسکے۔ نہ کسی بات کا معقول جواب دے سکے علم روح کے بارہ میں ایک ہی سوال ہوا تھا۔ اٹھارہ دن کوہ حرا کی غار میں چھپے رہے انیسویں دن آ کے کہدیا۔ کہ روح امر ربی ہے۔ بار بار تکرار مت کرو تم کو اس کی سمجھنے کی عقل نہیں ہے ✤

(۹)

قدامت وید

مولوی ثناءاللہ۔ دیانندیوں نے جوش میں اگرچہ بُت پرستی کے چھوڑنے سے فطرتاً اُن میں پیدا ہُوا ہے۔ اپنے بانی کی تقلید میں بہت کچھ ایسے دعوے بھی کئے ہیں۔ جن کا ثبوت انکے ذہن کے سوا کسی جگہ سے نہ ہوسکے!!

"مثلاً یہ دعوے کہ سب زبانوں کی اصل سنسکرت زبان ہے۔ جو اس وقت زمین کے چپہ بھر قطعہ پر بھی رائج نہیں"

آریہ۔ تمام آریہ ورت میں اس وقت عموماً اور بنارس کشمیر و الہ باد میں خصوصاً سنسکرت زبان کا چرچا ہے اور روز بروز بطفیل آریہ سماج لوگوں کی توجہ اس زبان کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جرمن میں اس کے لئے نہائت شوق پیدا ہو رہا ہے۔ پس آپ کا

ے وہ پرماتما ایک ادویتہ ہے۔ اور دوسرا کوئی معبود نہیں ہے ✤

یہ قول کوزخر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا +

(۱) سو برس گذرے کہ اہل یورپ ایسا اعتقاد تھا۔ کہ سب زبانوں کی اصل سریانی ہے لیکن جس وقت سنسکرت میں مہارت حاصل کی اب دریافت ہوا کہ فارسی۔ یونانی۔ لیٹن جرمن وغیرہ سنسکرت سے نکلی ہیں "

کتاب ہسٹری آف دی سٹڈی اوف انگلش صفحہ ۱۵ تک مندرجہ نسخہ خبط احمدیہ صفحہ نمبر ۱۲ وید و آریوں کی علمیت نمبر ۶۳

(۲) جرمن کے مشہور مورخ باپ صاحب نے لکھا ہے +

کہ " سب ملکوں کی قدیم زبان سنسکرت تھی بوجہ امتداد زبان و اختلاف سکونت کے جدا جدا زبان ہر ایک ملک کی ہو گئی چنانچہ زبان سنسکرت اور یونانی و رومی میں بہت سی موافقت ہے۔ بلکہ اکثر صورتوں میں وہ سب یکساں ہیں۔ اور انکے مقابلہ سے سنسکرت کا توافق اُن زبانوں کیساتھ تحقیق ہو گیا۔ جہاں سے صاف ثابت ہے۔ کہ زبان سنسکرت یونانی زبان سے زیادہ کامل اور رومی سے زیادہ وسیع اور دونوں سے زیادہ فصیح و بلیغ ہے

دیکھو اڈن برا ریویو جلد ۳۳ صفحہ ۳۴ اور تاریخ بدیع ہندوستان مندرجہ نسخہ خبط احمدیہ نمبر ۷

(۳) رومن کیتھلک فرقہ کے پادری ڈبی صاحب فرماتے ہیں کہ

" اب یہ امر علوم کی تحقیقات سے مثل روز روشن ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ کل اصطلاحات مشرق سے ہی پھیلی تھیں۔ اور زمانہ حال کے سنسکرت زبان دان اشخاص کی کوشش سے یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا ہے۔ کہ یورپ کی موجودہ زبانوں کا مخرج مشرق کی زبان سنسکرت ہے۔ (انگریزی رسالہ دی بائبل ان انڈیا)

(۴) مونیر ولیمس صاحب فرماتے ہیں کہ وید سنسکرت تمام زبانوں کا مخرج ہے اور

اسکی فلاسفی اور لیٹریچر نہائت قابل تعریف ہے ÷

ڈاکٹر صاحب کا دیباچہ ولسنخہ خبط احمدیہ صفحہ ۲۱ نمبر ۷۷

(۵) فریڈرک ان سیگل صاحب کا بیان ہے کہ

"اس میں کوئی شک نہیں کہ سنسکرت یونانی لاٹن اور جرمنی سے تعلق نہیں رکھتی ہے بلکہ آباؤ اجداد سے ہے۔ اور یہی انکا مصدر ہے جس کے سبب میکس مولر کہتا ہے۔ کہ یہی زبان آریونکی قدیمی ہے۔ اس میں فلاسفی سائینس و دیا علم الٰہیات لکھے ہوئے ہیں۔ کہ جس کا یورپ مشکور ہے۔

تاریخ میندسن وائز صاحب صفحہ ۲۱ و ۲۲ نمبر ۷۹

(۶) بشپ وائیز صاحب کا بیان ہے کہ

"میں از روئے یقین بیان کرتا ہوں۔ کہ سب زبانوں کی اصل ایک ہی زبان سنسکرت ہے۔ اور بنی آدم مشرق سے مغرب کو آئے تھے۔

لیکچر آف دی سائینس اوف دی لنگوج صفحہ ۱۵۲

(۷) ہنری جارج صاحب نے اپنی تواریخ میں لکھا ہے۔ کہ گذشتہ زمانہ میں آریونکی شائستگی کسی قوم سے روئے زمین پر کم نہ تھی۔ بنظیر زبان سنسکرت کے فضلا و علماء و فلاسفر منطق ریاضی ہئیت وغیرہ مختلف علوم میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے ÷

یہ ملک اپنے علوم و فنون و صنعت و تجارت میں تمام اقوام روئے زمین سے نمبر اول پر تھا۔ اس ملک کی شائستگی کو کوئی ملک نہ پہنچتا تھا۔ یونان نے اسی ملک کے علوم سے سبق پایا ہے۔ ارسطو۔ افلاطون اسی خرمن کے خوشہ چین تھے۔ ہر ملک اور قوم اسی ملک کی زبان اور علوم سے شائستہ ہوئے ÷

ویدیہ قیصری بریلی صفحہ ۵ جلد ۱۱ نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۸ء

باوجودیکہ ہمارا کوئی دعویٰ ایسا نہیں کہ جس میں ایک کی جگہ پچاس دلائل قلمبند نہ کئے ہوں۔ مگر ان مسلمانوں کو یہی مار ہے کہ وہ اپنی آنکھیں موندھے ہوئے تعصب کو کام فرما رہے ہیں۔ اور جھوٹ پر جھوٹ بول رہے ہیں اور چاہ ضلالت میں اوندھے منہ گر رہے ہیں ؏

مہاراج سوامی دیانند جی مہرشی فاضل اکمل وہادی اجل نے ویدوں کے قدیم ہونے پر رگ ویدآدی بھاشیہ میں جو دلائل ارقام کئے مولوی صاحب نے اُن پر ہرگز نظر نہیں کی اور دھوکہ دینے کے لئے جھوٹ لکھ دیا۔ کہ ہمارا دعوےٰ بلا دلیل ہے۔ افسوس۔ صد افسوس ✣

آریوں کی علمیت اور ویدوں کی فضیلت اور تمام دنیا میں آریہ ورت سے ہی علوم و فنون کا رواج پانا شریمان مرحوم پنڈت لیکھرام جی نے نسخہ خبط احمدیہ میں صفحہ ۳۰۵ افضلاء یورپ کی شہادت سے ثابت کیا ہؤا ہے۔ جن کا جواب کسی محمدی سے آج تک نہیں دیا۔ اور اس ناتوانی پر ان کے گھمنڈ کی گردن ابھی تک نہیں ٹوٹی سچ ہے آدمی ڈھیٹھ ہو تو اتنا ہی ہو۔

سنسکرت زبان کی دنیا کی جو غیر زبان ہے۔ وہ بقول قرآن و احادیث و توریت برج بابل کے گرنے کے وقت سے پیچھے ہے۔ مگر سب سے اول زبان سنسکرت تمام دنیا میں رائج تھی اور سنسکرت زبان میں چونکہ پراوا پرا دونوں ودیاؤں کا بیان ہے پس دنیا میں علم و عقل یہیں سے پھیلا ہے ✣

ویدوں کی قدامت

پہلے تاریخ دنیا حصہ اول ورگ ویدآدی بھاشیہ بھومکا سرشٹی اُتپتی و وید اُتپتی

کے ہیڈنگ سے ثابت ہو چکی ہے۔ واس میں گنادو گوتم و بیاس و مہرشی پانتجلی و کپل منی کی شہادت وویدوں کا اپنا پرمان بھی درج ہے۔ اور ساتھ ہی ویدوں کے زمانہ کی تحقیقات بھی محققانہ طور پر کیگئی ہے جس سے کسی کو شک و شبہ باقی نہیں رہسکتا۔ مگر مولوی صاحب اس پر بھی وہ اسلامی حجت لیکر ابیٹھے ہیں۔ کہ ہمارا دعوے بلا دلیل ہے۔ اس پر لاکھ لعنت اور ہزار افسوس

مولوی صاحب نے رگ وید اشٹک ۸ ادھیا ۸ ورگ ۹ ۴ منتر ۲ پر اس جملہ میں یہ

تمہارے بزرگ جو تمام علوم سے ماہر و فائق گذر چکے ہیں" اعتراض کیا ہے کہ

یہی وید ہر ایک دنیا میں شروع ہوتے رہے ہیں۔ پس ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اس دنیا کے شروع میں اگر پہلی دنیا کے بزرگوں کے حالات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ تو اس وقت بھی تو یہی وید تھے۔ اور ان میں یہ منتر ضرور ہوگا اگر اس سے آگے چلیں۔ تو اس دنیا میں بھی ہوگا۔ یہاں تک کہ ماننا پڑیگا کہ علم الٰہی میں جب یہ منتر آیا تھا۔ اس سے پہلے بھی کچھ لوگ گذر چکے تھے۔ جنکی نظیر تلائی جاتی تھی۔"

آریہ آپ کے بیان سے ہی ویدوں کا قدیم و انادی ہونا ثابت ہو گیا ہے۔ بشرطیکہ آپ تھک کر بیٹھ نہ جائیں۔ اور آریونکی سلسلہ پرواہ کی پرواکرتے جائیں۔ کیونکہ اس سے پہلے سرشٹی میں یہ منتر موجود تھا۔ اس سے پہلے موجود تہا۔ اس سے پہلے موجود تھا غرضیکہ ہر سرشٹی میں موجود تہا۔ اور رہے اور رہیگا۔ اسکی کبھی ابتدا اور انتہا نہیں پس ویدونکا گیان ضروری انادی ہے۔ اور کلام الٰہی ہے۔ مگر قرآن بیچارے کی شامت آگئی۔ کہ اس کا ظہور تیرہ سو سال سے ہے۔ اور جسکی تمام تعلیم عنقریباً یہودیوں عیسائیوں و عبرانیوں و پارسیوں و ہندوؤں و اہل عرب سے نقل کی گئی ہے۔ اور اس میں آدم و نوح و موسی و یحیے و مریم و یعقوب و سلیمان و ذکریا۔ و فرعون و شیطان و اصحاب کہف و یاجوج ماجوج کے قصوں و ابراہیم کی داستان اور شراب و انگور و بہشتی لونڈوں

وحوروں وغلمان زنیوں وعذاب دوزخ و دودھ وشہد وشراب وحمد کے شور کے
حالات کے جھگڑے جہاد نجس و گوشت خواری وقربانی وحج وصلوٰۃ وزکوٰۃ وطلاق ومتعہ
و اظہار خدا کی قسموں و لاٹھی کے سانپ وسانپ کی لاٹھی کے جھوٹے فسانوں وغیرہ کے ماسوا
اور کچھ نہیں ہاں جنگ وجہاد وبہشتی مزخرافات کی تعلیم ہر جگہ موجود ہے۔ جس کی کسی عقلمند کو
احتیاج نہیں۔ کسی علم کا کوئی اس میں تذکرہ نہیں۔ تاریخی واقعات کے لحاظ سے بھی قرآنی تعلیم
غلط ہے۔ نمرود و ابراہیم کا قصہ جھوٹا افسانہ ہے۔ دیکھو تابع الاسلام ابراہیم کا قصہ
علمی مضمون سے بھی وہ عاری بلکہ مبتدا خواری ہے۔ قرآن میں صدہا جگہ خدا پر الزام
لگایا گیا ہے۔ جو انسانی تصنیف کا خاصہ ہے پس قرآن صاحب کا اپنا طبعزاد ہے اور
اسکی اپنے اصحاب کی اختراع ہے کلام الٰہی ہرگز نہیں۔

ومفصل دیکھو ترک اسلام وتابع الاسلام ونسخہ خبط احمدیہ وتکذیب براہین حصہ اول
وحصہ دوم ومحبت الاسلام مصنفہ شریمان برہمچاری وسرم چال جی وپادری سینٹ کلیرٹز
وشریمان پنڈت لیکھرام جی ومنشی اندرمن جی) یادداشت اسلام وتحفۃ الاسلام۔

پھر مولوی صاحب نے حدوث وید میں صفحہ ۹ سے ۱۱ تک جو تحریر لکھی ہے۔ اُس میں ویدوں کی
اُن رچاؤں کو شامل کیا ہے۔ جن میں راج نیتی کا بیان اور راجاؤں کے لئے پاپیوں
کو ڈنڈ دینا لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ویدوں کا پرکاش اس وقت
ہوا ہے جس وقت بنی آدم کا تمدن اس کثرت پر تھا۔ کہ کئی ایک قومیں آپس میں دوستانہ تعلق
رکھتی تھیں۔ اور کئی ایک کا باہمی بغض وعناد تھا۔

یہ ایک ایسی دلیل ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ ویدوں کا ظہور اُس وقت ہوا جبکہ سورج بنالیا
گیا تھا۔ اور زمین بن چکی تھی اور پانی زمین پر موجود ہو چکا تھا۔ کیونکہ وید میں سورج اور
زمین اور پانی کا ذکر ہے۔ بیشک یہ دلیل آپکے حق میں نہیں بلکہ ہمارے حق میں ہے۔ ان
جناب من آریوں کا کسی سے کبھی بغض وعناد نہیں۔ یہ شیوہ محمدی ہے۔ آریہ راجاؤ

کا ہمیشہ عدل و انصاف پر عمل رہا ہے۔ اور جن منتروں کو آپ نے پیش کیا ہے۔ انکا تعلق راج نیتی سے ہے۔ جس کا اپدیش کرنا پرماتما کا فرض ہے۔ اور راج نیتی سے ہی پاپیوں کو سزا مل سکتی ہے۔ اس لئے آپکی یہ دلیل بھی لچر و ہیچ پوچ ہے +

پھر مولوی صاحب نے صفحہ ۲۲ و ۱۳ احدوث وید پر جو کچھ لکھا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ شریمان بابو نہال سنگھ جی نے جو دلیل شریمان ۱۰۸ سوامی دیانند جی کی نقل کی ہے کہ وید و دنیا ہمعصر ہیں۔ یہ قابل پذیرائی نہیں۔ کیونکہ یہ دنیا و وید ہمعصر ہیں یہ جملہ بحث طلب ہے اور اس میں دعوے ہی کو دلیل بنا لیا گیا ہے"

(۱) جن ویدوں نے دنیا کے قائم رہنے کا زمانہ بتلایا۔ اُس وقت جبکہ دنیا پر کوئی غیر مذہب موجود نہ تہا۔ اس وقت جبکہ کوئی کتاب لکھی نہ گئی تھی۔ اُس وقت جبکہ سوائے آریہ ورت کے کسی کو علمی و تواریخی و بھوگولک و کہگولک معاملات میں مس نہ تہا۔ پس اُن کے اسناد پر بہ نسبت غیر کے زیادہ اعتبار کیا جاسکتا ہے +

(۲) جب ژند و اوستا و توریت و قرآن و بائیبل و زبور و مہابھارت و رامائن و منوسمرتی و اُپنشد و برہمن گرنتھ جنکو لکھے ۲۰۰۰ و ۳۰۰۰ و ۱۳۰۰ و ۱۹۰۰ و ۲۹۰۰ و ۵۰۰۰ و ۱۲ لاکھ و ۱۲ کروڑ اس سے بھی زیادہ عرصہ گذرا انکے لئے دنیا کو سات ہزار سال سے ماننے والوں کی شہادت زہر قاتل نہیں تو کیا ہے۔ اور اگر جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔ ہاں جن فاضلوں نے اسلامی تعصب و عیسوی تعصب کو چھوڑ کر دنیا کی ساخت کی تحقیقات کی ہے انہوں نے برابر ہمارے زمانہ کی داد دی ہے +

مفصل دیکھو تاریخ دنیا حصہ اول مصنفہ شریمان پنڈت لیکہرام جی مرحوم +

(۳) آریوں نے تو ویدوں کا زمانہ جس قدر قائم رکھا ہے اس کے واسطے ثبوت بھی دیا ہے۔ مگر ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔ چشمہ آفتاب راچہ گناہ

مفصل دیکھو حجت الاسلام ویدوں کے قدیم ہونے پر دلچسپ بحث جو اس رسالہ کے خاتمہ پر ہے۔ وساتھ ہی دیکھو تاریخ دنیا سرشٹی اتپتی کا زمانہ ویورپین فاضلوں کی رائے باقی آپکی لن ترانی ہے۔ جو سراسر بغض و تعصب کی بانی ہے +

خاتمہ

وید مقدس کے الہامی ہونے پر ایک دلچسپ تقریر از شریمان مرحوم پنڈت لیکھرام جی

(۱) قرآن ۱۳۰۰ سال کی تصنیف ہے۔ اس میں کسی کو شک و شبہ نہیں اس سے پہلے انجیل زبور توریت ژندواوستھا موجود تھی۔ نوشیروان جس کے وقت میں محمد صاحب ہوئے وہ پارسی تھا مسلمان پارسی ایک شخص محمد صاحب کے اصحابوں میں آتش پرست تھا۔ انجیل و زبور و توریت کا نام بھی قران میں آیا ہے۔ پس یہ سب کتابیں قران سے پہلے کی ہیں

(۲) انجیل جس کو تقریباً ۱۹۰۰ برس ہوتے ہیں۔ اسکو عیسائی لوگ الہامی مانتے ہیں۔ اس میں قران کا ذکر نہیں اور نہ قرانکی ہم سن کسی کتاب کا ذکر ہے مگر اس میں توریت و زبور کا نام برابر آیا ہے۔ اور تمام گذشتہ لوگوں کے قصے اس میں بھرے پڑے ہیں۔ علاوہ بران مجوسی مذہب کا بھی ذکر ہے۔ خود عیسی کی پیدائش مجوسی یعنی آتش پرست یروشلم میں گئے تھے۔ (انجیل متی باب ۲ آئیت ۱ سے ۱۲ تک) پس صاف ظاہر ہے کہ عیسی سے پہلے یہودی و آتش پرست لوگ موجود تھے۔ اور انکی کتابیں عیسی سے پہلے تھیں۔

زبور داؤد بادشاہ کی تصنیف سے ہے۔ جس کو ہوئے آج تک ۲۰۵۲۹ سال گذرے ہیں اس میں موسی وغیرہ نبیوں کا ذکر ہے۔ اور توریت کا بھی ذکر ہے۔ اور آتش پرستوں کے مذہب کے حوالے بھی پائے جاتے ہیں۔

مگر انجیل کا مطلق ذکر نہیں۔ اور نہ قرآن کا بنابراں یہ کتاب موسیٰ سے بعد اور انجیل و قرآن سے بہت پہلے تصنیف ہوئی +

(۳) توریت یہ کتاب موسیٰ نبی کی تصنیف ہے - اور کچھ اس کے ایک شاگرد کی جسکو آج تک ۳۳۴۷ سال ہوتے ہیں - اس کتاب میں نہ داؤد کا نام ہے نہ مسیح کا نہ محمد کا اور نہ زبور نہ انجیل کا اور نہ قرآن کا حال ہے نبے سے پہلے نبیوں کے نام اس میں لکھے ہیں یعنی آدم نوح و لوط و ابراہیم و یعقوب اضحاق و یوسف و مصر کے قطبی اور آتش پرستوں کے مذہب کے نشانات اس میں ملتے ہیں۔ خود موسیٰ کی تعلیم ساری کی ساری زردشت کے مذہب سے نقل کی گئی ہے - ابراہیم جو موسیٰ سے پہلے ہؤا ہے - اس کے وقت میں بھی آتش پرست موجود تھے -

چنانچہ سعدی نے لکھا ہے از بوستان

شنیدم کہ یکہفتہ ابن السبیل ۔ نیامد بہ مہمان سرائے خلیل

آگے چلکر اسی حکایت میں لکھا ہے - کہ جب دونوں روٹی کھانے بیٹھے تو ابراہیم نے خدا کا نام لیا - مگر اس نے نہ لیا - جس پر ابراہیم نے اس کو کہا -

نہ شرط است وقتے کہ روزی خوری ۔ کہ نام خداوند روزی بری

بگفتا نہ گرم طریقت بدست ۔ کہ نشنیدم از پیر آتش پرست

بخواری براندش چو بیگانہ دید - ۔ کہ منکر بود پیش پاکان پلید

تب خدا نے جبرائیل فرشتہ بھیجا - جس نے آکر یہ کہا -

گرا دمے برد پیش آتش سجود ۔ تو واپس چرا مے بری دست جود

منش داوم صد سال روزی و جان ۔ تو اور ابراندی بیک پارہ نان

"اسی طرح کتب تاریخ اسلام میں اس کے بہت سے نشان پائے جاتے ہیں جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ زردشت بانی مذہب مجوس موسی و ابراہیم سے پہلے اور دین انکا ان دونوں کے آگے رائج تھا۔"

ژندا وستھا یعنی سفرنگ و ساطیر جو زردشت پیغمبر نے تصنیف کی ہے اس میں صاف طور پر وید مقدس کا نام چاروں ورنوں کا ذکر یگیہ پویت کا بیان۔ ہون کے فوائد تناسخ کا ذکر گوشت خوری کی تردید آریہ قوم کا حوالہ دیا ہے۔ کہ وہ ہمارے بزرگ ہیں +

بیاس جی کا بھی ذکر ہے بلکہ لکھا ہے کہ اس کا بمقام بلخ زردشت سے مباحثہ ہوا تھا۔ گو رکھشا کی ہدائت ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ وید سے وہ پیچھے کا ہے۔ اور توریت۔ و زبور و انجیل و قران سب سے ژندا وستھا پہلے ہے +

وید مقدس میں کسی گرنتھ یا کسی کتاب یا کسی فرقہ کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن اور سب میں کسی نہ کسی پیرایہ میں ویدوں کا ذکر ہے۔ اور صدہا علماء یورپ و امریکہ کی شہادت ہے۔ کہ دنیا کی لائبریری میں وید مقدس سے پورانی کتاب کوئی نہیں +

"پس وید سب سے قدیم بلکہ نہائیت قدیم الہامی کتاب ہے۔ جو دنیا کی تمام کتابوں سے اوّل اور اسکی ہدائیت سب ہدائیتوں سے اول ہے"

حجت الاسلام صفحہ ۴۱ و ۴۲ و ۴۳

(۱) چونکہ پرماتما کو سب آدمیوں کی ہدائیت یکساں منظور ہے۔ اس لئے اسنے عین پیدائش عالم کیوقت چاروں ویدوں کا پرکاش کیا ہے۔ اب سے پانچہزار سال پہلے تمام دنیا میں ویدونکی ہدائیت پر عملدرآمد تھا۔ پس وید ضرور الہامی کتاب ہے اور الہام کے لئے عین پیدائش عالم میں ہونا لازمی ہے +

(۲) اگر پرماتما پیدائش عالم میں اپنا گیان پرکاش نہ کریں تو انکے ذمہ طرفداری و تعصب کا سخت الزام ہے۔ کہ انہوں نے کیوں کروڑہا سال بعد پیدائش عالم کلام الٰہی نازل کیا ہے۔ اور بیشمار اپنی مخلوق کو اپنے الہام سے محروم رکھا +

(۳) قرآن جس کو مسلمان کلام الٰہی مانتے ہیں۔ ۱۳۰۰ سو سال کی تصنیف ہے۔ اس لئے وہ کلام الٰہی نہیں۔ بلکہ محمد صاحب کا اپنا طبعزاد ہے۔ اور موقعہ و وقت دیکھ کر تصنیف کیا گیا ہے۔ اس میں شہوت پرستی۔ و آدم پرستی۔ و بت پرستی و ملائکہ پرستی و محمد پرستی وغیرہ کی ہدایت ہے۔ جو سراسر شرک و گمراہی ہے۔ علاوہ ازیں متعہ و عزل و طلاق جیسی مکروہ رسومات و قتل و جہاد جیسی خونخواری و بے عقلی و بے علمی کا بانی ہے +

ایک مسلمان فاضل عارف اللہ شیخ تاج الدین عثمانی نے جامع القواعد میں لکھا ہے۔ کہ دین موقوف ہے۔ نقل پر نہ کہ عقل پر (دیکھو معیار الاسلام مطبع انصاری دہلی صفحہ ۶)

اور محمد صاحب نے فرمایا ہے۔ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ (صحیح بخاری و مسلم)

ترجمہ جو کوئی اس دین میں عقل و دخل دیکر نئی بات ایجاد کرے یا نئی تحقیقات کرے وہ مردود ہے +

امام غزالی نے لکھا ہے۔ کہ عقل و قیاس کے ترازو سے خدا کی دہائی۔ اگر میں اسکو پکڑوں۔ تو وہ شیطان کی ترازو ہے +

القسطاس المستقیم

معقول پسندی سے قرآن و اہل اسلام کو نفرت ہے۔ اور یہی سبب ہے۔ علما اسلام

علم منطق کی کتابوں کے اوراق سے استنجا کرنا جائز جانتے ہیں عموماً سائنس اور اسلام کا باہمی ویر ہے۔ کیونکہ جہاں سائنس نے ترقی کی وہاں اسلام کی خیر نہیں۔ پس دنیا کی تمام کتب مذہبی سے معقولیت کا پرچارک سچائی کا مربی۔ عدل کا ہادی۔ بیجا تعصب کا دشمن علم کا رہنما بدھی بڑھانے کی دعا سکھلانے والا صرف وید ہی ہے ✤

(۴) محمد صاحب نے قرآن تو لکھا۔ مگر اس کو جبر تشدد و تلوار کے زور سے منوایا۔ اور گوشت خوری و قربانی و بت پرستی کو پھیلایا۔ اس کے ہیروؤں نے عرب و ایران و بھارت ورش و مصر و بربر و سپین وغیرہ کو اجاڑا بیشمار خلقت کو قتل کرایا۔ بیرحمی کو بڑھایا۔ بجائے شانتی پھیلانے اور تقرب الٰہی حاصل کرانے کے خونخواری و دشمنی و بدخلقی کا بیج بویا۔ تفصیل اسکی رسالہ تکذیب براہین احمدیہ۔ و رسالہ جہاد میں مذکور ہے ✤

پس جب کلام الٰہی کا مقصد قرآن سے ظاہر نہیں۔ تو اس کا منانہ ماننا لاحاصل بلکہ عبث ہے ✤

اوم

آریہ دھرم کی خاص سولہ خوبیاں

(۱) پرماتما کی ذات اور صفات اور اسکی پراتھنا اور اپاسنا میں کسی خاص ایکجگہ کی طرف رخ نہ کرنا بلکہ اسکو ہر ایک طرف میں حاضر و ناظر مانتے ہوئے اپنے دل کو اس میں لگانا پرماتما کی ایکتا۔ اور اس کے اوصاف اس خوبی سے اس دھرم میں موجود ہیں۔ کہ اس

سے بڑھکر اور جگہ ممکن نہیں وجہ یہ ہے کہ صرف یہی مقدس دھرم ہے۔ جس میں پرماتما کا ثبوت از روئے عقلی بھی بتایا جاتا ہے۔ مورتی پوجا قبر اور تعزیوں پر یقین رکھنا۔ اور ایشور کو جسمانی ماننا یا ایشور کا کسی ایک خاص مقام میں محدود ہونا۔ ایشور کا اوتار ماننا کسی آدمی کا ایشور ہونا۔ ایشور کے برابر ہونا۔ یا کسی آدمی کو ایشور کا ایجنٹ یا وکیل جاننا وغیرہ باتیں جو بت پرستی کی جڑ ہیں۔ ساری کی ساری وید کی رو سے منع کی گئی ہیں۔ وید ان باتوں کو معقول دلائل سے رد کرتا ہے۔ (دیکھو یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ و ۱۷) *

۲۔ وید مقدس غلطی سے پاک رد و بدل سے رہت۔ ایشوری گیان کا بھنڈار۔ اور سب ست ودیاؤں کا خزانہ ہے۔ جنکی ایک بات بھی علم و عقل سے خلاف نہیں۔ کیونکہ وید ہر طرح سے انسانی غلطیوں سے علیحدہ اور تمام دنیا کی ہدایت کے واسطے ہر طرح کامل ہے۔ اس واسطے کامل کے سوا اور کسی سے اس کا ظہور ناممکن ہے۔ باوجود سب سے قدیم ہونے کے آج اس میں اختلاف کا نہ ہونا اس کی پوری کمالیت کی علامت ہے *

۳۔ آدم پرستی کی ممانعت خود علم و عقل سے تحقیق کرنے کی اجازت جس سے انسان ہمیشہ ترقی کر سکے اور اندھے بشواس سے جہالت کے کنوئیں میں نہ گرے *

۴۔ یوگ ودیا جس سے من کی چنچلتا کو روک کر ایشوری گیان میں آدمی محو ہو جاتا ہے۔ صرف اسی دھرم میں واضح طور سے بیان کی گئی ہے *

۵۔ پرمیشور کے حضور میں کسی کی سفارش نہ ہونا۔ نہ کسی اردلی کی ضرورت نہ رشوت سے مطلب نہ ڈالی سے غرض۔ بلکہ صرف اپنے ذاتی کرموں سے پرماتما

کی حضوری اس دھرم کی بزرگی ہے۔ رشوت کا الزام کوئی مذہب ایشور کی ذات سے
دور نہیں کرتا۔ بلکہ سب مذاہب اس الزام کا اُسے ملزم گردانتے ہیں۔ مگر صرف ویددھرم کے
ہی اس الزام سے بری ہے +

۶ ۔ پنچ مہان یگیوں کا روزمرہ کرنا۔ اول برہم یگ یعنی سندھیا۔ دوم پتری یگ
یعنی خدمت والدین و دوانوں اچاریہ (استاد) صاحبان۔ سوم اتھتی یگ یعنی مہمان
نوازی۔ چہارم اپاہج یگ یعنی یتیموں کی پرورش پنجم دیویگ یعنی دنیا کی بہتری کیلئے
کوشش کرنا۔ اور حاجت اوپکارک روگ ناشک اگنی ہوتر کا کرنا +

(۷) استری پرش رشتہ دار والدین فرزند ہمسائے مسافر مہمان کے حقوق
شادی اور غمی کے فرائض بلکہ پیدائش سے موت تک سولہ سنسکار اس خوبی سے
سنسکار ودھی میں موجود ہیں۔ کہ جن کا ہزارواں حصہ بھی اور مذاہب میں نہیں ہے اور
عورت کو اردھنگی ماننا۔ ایک سے زیادہ شادیوں کا نہ ہونا پتی برت کا دھارن کرنا۔
پردہ کی جہالت کا نہ ہونا صرف اسی دہرم کی بزرگی ہے +

۸ ۔ جیو اور آتمک باتوں کا سچا گیان مادہ اور مادی چیزوں کا صحیح علم۔ دنیا کب
تک رہیگی۔ اس کا واقعی حال جسکے بیان کرنے سے پوران بائبل و قران کی زبان عاجز
ہے۔ اس دھرم میں نہایت خوبی سے واضح کی گئی ہیں +

۹ ۔ رحم جو سب سے عمدہ صفت ہے۔ وہ تمام مذاہب سے بڑھ کر تمام خوبیوں
کے ساتھ اس مبارک دہرم میں موجود ہے یعنی ماس کا نہ کھانا اور بے گناہ
کسی جانور کو نہ ستانا +

۱۰ ۔ زور و ظلم سے دہرم پھیلانے کی ممانعت جہاد اور فساد سے نفرت معقول
دلائل و محبت اور پیار سے دہرم پھیلانے کی اجازت صرف اسی دہرم میں ہے۔

۱۱- گنگا اشنان اور مختلف تیرتھوں کے درشن سے مکتی کا ماننا اور جیتوں کو چھوڑ مردہ پتروں کا شرادھ کرنا۔ بے علم پجّوں کا سادھو بننا اور اُن کی عزت کرنا یہ تمام کی تمام بے بنیاد باتیں وید کی رو سے ناجائز ہیں +

۱۲ معجزات کرامات بھان متی کے تماشے کیمیاگری۔ سنگ پارس جادو جن بھوت۔ پری شیطان وغیرہ خیالی چیزوں کا کھنڈن وید کے سوائے اور کہیں نہیں۔ اور موجودہ روشنی کے زمانے میں ان تمام باتوں سے عقلمندوں کو نفرت ہے۔ مگر پُران اور بائبل اور قرآن میں کئی ایک دور از عقل بے بنیاد قصے کہانیاں موجود ہیں +

۱۳- انسانی زندگی کا چار حصّوں پر تقسیم ہونا اور سب سے علے دھارک تعلیم کا ہونا وید کے دھرم کی کیسی اعلیٰ بزرگی ہے۔ برہمچریہ طالب علمی کا زمانہ گرہست عیالداری کا زمانہ بان پرست گوشہ نشینی کا زمانہ۔ اور سنیاس اپدیش اور پر اپکار کا زمانہ جس پر عمل کرنے سے انسان دین و دنیا کی بھلائی اور خوبی حاصل کرسکتا ہے اور رتو گامی ہونیکا نہائیت مفید ارشاد کہ جس کا کسی اور مذہب میں نام و نشان بھی نہیں +

۱۴- اپنے بزرگوں کے سوانگ بنا کر نقل اتارنا اور انکے نام پر کوڑی کوڑی بازار سے مانگنا۔ راس لیلا کرنا فضول برتوں کا رکھنا ماتھے پر تلک اور گلے میں کنٹھے ڈالنے سے مکتی کا ماننا۔ بچپن کی شادی اور عورتوں کو گھونگھٹ نکالنا جاہل رکھنا۔ جڑ پدارتھ (پتھر) سالگرام تلسی (درخت) کا بیاہ رچانا۔ اور عورتوں کا سیاپے کی قواعد کا کرنا۔ وغیرہ سب باتیں پورانوں کی تعلیم کا نتیجہ ہیں۔ مگر وید ان تمام باتوں کا بڑے زور سے کھنڈن کرتا ہے +

۱۵ - اگرچہ ویدک دھرم کے برخلاف مخالف لوگوں نے کئی طرح کے ادھرم پھیلانے کی کوششیں کیں - تو بھی آریہ قوم وقتاً فوقتاً برابر جاگتی اور سنبھلتی رہی - جینی - پارسی یہودیوں کی طرح بالکل مفقود نہیں ہو گئی - دھرم سے پتت شدہ لوگوں کو جب بس چلا شدھ کر کے واپس لیتی رہی - لاکھوں بدھوں کی شدھی سوامی شنکراچاریہ نے کی اور مسلمانوں و عیسائیوں کی شدھی کے کام کو دنیا کے عالموں کے سرتاج مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے شاستر انوسار اب پھر رواج دیا - جو روز بروز آریہ سماج کی مبارک کوششوں سے ترقی پا رہا ہے - جھوٹے مذاہب کی طرف لوگوں کی رچی دن بدن کم ہو کر وید کی طرف بڑھ رہی ہے - پس یہ سب وید کی سچائی کا نتیجہ ہے +

۱۶ - مباحثہ مذہبی کیواسطے عام اجازت - علم و عقل اور سچائی کے خلاف کسی بات کا نہ ماننا - تمام لائق ودوانوں کی عزت کرنا - انکی تعزیر سے باخبر ہونا گناہوں سے ولی نفرت کر کے اور رام نام جپنے سے گناہوں سے معافی ہونے سے کراہت اور تناسخ (آواگون) کے عالمگیر مسئلے کو ایشور پرماتما کے سچے انصاف کا ثبوت کرنا - اسی مقدس دھرم کی خوبی ہے - اس لئے صرف آریہ دھرم ہی ماننے کے قابل ہے +

مبارک ہیں وہ جو سچ کے قبول کرنے اور جھوٹ کے چھوڑنے پر ہمیشہ تیار رہتے ہیں -

---

تعلیم القرآن - ستیارتھ - جبر الاسلام - مسلمانوں کا بہشت و دوزخ زیر طبع ہیں -

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ ودیا اور ستیہ ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ✣

(۲) ایشور سچدانند سروپ - نراکار سرو شکتیمان نیاکاری - دیالو - اجنما - انت - نروکار - انادی - انوپم - سرو آدہار - سرو ایشور - سرو ویاپک سرو انتریامی اجر امر ابھے نت پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ✣

(۳) وید ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ✣

(۴) ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا ادیت رہنا چاہیئے

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہئیں ✣

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھ ادیشیہ ہے - ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگ برتنا چاہیئے ✣

(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ✣

(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے - کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ✣

(۱۰) سب منشوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ✣ اوم شم